فنڈر صاحب مولف میزان الحق کے ایک دینی مباحثہ ہوا اور یہہ اتفاقی یہہ نہی کہ جناب مولوی صاحب موصوف
کو یہہ بات مد نظر ہوئی کہ سب عوام و خواص آن مسئلوں کی کیفیت سے جو مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان
متنازعہ فیہ ہیں خوب آگاہ ہو جاویں سو اس امر کے لئے سوا اسکے کہ مباحثہ تقریری قایم ہو کوئی اور صورت
نظر نہ آئی کیونکہ مباحثہ تحریری میں اولاً تو بہت مدت لگ جاتی ہے اور مولوی صاحب کو اتنی فرصت
نہ تھی دوسرے اکثر خلط مبحث ہو جایا کرتا ہے لہذا اس سے کوئی نتیجہ اچھا مترتب نہیں ہوتا پس اسی واسطے مولوی
صاحب نے اس استدعا سے پادری صاحب کو خط لکھا اور بعد چند مراسلات کے اس ترتیب سے مباحثہ ٹھہر گیا کہ اول نسخ دوم تحریف
سیوم تثلیث اور چہارم آنحضرت صلعم کی رسالت میں گفتگو کی جاوے اور گفتگو کرنے واسطے ہر طرف سے دو دو
آدمی ہوں چنانچہ ایک طرف تو پادری فنڈر صاحب اور پادری فرنچ صاحب اور دوسری طرف مولوی صاحب اور
ڈاکٹر محمد وزیر خان صاحب مقرر ہوئے لیکن افسوس کہ یہہ مباحثہ مفید الناس تمام کو نہ پہنچا بلکہ تحریف
کی گفتگو پر آکر رہگیا کیونکہ پادری فنڈر صاحب دوسرے ہی دن اخیر وقت مولوی صاحب سے یہہ فرمانے لگے
کہ جب تک تم انجیل کی حقیت کے معترف ہو گے تب تک ہم تثلیث میں گفتگو نہ کرینگے کیونکہ وہ مسئلہ محکوم فی الکتاب ہے
نہ محکوم فیہ العقل اور مولوی صاحب کو یہہ منظور نہوا کیونکہ وہ کہتے تھے کہ جب ہم تحریف ثابت کر چکے اور آپنے
بھی ادہے سات آٹھہ جگہہ مان لیا اور چالیس ہزار جگہہ ایسے سہو کاتب کو تسلیم کیا کہ ہمارے
اور تمہارے درمیان صرف نزاع لفظی باقی رہگئی سو اب کس صورت سے ہم اس کتاب کو تسلیم کریں لہذا
اسی پر مباحثہ ختم ہوا اور وہ باتیں جو تثلیث اور آنحضرت صلعم کی رسالت کی بابت کہنی تہیں

رنی بھی بجنسہ چونکہ بعد وآن دونوں خطوط تبھی حاضر تہا بوجہ نشد فایدہ عام و خاص کے
لئے طرفین کی تحریروں کو منضبط کیا اور یہہ چاہا کہ اس مباحثہ کے تین حصہ کروں اول حصہ میں
مولوی صاحب اور پادری صاحب کے خطوط اور زبانی تقریرین جو مباحثہ میں ہوئی تہیں درج کروں دوم
میں ابطال تثلیث کی دلایل ذکر کروں اور سیوم میں آنحضرت صلعم کی رسالت کی دلیلیں بیان
کروں لیکن اس اثنا میں ایک اور ہی خلل پڑا یعنی پادری صاحب مباحثہ و ذہنیہ جو لکہتیں کہیں
اول تو یہہ کہ انہوں نے بطالعہ مسائل بہت سے ہی جو مولوی صاحب سے طے ہوئی تہیں اثنا میں ایک خط کے ساتہہ ذاتی
محمد وزیر خان صاحب کے پاس بھیجدیں یہہ اس کے ایک اور بعد یہہ مباحثہ قایم ہوگیا اور یہہ کہ اسی بتقریبی
مسائل جو مولوی صاحب سے ہوا تہا ایک اور ہی رنگ میں تل خواہ اپنے چہپا بالسوا اسکا بہی دکہلا دا جب ولازم
ہوگیا لہذا اس حال میں اسکے پانچ حصے کئے اول میں وہی مباحثہ تقریری اور خطوط الہ
دوسرے میں وہ خطوط جو بعد کو پادری صاحب اور محمد وزیر خان صاحب کے درمیان لکھے گئے تیسرے میں ابطال
تثلیث کی دلائل کا ذکر ہوگا چوتہے میں آنحضرت کی رسالت کی دلیلوں کا بیان کیا جائیگا اور پانچویں
میں پادری صاحب کے رسالہ مباحثہ کی رد لکہہ کر ایک خاتمہ میں اس دینی مباحثہ کا صحیح
دیکہا یا جائیگا اور یہہ بہی پوشیدہ نہ رہے کہ اول کے سب خطوط اور جتنے پہلے ہی پادری صاحب نے لکہے
کے بہتے سواد ہیں اس پادری کے اردو میں ترجمہ کر کے اس رسالہ میں شامل کیا ہے تاکہ سب کے سمجھ میں
آویں امید کہ جو لوگ اسے دیکہیں اس گنہگار کے حق میں دعائے خیر کریں فقط

جناب پادری صاحب جامع الامتنا صاحب بدرہ کشیشان نامدار عمدۂ علمائے مسیحیان ذوی الافتدار سلامت

شوق ملاقات کے بعد واضح رائے شریف ہو کہ میں ایک تقریب سے اس شہر میں وارد ہوا تھا اور جس کام

میں کہ مشغول تھا اس سے فراغت پائی اور ارادہ ہے کہ پھر دہلی کو لوٹ جاؤن اور جو ابتک بفضل الہی

قدیمی دنیا میں سے کتب متقدمہ کا منسوخ و محرف ہونا اور دین احمدی کی حقیت ایسی میرے دل میں جمی ہوئی

رہی ہے کہ کسی طرح کا وہم ضعیف بھی خاطر میں نہیں گذرتا اور آپ کی تصنیف کی ہوئی کتابون کے مطالعہ

کا بھی اکثر اتفاق پڑا اور اُنکا جواب بھی لکھا گیا اور آپ کو مذہب اسلام کے رد کی طرف کمال توجہ ہے

اور مولوی امیر اللہ صاحب کی زبانی جو میرے شفیق ہیں یہہ بھی معلوم ہوا کہ آپ بمقتضائے کمال جیسا

مباحثہ تحریری کا شوق رکھتے ہیں ویسا ہی مشافہ و مواجہہ میں مباحثہ تقریری کے بھی مشتاق رہا

کرتے ہیں اور مجھے اپنی کوٹھی پر حاضر ہونے کے لیے حکم بھی دیا تھا اور میں آپکے ارشاد کے مطابق

مولوی صاحب موصوف کے ہمراہ وہان حاضر بھی ہوا تھا مگر کم قسمتی سے آپ کی ملازمت حاصل نہوئی

اسلیئے اور بلحاظ امور مذکورہ بالا میں چاہتا ہون کہ مسیحیون اور محمدیون میں سے چند اشخاص

ذی علم کے روبرو آپ کی تقریر سے مستفید ہون اور جو جو باتیں میرے دل میں پھری ہوئی ہیں

اُنکو آپ کی خدمت میں عرض کرون اور سب حاضرین جلسہ کو آپکے افادات کی کیفیت پر اطلاع

حاصل ہوجاوے اور اسلیئے کہ آپنے اپنی تصنیفات میں نسخ و تحریف کو محمدیون اور مسیحیون کے مسائل

متنازعہ فیہ میں سے عمدہ مسئلہ قرار دیا ہے جیسا کہ آپنے حل الاشکال کے پہلے خط میں اسکو مرکز

تصریح بھی کی ہے اور مباحثہ کی پہلی بات اسی کو قرار دیا گیا غرض بھی آپکے ارشاد کا اتباع کرکے
اور مسئلہ مذکورہ کے عمدہ ہونیکو مسلم رکھکر اسبات پر راضی ہے کہ اولاً اسی مسئلہ پر گفتگو ہو بعد اسکے
جس مسئلہ پر بالاتفاق طرفین کی مرضی ٹھہرے اسکی بات چیت کیجاوے اسواسطے عرض رسا ہوں کہ اگر
منظور خاطر ہووے تو کوئی روز و مکان متعین کرکے مجھکو مطلع فرمائیے تاکہ اس طرحسے فارغ ہونے
تک آپ بھی اس شہر مین مقیم رہوں نہین تو دہلی کو چلا جاؤن کیونکہ یہان کے قیام سے اور کوئی
امر منظور نہین ہے امیدوار ہون کہ براہ عنایت اس خط کے جواب مین احد الامرین سے
مطلع فرمائیے کتاب ازالۃ الاوہام دہلی سے آپکی خدمت مین پہنچ گئی ہے اور غالب ہے
کہ رسالہ احسن الحدیث فی ابطال التثلیث بھی خدمت شریف مین پہنچ گیا ہوا اور انشاء اللہ
تعالی عنقریب رسالہ اعجاز عیسوی جسکی تالیف سے ابھی فراغت پائی ہے اندنون آخر مین میزان الحق
کے پہلے باب کی تیسری فصل کا بھی لفظاً لفظاً جواب دیا ہے آپکی نظر سے گذریگا بعد اسکے
ازالۃ الشکوک جسمین کرانچی کے سوالات کا جواب دیا گیا ہے اور ایک عرصے طیار ہے
اور شہر اکبرآباد مین چلے آنے کے سبب اسکے چھپنے مین تعویق ہوئی ہے اور میرے دہلی
مین پہنچنے کے بعد چھپایا جاویگا اور اسکے بعد استبشار حل الاشکال کا جواب جو ایک عرصہ
سے میرے بعض دوستون نے لکھکر میرے پاس بھیجا ہے اور وہ بھی عنقریب منطبع ہوگا
اور بعد اسکے معدل اعوجاج المیزان میزان الحق کا جواب جسکا حوالہ ازالۃ الاوہام مین دیا گیا ہے

ملاحظہ شریعت مین آویگا غرض کہ کتب مذکورہ مین سے ہر کتاب چھپنے کے بعد آپ کی خدمت مین
پہنچیگی خدا تعالی ہمکو اور اپنے سب بندون کو حق کے پہچاننے اور سیدھی راہ پر چلنے کی توفیق عطا
فرماوے اور تعصب اور سب باتون سے جو آخرت کے لیے سفر مین چھڑاوے آمین فقط
مرقومہ ۲۲ جمادی الاخری ۱۲۷۰ ہجری مطابق ۲۳ مارچ ۱۸۵۴ء روز پنجشنبہ
جناب مولویصاحب والا مناصب عالی مناقب سلامت نامہ نامی پہنچا کاشف حالات
ہوا ہر چند آپکے تشریف لانے اور اپنے غیر حاضر ہونے اور آپکے بے حصول مقصود لوٹ جانے کے
سبب مجکو تاسف ہوا لیکن مین معذور ہون کیونکہ پہلے سے آپکے تشریف لانے کا حال نہ جانتا
تھا اور نہ مین نے مولوی امیر اللہ صاحب کی معرفت آپ کو اپنی کوٹھی پر بلانے کا پیغام دیا تھا ان بعضی
باتون کے جواب مین جو مولویصاحب موصوف نے فرمائی تہین یہہ کلمہ البتہ میری زبان پر آیا تھا
کہ اگر مباحثہ علانیہ چاہتے ہین تو پہلے میرے ساتھہ ملاقات کرلین نہ یہہ کہ جیسا آپنے تحریر فرمایا ہے
مین نے کچھہ حکم دیا ہو بالجملہ آپکے عنایت نامہ کے مضمون سے یہہ بات معلوم ہوئی کہ آپ کو شخص
فریقین کے مجمع مین مباحثہ علانیہ مقصود ہے سو مین اگرچہ اس طریقہ کو بہت مفید نہین جانتا
پر آپ کے ارشاد کی بجا آوری سے باہر نہین ہون روز اور وقت کے تعین کی نسبت دو تین
صاحبون سے مشورہ کریکے اولا آپ کو اطلاع دونگا بعد اسکے مباحثہ کا جلسہ منعقد ہوگا مصلحت یہہ ہے
کہ اس مباحثہ مین یہہ قاعدہ مرعی اور پہلے دو تین باتین ملحوظ رہین اولا آپ کی درخواست

کہ مطابق نسخ و تحریف کی بابت گفتگو درمیان میں آوے یا اس امر کی گفتگو کیجاوے جو مخترعہ مذہبین ہو
ثانیاً ایک امر کی گفتگو کے اثنا میں کسی دوسرے امر کا ذکر جو خارج از بحث ہو درمیان میں نہ آوے
ثالثاً مباحثہ کی مجلس میں کوئی شخص صاحبوں میں سے بلا اجازت بحث بتلایا یا جسکو انگلش کے محاورہ
میں چیرمین کہتے ہیں تاکہ مباحثہ کا جلسہ شائستگی اور تہذیب اور انتظام سے سرانجام پاوے

۲۳ مارچ سنہ ۱۸۵۴ء

جناب پادری صاحب والا مناصب زبدہ کشیشان ملت مسیحیان ذوی الاقتدار سلامت
عنایت نامہ پہنچا میں ممنون ہوا آپ نے بجواب خط منظور فرمایا اور دو میں صاحبوں کے تشریف
کرنیکو بعد روز و تاریخ و وقت کے تعین کی اطلاع دینے کا وعدہ کیا اور مباحثہ کے وقت چار
امردن کے مرعی رہنے کی استدعا فرمائی سو معلوم ہوا یقین ہے کہ آپ مشورہ کے بعد
مطلع فرماوینگے پہلا امر تو آپ کی اطلاع سے پیشتر ہی سے منظور تھا اور تیسرا امر جو فی الحقیقت
مناظرہ کے طریقے کے موافق اور بہت محمود و مستحسن ہے اب بکمال رضامندی قبول کیا گیا
پر دوسرا امر البتہ کچھ تشریح طلب ہے لہذا متکلف ہوں کہ آپ اولاً اس فقرہ سے کہ
ثانیاً اس امر کی گفتگو کیجاوے جو مخترعہ مذہبین ہووے بصراحت مطلع فرمائیے کہ
اس سے آپ کی کیا مراد ہے ایسکے بعد اسکے قبول کرنے کا اقدام کیا جاویگا اور حقیقت
امر کا حال یہ ہے کہ غالباً صاحبوں کے لفظ سے آپ کے نزدیک صاحبان عالیشان

انگلش مقصود ہونگے سو میں جو اس شہر میں مسافرانہ وارد ہوں ان صاحبوں میں سے کسی کی
مذمت میں نیاز نہیں رکھتا کہ اس امر کے نسبت اپنی رضامندی ظاہر کروں اور اگر میں کسی شخص کو
اہل اسلام میں سے قرار دوں تو غالب ہے کہ آپ کو منظور نہ ٹھہرے علاوہ اسکے جو یہہ گفتگو مسایل عظیمہ دین
قرار پاتی ہے اس صورت میں منصف خواہ عیسائی ہو خواہ محمدی خلایق کے دل سے اسکی طرفداری
کا اتہام ہرگز نہ جائیگا لہذا میں چاہتا ہوں کہ یہہ امر مشروط نہ ہے اور ظاہر ہے کہ اس امر کی
حاجت بھی نہیں ہے کیونکہ ہرگاہ اس مجلس میں سب اہل علم فراہم ہونگے تو انشاء اللہ تعالی یہ جلسہ
شایستگی اور انتظام سے ہرگز خالی نہ ہوگا اور جو نیاز مند انگریزی سے کم واقف ہے اور فریقین کو کتاب
پر حوالہ کرنے اور عبارت کے دیکھنے کا اتفاق پڑیگا اسلیے ڈاکٹر محمد وزیر خان صاحب اس امر میں میرے
شریک رہینگے پس آپ بھی کسی شخص کو جو اس کام کے لایق ہو اپنے لیے تجویز فرمائیے اور انجام گفتگو تک
یہہ بات ملحوظ رہے کہ ان چار شخصوں کے سوا یعنے ایک آپ دوسرے وہ شخص جو اس امر میں آپ کا معاون
ہو اور ایک میں دوسرے ڈاکٹر صاحب اور کوئی شخص اس گفتگو میں دخل نہ دیوے اور سوال نہ زبان
پر لاوے زیادہ نیاز ۲۴ جمادی الاخری سنہ ۱۲۷۰ ہجری مطابق ۲۳ مارچ سنہ ۱۸۵۴

جناب مولوی صاحب والا مناقب عالی مناصب سلامت نامی نامہ میرے نیاز نامہ کے جواب میں
پہنچا اسکے مضامین مندرجہ بخوبی معلوم ہوئے بیشک اس امر پر راضی ہیں کہ طرفین میں سے دو دو
آدمی اس مباحثہ میں داخل رہیں چیز میں نہ ہونے سبھی پس آپ کی طرف ڈاکٹر صاحب کا ہونا

مجھکو قبول اور منظور ہے اور اپنی طرف مین نے پادری فرنچ صاحب کو تجویز کیا ہے پہر آج پادری صاحب
موصوف تبدیل ہوا کے طور پر علیگڈھ وغیرہ کو تشریف لیے جاتے ہین دو ہفتے کے عرصہ مین پہر آوینگے
اسلیے آپنے تک مباحثہ ملتوی ہے جسوقت پادری صاحب آوینگے جبتک کا جلسہ منعقد ہوگا اور جو بسبب عادت
اس قسم کے جلسون کے انعقاد کے وقت اکثر شائقین اور سامعین مجتمع ہوجایا کرتے ہین بس بعض
کہ طرفین مین سے اکثر صاحب لوگ اور شہر کے باشندے اسوقت اکٹھے ہونگے مگر کسی کو مباحثہ
مین دخل نہین ہوسکتا ہان اگر کوئی مناسب بات یا کوئی شایستہ لفظ کسیکے ذہن مین گذرے
تو اسکو اظہار کی ممانعت نہین ہے لیکن مباحثہ مین دخل کرنے کی امتناع ہے کہ یہہ امر صرف
انہین دو شخصون پر جو مقرر ہوئے منحصر رہیگا ۲۵ مارچ سنہ ۱۸۵۴ء

جناب پادری صاحب والا مناصب بعد کشیشان نامدار عمدہ علماء مسیحیان ذوی الاقتدار سلامت
الطاف نامہ مسرت رقیمہ نیاز کے جواب مین متضمن اسکے کہ چوتھی شرط کا انفساخ ہمکو منظور ہے اور مباحثہ
مین طرفین مین سے دو دو آدمیون کا ہونا مشخص ہے اور میان محمد وزیر خانصاحب ڈاکٹر کا
نیازمند کی طرف اور جناب پادری فرنچ صاحب کا اپنی طرف ہونا آپ کو منظور ہے اور آپ کو اس
عذر سے کہ پادری فرنچ صاحب علیگڈھ کو تشریف لیجانے کا عزم رکھتے ہین دو ہفتہ کی
مہلت کی استدعا ہے پہر آخر مارچ کے پہنچنے کا شرف مافیہا ہوا اگرچہ فقیر ماے من نیازمند اس شہر مین
مسافرانہ قیام رکھتا ہے اور زیادہ تر ٹھہرنے مین اپنا حرج جانتا ہے اور مین نے سابق کے نیازنامہ

مین آپ سے اسبات کی توضیح چاہی تھی کہ دوسری شرط سے آپ کی کیا مراد ہی سو آپ نے اُسکا
جواب قلم انداز فرمایا اب آپ کی عنایت اور مسافر نوازی کے بھروسے آپ سے تین امر کا مستدعی
ہون اول یہہ کہ دو ہفتے کے سوا جسکی بابت آپ کے ارشاد کے مطابق مہلت مقبول ہو چکی ہے
دوسری مہلت نہ طلب کیجاوے دوسرے یہہ کہ جو کچھہ دوسری شرط سے آپ کا مقصود ہو وے
آس سے مشروحاً اطلاع دیجاوے کہ اِسکے بعد اُسکی پذیرائی کا ذکر کرون تیسرے یہہ کہ اِسی
دو ہفتہ مین مجلس مباحثے کے انعقاد سے مین چار دن پیشتر مکان کے تعین سے مجھکو مطلع
فرمایئے اور سلامتی ہوا اُسکی جو مانے راہ کی بات ۲۶ جمادی الاخری ۱۲۷۰ ہجری مطابق
۲۶ مارچ ۱۸۵۴ء

جناب مولویصاحب عالی مناصب والا مناقب سلامت نامی نامہ پہنچا اُسکا مضمون
مندرجہ معلوم ہوا انشاء اللہ تعالی پادری فنڈر صاحب کے تشریف لانے کا عرصہ دو ہفتے سے
متجاوز نہو گا یہہ اندیشہ اپنے دل مین نہ لایئے جسدن پادریصاحب موصوف تشریف لاوینگے
آپکو اطلاع دونگا اور جلسے کے لیئے کٹرہ مین وہ مقام جسمین سابقاً مدرسہ تھا قرار پاویگا اور جلسے
کا وقت علی الصباح ساڑہے چہہ بجے سے آٹھہ بجے تک ہو گا کیونکہ صاحبان انگریز اس سے
زیادہ بیٹھنے کے متحمل نہین ہو سکتے اور دن کا تعین آج نہین ہو سکتا اِسکی اطلاع بھی
پادری فنڈر صاحب کے تشریف لانے کے وقت آپ کو دونگا اور دوسری شرط کی توضیح

بہہ بھی کہ مین نے آپ کے اس امر کو جو آپ نے پہلے خط مین کیا تہا یعنی یہہ کہ نسخ و تحریف کے
مباحثہ کے بعد جس مسئلہ پر طرفین کا اتفاق ہووے اسکی گفتگو کیجاوے قانون دستور
قرار دیکر اپنے خط مین لکہا ہی کہ اولا نسخ و تحریف کا مباحثہ کیا جاوے بعد اسکے جو امر کہ
مختار فریقین کا ہووے اسکی بحث درمیان مین آوے اور اسکے بعد مین چاہتا ہون کہ
پیغمبر اسلام کی رسالت کی بابت بحث کیا جاوے اسطور پر کہ جن دلایل کو مثل بی جو رسالت کی ثبوت ہوتی ہین تاریخ
جناب پادری صاحبان زبدہ کشیشان نامدار عمدہ علماء مسیحیان ذوالاقتدار سلامت
عنایت نامہ متضمن اسکے کہ مہلت کی مدت دو ہفتہ سے متجاوز نہوگی اور جلسہ کا مقام
کہ اس مکان مین جہان پہلے مدرسہ تہا مقرر ہوگا اور جلسہ کا وقت علی الصباح ساڑہے
چہہ بجے سے اٹھہ بجے تک مقرر کیا جائیگا مع اور مراتب کے پہنچا حال مندرجہ معلوم ہوا
پہلے فقرہ کے مضمون سے بہت خوشی حاصل ہوئی اور دوسرے فقرہ کا مضمون بدل قبول
کیا گیا پر تیسرے فقرہ کے قبول کرنے مین دو وجہ سے عذر ہے پہلے یہہ کہ ظاہر ایسا
معلوم ہوتا ہے کہ آپ اس جلسہ مین صرف ایک روز تشریف لائینگے سو ڈیڑہ گہنٹہ کے
عرصہ مین کہ اسمین سے بہی آدہے گہنٹہ کے قریب لوگون کے انتظار وغیرہ مین ضایع
ہو جائیگا ایک مسئلہ بہی بخوبی منفصل نہوگا چہ جائیکہ تین مسائل عظیمہ جنمین مباحثہ
کرنا آپ کو مدنظر ہے تصفیہ پاوین دوسرے یہہ کہ اس مباحثہ مین ایسا نہین ہے

لدمین خواہ مخواہ جناب ڈاکٹر صاحب کی اعانت و شرکت کا خواستگار ہوں اور جناب ممدوح
کو بھی مباحثہ کا چندان شوق نہیں ہے لیکن چونکہ شہر میں آپکے سوا کسی انگریزی دان
سے مجھکو تعارف نہیں ہے اور مناظرہ میں نقل کی تصحیح اور منقول عنہ کی طرف حوالہ
کرنیکی حاجت بالضرور پڑیگی اسلئے میں نے چار و ناچار جناب ممدوح کو اپنا شریک
ٹھہرایا ہے سو انکو اسوقت اسپتال کے کام سے فرصت نہیں ہے لہذا عرض رسا ہوں
کہ جو آپ ہمت والا ایسے امور میں قوی رکھتے ہیں اور راس اولوالعزمی کے سبب سارے
پادری صاحبوں میں مشہور ہو رہے ہیں تو حق کے ثابت کرنے کیلئے ان دو باتوں
کو ضرور قبول فرمائیے اول یہہ کہ مباحثہ کے وقت میں کچھہ وسعت کر دیجئے اور سامعین
کا بہت لحاظ نہ کیجئے بلکہ سامعین کا اسیقدر لحاظ رکھنا مناسب معلوم ہوتا کہ ہر شخص
اپنے شوق سے جتنا چاہے بیٹھے اور جسوقت چاہے چلا جاوے پھر آپ تصفیہ سے پہلے نہ
اٹھیں اور انشاءاللہ اس صورت میں بھی سیکڑوں عیسائی اور مسلمان اور ہندو
آخر جلسہ تک وہان موجود رہینگے گو بعضے امراء عالیشان تشریف لیجاویں اور اگر
ایک روز اسقدر محنت و مشقت اٹھانا گوارا سے خاطر نہو تو جب تک مسایل مذکورہ کا تصفیہ
نہو ہر روز ڈیڑہ گہنٹہ مقرر کیجئے دوسرے یہہ کہ جلسہ مذکورہ اتوار کے دن دس بجے
کے بعد ٹھہرایا جاوے کیونکہ اُس دن متعلقان سرکار دولتمدار کو فرصت ہوتی ہے اور

اسوقت یعنی دس بجے کے بعد آپ اُس روز کی معمولی عبادت سے اور جناب ڈاکٹر صاحب
اسپتال کے کام سے اور سب لوگ یعنی کیا صاحبان عالیشان اور کیا رؤسا شہر
کھانے وغیرہ سے فارغ ہو جاتے ہیں اور اگر آپ کو اتوار کے روز میں کچھ عذر ہووے
تو بجائے اُسکے کوئی دوسرا روز سوائے جمعہ کے بعد اسکے مقرر فرمایئے زیادہ نیاز ۲۸ جمادی الاخری
سنہ ۱۲ ہجری مطابق ۲۸ مارچ سنہ ۱۸۹۵ء روز شنبہ

دو رقیمہ عالی مناصب ذی المناقب مسمی گرامی نامہ پہنچا مدعا معلوم ہوا جو مضمون آپ نے بیسیوں مباحثہ کی بابت
کی نسبت لکھے ہیں معلوم ہوتے ہیں یہہ جو آپنے گمان فرمایا ہے کہ میں جلسۂ مقررہ میں صرف
ایک روز حاضر ہونگا گمان صحیح نہیں ہے بلکہ جب تک مسائل متنازعہ فیہ کی بحث طے ہوگی
حاضر ہوا کرونگا اور جتنے جلسے امور مذکورہ کے تصفیہ کے لیے ضرور ہونگے منعقد ہونگے
ہر جلسہ کا وقت دو مقدار وہی رہیگا جو میں نے اپنے سابق کے عریضہ میں عرض کیا ہے
نہ اور کچھہ کیونکہ صاحبان انگلش کے لیے اِس قسم کے کاموں کے واسطے اُس سے مناسب
زیادہ کوئی وقت نہیں ہے اور اتوار کا دن جیسا کہ آپ نے تجویز و درخواست کی ہے
ناممکن ہے اور ہر روز متواتر یہی جلسہ کا انعقاد دشوار ہے ہاں ہفتہ میں دو بار یا تین بار
البتہ ہو سکتا ہے اور یہہ امر کہ ہفتہ میں کون کون سے دن جلسہ ہوا کریگا بادری صاحب
کے تشریف لانے کے وقت متعین کر کے آپ کو اطلاع دونگا ۲۸ مارچ سنہ ۱۸۹۵ء

جناب پادری صاحب والامناصب زبدهٔ کشیشان نامدار عمدهٔ علماء مسیحیان ذوی الاقتدار سلمت
عنایت نامہ متضمن اس امر کے پہنچا کہ جلسہ کے وقت مقرری کی تبدیل منظور نہین ہے اور یہہ کہ جناب لارڈ بشپ صاحب کا اور آپ کا گذر التوائے تقریر منظور نہین
بلکہ ہفتہ بھر مین دو یا تین بار جلسہ مین آیا کرینگے سوا اسکے مضمون سے کمال تعجب ہوا کہ
آپ گفتگوی زبانی سے گریز فرماتے ہین جو نہ جلسہ کا وقت بڑھاتے ہین نہ اسکی
تبدیل منظور فرماتے ہین آپ خیال فرمایئے کہ باوجودیکہ مین مسافر ہون اور یہان
کے ٹھہرنے مین اپنا سراسر ہرج جانتا ہون مین نے محض آپ کی درخواست پر جو آپ
نے پادری فرنچ صاحب کے تشریف لیجانے کے عذر سے کی تھی دو ہفتہ کی مہلت
منظور کر لی اور آپ باوصف اسکے کہ جناب ڈاکٹر صاحب میرے شریک کو وقت
منظور پر اسپتال کے کام کا عذر قوی ہے وقت نہین بدلتے ہین اور یہہ کہ صاحبان
عالیشان انگلش کو ایسے کامون کے لئے کوئی وقت مناسب تر اس سے نہین
ایک ضعیف سا عذر ہے کیونکہ اگر بالفرض صاحبان عالیشان انگلش تشریف نہ لاوین
تو بھی سیکڑون مسلمان اور عیسائی جلسہ مذکورہ مین شریک ہونگے علاوہ اسکے یہہ گفتگو
کچھہ صاحبان عالیشان انگلش کے تشریف لانے پر موقوف نہین ہے اور اگر آپکی
رائے مین صاحبان مفخم الیہم کے تشریف لانے ہی پر اسکا مدار ہے تو غالباً آفتاب
کے غروب ہونے کے بعد صاحبان ممدوحین اور سب لوگون کو فراغت ہوتی ہے اگر

وقت کو مقرر فرمایئے اور آپ اِس بات کو یقین جانئے کہ اگر یہاں اِس شہر میں
جناب ڈاکٹر صاحب کے سوا اَور کسی مستند انگریزی دان سے جان پہچان رکھتا ہوتا
تو بیشک اُسکو دیباچہ شریک کر لیتا اور مین نے گفتگو بہ زبانی کو فقط اِس جہت سے اختیار
کیا ہے کہ اُسمین تحریر کی نسبت جلدتر انفصال ہو جاتا ہے اور یہہ بنظر بیکاری مسافرت
کے بہت ہی لایق و مناسب ہے سو جب ہم ہفتہ میں دو بار یا تین بار اور وہ
بھی صرف ڈیڑھ گھنٹہ ٹھہری تو اُسکو کسی طرح تحریری گفتگو پر رجحان نہیں ہے
اور سننے والوں کو بھی کچھ مزہ نہ آئیگا اور ہر بار گفتگو محل و موقع پر منقطع ہوگی
اور دوسری بار پہلی گفتگو کا اعادہ کرنا ضرور پڑیگا اور ایک بڑی مدت جسکا
بوجہ مسافرت کے باعث متحمل نہیں ہو سکتا درکار ہوگی اِسلیے معروض ساہوں کہ مسافر
نوازی فرماکر طلوع آفتاب سے دس بجے تک چھوڑ کر باقی تمام دن اور ساعات
مین جونسا وقت مناسب جانئے مقرر فرمایئے کہ وقت مذکور کے سواے ساری
رات اور سارے دن ہم حاضر ہین اور ہرگز کسی طرح کا عذر نہیں اور براہِ مہربانی
جب تک مسایل متنازعہ فیصلے نہو لیں ہر روز تشریف لایا کیجئے تاکہ گفتگو یہ مذکور
جھٹ پٹ چند روز مین تمام ہو جاوے اور اِس چند روز مین اگرچہ جناب
والا کو محنت پڑیگی پر اِس قسم کے کاموں میں محنت کی برداشت کرنا آپکے اور صاحبان

یا وہی کہ حسن اخلاق سے بعید نہین ہے اور اگر کسی عذر سے میری عرض قبول نہووے
تو اس صورت مین میرے اسی نیاز نامہ کو عریضہ آخری تصور فرما کے کل تک جمعہ
کی نماز سے پہلے ضرور بالضرور اسکا جواب عنایت فرمائیے تاکہ مین اطلاع پا کے
اور اس امر سے ہاتھ دہو کر اگر اتفاق پڑے اسی دن جمعہ کی نماز ادا کر کے نہین
تو اگلے دو شنبہ روز سینچر کے دلی کا عزم کرون اور بے فایدہ غفلت مین اپنی اوقات کا اور زیادہ نقصان نہ ہونے دون ۱۹ جمادی الاخر
سنہ ۱۳۱۲ ہجری مطابق ۱۲ مارچ سنہ ۱۸۹۳ ع — جناب مولوی صاحب والا مناقب عالی مناصب سلامت
نامی نامہ پہنچا حالات مندرجہ معلوم ہوئے آپنے جو امر مباحثہ مین گریز کا لفظ میرے
ساتھہ منسوب کیا ہے ارباب تہذیب کی طرز تحریر کے خلاف ہے آیا کون امر اس بات کا
مانع ہے کہ مین بہی آپ کو اس رد و بدل مین جو مباحثہ کے امور متعلقہ کی بابت میرے
اور آپ کے درمیان واقع ہے اس جہت سے کہ آپ میری مرضی کی باتین نہین
مانتے مین گریز کے ساتھہ منسوب کرون پر یہہ لفظ بہت نامناسب ہے مین نہین
لکہہ سکتا ہون یہہ جو آپ نے لکہا ہے کہ مباحثہ کا وقت دس بجے کے بعد سے دن
کو یا شروع شام سے مقرر کیا جاوے سو مین انشاء اللہ تعالی اس امر کی نسبت
دو ایک صاحبون سے مشورہ کر کے جواب لکہونگا مین نے جو اپنے پہلے خطون مین
سے ایک خط مین یہہ بات لکہی تہی کہ نسخ و تحریف کے مباحثہ کے بعد آپ اپنے

بتجویز کی رسالہ کہ جنابکی رائے میں مشتہر کیجیگا سو آپ نے اسکی منظوری و نامنظوری کی بابت کچھ نہیں لکھا اگر لکھ بھیجئے تو بہتر ہے ۱۸ مارچ سنہ ۱۸۵۴ء

مولویصاحب عالی مناصب والا مناقب سلامت

جو بیانہ نامہ کہ مین نے کل آپکے خط کے جواب مین بھیجا ہے اسمین یہہ وعدہ کیا ہے

کہ مین آپ کے وقت تجویزہ کی بابت دو ایک صاحبون سے مشورہ کر کے آپ کو

جواب دونگا سو آج جس کسی سے اس امر کی بابت صلاح لی کسی نے اسوقت کو بہتر

نہ بتلایا اس صورت مین مباحثہ کا وقت وہی ہوسکتا ہے جو مین نے پہلے لکہا ہے

یعنی علی الصباح ساڑہے چہہ بجے سے اٹہہ بجے تک مگر جو آپ وقت مذکور مین ڈاکٹر

صاحب کی عدم فرصتی کا عذر بیان کرتے ہین اسلیئے مین نے ڈاکتر مارے صاحب

سے اجازت لینی ضرور جانکر آج ڈاکتر صاحب موصوف سے ملاقات کی اور ڈاکٹر

محمد وزیر خان صاحب کے لئے صبح کے وقت مباحثہ کے جلسہ مین شریک ہونیکی اجازت

مانگی صاحب موصوف نے فرمایا کہ ہم انکو اجازت دینگے اور مباحثہ کے دن اسپتال

سے انکی غیر حاضری معاف ہوگی پس اب وقت کے باب مین آپ کا عذر باقی نرہا

الملا آلکہا گیا ہے کل کے بھیجے ہوئے خط کے جواب کا منتظر ہون امید ہے کہ اسکا اور اسکا دونو کا جواب عنایت ہووے ۱۸ مارچ سنہ ۱۸۵۴ء

جناب پادریصاحب والا مناصب زبدہ کشیشان نامدار عمدہ علماء مسیحیان ذوی الاقتدار سلامت

دو قطعہ عنایت نامہ متضمن استدعا اس امر کے کہ نسخ و تحریف کے مباحثہ کے بعد

حضرت خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت میں مباحثہ کیا جاوے اور یہی مشعر
اِس بات کے کہ آپ کی رائے میں مباحثہ کے وقت کی تبدیل مستحسن نہیں ہے اور اِسی لیے
آپ نے جناب ڈاکٹر ماری صاحب سے جناب ڈاکٹر محمد وزیر خانصاحب کے لیے
اجازت حاصل کرلی ہے پہنچے اور دونوں کے حالات منکشف ہوئے جناب من
جو اہل اسلام اور عیسائی لوگوں کے درمیان نسخ و تحریف کے مسئلہ کے تعدد تثلیث اور
حضرت خیر البشر صلعم کی نبوت کے مسئلہ میں اور مسائل متنازعہ کی نسبت زیادہ تر
نزاع واقع ہے اور اہل اسلام پہلے مسئلہ کا انکار اور دوسرے کی تسلیم اور عیسائی
اُسکا عکس واجب جانتے ہیں اور آپ نے اپنی بعض تالیفات میں انکار تثلیث کو آنحضرت صلعم
کی نبوت کے ابطال کی دلیل ٹھہرایا ہے اور آپ کی رائے میں تثلیث کا مسئلہ
ابطال نبوت کے مسئلہ کا مدار ٹھہرا ہے اِس جہت سے نیازمند ایسا مناسب جانتا ہے
کہ دونوں مسائل مذکورہ کے مباحثہ سے فارغ ہونے کے بعد اولاً تثلیث کے مسئلہ
میں اور ثانیاً حضرت خیر البشر صلعم کی نبوت میں مباحثہ کیا جاوے اور اگرچہ نیازمند
کو تبدیل وقت کے عدم استحسان کی کوئی وجہہ معلوم نہیں ہوتی ہے اِسلیے کہ
آپ کی وساطت سے جناب ڈاکٹر محمد وزیر خانصاحب کے لیے اجازت حاصل ہوگئی
میں نے آپ کی درخواست کو بکمال رضامندی قبول کیا اب انشاءاللہ تعالے

جلسہ کہ انعقاد کے روز اسی وقت پر حاضر ہونگا مگر جیسا میں نے ۲۰ مارچ کے خط میں عرض کیا
لیا ہے آپ کو مسائل متنازعہ کے طے ہونے تک اتوار کے سوا ہر روز مباحثہ کے جلسہ میں تشریف
لانا ہوگا البتہ اتوار کے روز میں آپ کی تکلیف کا روادار نہیں ہوں اور اگر آپکی
کی طرف سے اتوار کے سواے ہر روز تشریف لانے کے باب میں کچھہ عذر نکیا جائیگا
تو نیازمند کی جانب سے بہی ہرگز کچھہ عذر نہوگا صرف مسافرت کے باعث سے
شرط مذکور کی اجابت کے لئے بار بار تصدیع دی گئی ہے زیادہ نیاز فقط ۲۱ رجب المرجب ۱۳۰۵ھ
مطابق یکم اپریل ۱۸۸۸ء جناب مولویصاحب ذوالمناقب عالیمناصب سلامت
سامی نامہ میرے دونیاز ناموں کے جواب میں پہنچکر کاشف حالات ہوا آپ نے
جو ایک وجہہ غیر ضروری کی بناء پر یہہ بات لکہی ہے کہ تثلیث کا مباحثہ پیغمبر
اسلام کی نبوت کے مباحثہ پر مقدم کیا جاوے سو اگرچہ حق تو یہہ تہا کہ جبکہ
میں نے آپ کے امور مجوزہ کو مسلم التقدیم رکہکر مان لیا ہے آپ بہی اُس امر کو جسکی
نوبت میں نے آپ کے تجویزی امروں کے طے ہونے کے بعد تجویز کی ہے اسکے محل
و موضع سے تغیر نہ کرتے لیکن اِس جہت سے کہ مجہکو تثلیث کے مباحثہ سے کسیطرح
کا عذر نہیں ہے نبوت کی بحث پر تثلیث کی بحث کی تقدیم اِس شرط سے قبول
ہے کہ آپ نبوت کے مباحثہ کے ختم ہونے تک مستعد رہکر متوجہ تمام اِس کام میں مصروف

ہین آپنے جو ہر روز جلسہ مباحثہ مین میرے حاضر ہونیکی بنسبت لکھا ہے مین پیشتر
آپکے خط مکتوبہ ۲۶ مارچ کے جواب مین لکھہ چکا ہون کہ میرا اور صاحبون کا ہر روز
حاضر ہونا ناممکن ہے پر ان ہفتہ مین کئی دن مباحثہ کے جلسہ مین حاضر ہونے کے
لیے مقرر کئے جاوینگے اور یہہ بات پادری فرنچ صاحب کے تشریف لانے پر منحصر ہے
احتمال ہے کہ پہلے ہفتہ مین دو روز سے زیادہ جلسہ منعقد نہ ہو کیونکہ اُس ہفتہ مین
مسیح کی مصلوبیت کا دن ہے پر مابعد کے ہفتون مین غالباً ہر ہفتہ مین تین
یا چار روز اِس کام کے لئے مقرر کئے جاوینگے ۱۳ اپریل ۱۸۵۴ء
جناب پادری صاحب والامناصب زبدہ کشیشان با بدار عمدہ علماء مسیحیان فو والاقتدار سلامت
عنایت نامہ پہنچا مضمون مندرجہ معلوم ہوا آپ نے جو لکھا ہے کہ نبوت کے مباحثہ
پر تثلیث کے مباحثہ کی تقدیم اِس شرط سے مقبول ہے کہ بنا بر منع مباحثہ نبوت کے
اختتام تک متوجہ تمام مصروف رہے اور یہہ کہ آپ پہلے ہفتہ مین اِس عذر سے
کہ اسمین جناب مسیح علیہ السلام کی مصلوبیت کا دن ہے دو بار سے زیادہ
تشریف نہ لاوینگے اور مابعد کے ہفتون مین تین یا چار بار تشریف لایا کرینگے
سو جناب من نیازمند کو آپ کی شرط قبول ہے اور تثلیث کے مباحثہ سے فارغ ہونے
کے بعد جب تک کہ نبوت کا مباحثہ ختم نہ ہو چکے مین آپ کے ارشاد کے مطابق

بتوجہ تمام مصروف رہونگا اور جسوقت تک کہ آپ کی جانب سے عذر وقوع مین آوے ہرگز عذر نکرونگا لیکن جو چار مسئلون کے طی ہونے مین عرصہ لگیگا اور بندہ مسافر ہے اور پہلے ہفتہ مین آپکے عذر کو قبول کرلیا ہے اسلئے امیدوار ہون کہ مابعد کے ہفتون مین اگر ہر روز تشریف لانا نہو سکے تو اس کام کے لئے چار دن سے کم ہی مدت نہ مقرر ہو ۵ رجب المرجب سنہ ۱۳۰۲ مطابق ۲۰ ابریل سنہ ۱۸۸۵ء

جناب مولوی صاحب والا مناقب عالیشان صاحب سلامت

آپ کی کتاب ازالۃ الاوہام جو آپ کی تالیف ہے میرے مطالعہ مین تھی کہ ۵ صفحہ آخر مین یہہ فقرہ دیکھنے مین آیا کہ اسلئے پادری فانڈر صاحب در حل الاشکال مے نگارد کہ از کدامی نبی بت پرستی بظہور نیامدہ از اعجب افادات ہست یعنی جیسا پادری فانڈر صاحب نے حل الاشکال مین لکھا ہے کہ کسی نبی سے بت پرستی ظہور مین نہین آئی اچنبھے کی بات ہے جو مجھے یہہ بات یاد نہین ہے کہ مین نے ایسا لکھا ہو اور آپ نے اپنی کتاب مین حل الاشکال کے صفحہ کا حوالہ نہین کیا ہے کہ وہان دیکھہ لیتا اسلئے آپ کی عنایت سے امیدوار ہون کہ حل الاشکال کے اس صفحہ کا ہندسہ جسمین مین نے ایسا لکھا ہے لکھہ بھیجئے فقط ۵ ابریل سنہ ۱۸۸۵ء

جناب پادری صاحب والا مناصب زبدہ کشیشان نامدار عمدہ علماء مسیحیان ذوالاقتدار سلامت

عنایت نامہ پہنچا مضمون معلوم ہوا کرم فرمائے من ہر گاہ چار مسئلوں مین

جو اہل اسلام اور مسیحیون کے مسایل متنازعہ فیہ مین اعلی تر ہین بالمشافہ

مباحثہ ٹھہرا ہے لہذا مین چاہتا ہون کہ اُن مسایل کے طی ہونے تک اور کسی

مسئلہ مین جو محض اجنبی ہو مباحثہ تحریری درمیان مین نہ آوے بلکہ اولاً

مسائل مذکورہ کا طی ہونا جانبین کو ملحوظ رہے ہان اِسبات کی ممانعت

نہین ہے کہ اگر احد الفریق طرفثانی کی تالیفات مین کسی جگہہ کسی امر مرتبہ

جو پوچھنے کے لایق ہو اور انہین چار مسئلوں سے علاقہ رکھتا ہو اطلاع

پاوے تو بلا تامل مباحثہ کے وقت اُسی مسئلہ کی بحث کے اثنا مین جس سے

امر مذکور متعلق ہو اُسکو پیش کرے اور اُسکی جوابدہی جانب مقابل کے ذمہ

واجب ہوگی لیکن جو آپ مسایل مذکورہ کے طی ہونے کے بعد تحریراً یا تقریراً

کسی امر کا استفسار فرمادینگے تو بلا عذر بسر و چشم کمال رضامندی سے سنکر

اپنی استطاعت کے موافق اُسکا جواب دونگا اور جو امر آپ سے دریافت

کرنے کے قابل جانونگا دریافت کرونگا زیادہ نیاز ۱۲ رجب سنہ ۱۲۷۰ مطابق

۱۶ اپریل سنہ ۱۸۵۴ء روز پنجشنبہ

جناب مستطاب مولوی صاحب عالیشان صاحب والا مناقب سلامت

کل رات کو یا دس بجے جب تشریف لائے تھے اور مباحثہ کا جلسہ اپریل کی دسویں
اور گیارھویں تاریخ پیر اور منگل کے دن وقت مقررہ پر اسی مکان میں جو تجویز
ہو گیا ہے دونوں پر بالفعل ٹھہرا اور اسکے بعد اس ہفتہ میں اسی وجہ سے جو
سابق میں عرض کر چکا ہوں عدیم الفرصتی رہیگی اور جلسہ دوسرے ہفتہ میں منعقد
ہوگا اطلاعاً لکھا گیا اور مسائل متنازعہ فیہ میں اس ترتیب سے گفتگو ہوگی کہ پہلے
جیسا کہ آپکو منظور ہے مسئلہ رد تحریف اور الوہیت اور تثلیث میں آپ اعتراض
کرینگے اور بندہ جواب دیگا اسکے بعد پیغمبر اسلام کی ثبوت پر بندہ معترض اور آپ
مجیب ہونگے فقط وہ خط جو میں نے حل الاشکال کے صفحے کے استفسار میں بھیجا تھا
شاید آپنے اسکا مضمون میری مراد کے خلاف سمجھے کہ اُسکا جواب اور طرز پر
عنایت فرمایا اسکی اصل حقیقت اسکے سوا اور کچھ نہیں ہے کہ بندہ چند روز
سے کتابات ازالۃ الاوہام کی سیر و مطالعہ کیا کرتا ہے اُسدن جو فقرہ معلومہ
اسمیں دیکھا ہر چند غور کی پر سمجھ میں نہ آیا کہ میں نے حل الاشکال میں ایسا لکھا ہو بلا
تکلف آپ سے استفسار کیا تاکہ معلوم ہووے کہ میں نے کیا لکھا ہے مباحثہ
کے امور تجویزہ کو اُس سے کچھ علاقہ نہیں ہے میں اسبات پر بخوشی تمام راضی

ہوں کہ آپ میری تالیف کی ہوئی کتابوں میں سے جس امر پر اعتراض رکھتے
ہوں مباحثہ کے وقت اُسکو پیش فرماویں بشرطیکہ وہ امر مسائل متنازعہ کے ساتھ
علاقہ اور نسبت رکھتا ہو جیسا کہ آپ نے اپنے خط میں لکھا ہے فقط ۷ اپریل
سنہ ۱۸۵۴ عیسوی

جناب پادری صاحب زبدہ کشیشان نامدار عمدہ علمای مسیحیان ذو الاقتدار سلامت
عنایت نامہ متضمن اسکے کہ مباحثہ کا جلسہ اپریل مہینے کی دسوین اور گیارہوین
تاریخ پیر اور منگل کے دن علی التواتر وقت مقررہ پر اسی مکان میں جو تجویز
ہو چکا ہے قرار پاویگا پہنچا مضمون معلوم ہوا عنایت فرمائے من میں آپ
کے ارشاد کے مطابق دونوں روز متواتر وقت مذکور میں مکان معلوم پر
حاضر ہونگا اور آپ کی تحریر کے موافق ترتیب وار چاروں مسئلوں میں گفتگو
کیجاویگی فقط زیادہ نیاز ۹ رجب سنہ ۱۲۷۰ ہجری مطابق ۱۰ اپریل سنہ ۱۸۵۴ع روز شنبہ
دوسری قسم نسخ میں ۱۱ رجب سنہ ۱۲۷۰ ہجری اور ۱۰ اپریل سنہ ۱۸۵۴ع
کو صبح کے وقت پیر کے دن مباحثہ کا پہلا جلسہ عبد المسیح کے کٹرہ میں ہوا اور
اُس جلسہ میں جناب اسمتھ صاحب بہادر حاکم صدر دیوانی اور جناب کرسچن صاحب
بہادر سیکرٹری صدر بورڈ اور جناب ولیم صاحب بہادر مجسٹریٹ علاقہ

فوج اور جناب لیڈلی صاحب بہادر مترجم سرکاری اور جناب کنیش ولیم کلکس صاحب
اور جناب مفتی حافظ محمد ریاض الدین صاحب اور جناب مولوی فیض احمد صاحب
سررشتہ دار صدر بورڈ اور جناب مولوی حضور احمد صاحب اور جناب مولوی
امیر اللہ صاحب مختار راجہ بنارس اور جناب مولوی قمر الاسلام صاحب اکبرآباد
کی جامع مسجد کے امام اور جناب منشی خادم علی صاحب مہتمم مطلع الاخبار
اور جناب مولوی سراج الحق صاحب تشریف رکھتے تھے اور آور لوگ بھی
مسلمان اور عیسائی اور ہنود پانچ سو چھ سو آدمی کے قریب موجود تھے کہ اول
پادری فانڈر صاحب نے کھڑے ہو کر آواز بلند یہ باتیں کہیں کہ جاننا چاہیے
کہ یہہ مباحثہ اس سبب ٹھہرا ہے کہ مولوی صاحب اسکے مستدعی ہوئے اگرچہ
میرے نزدیک اسمین چندان فائدہ نہ تھا پر انکی استدعا کے موافق مین نے
قبول کیا اور چاہا کہ دین عیسوی کی حقیت کی دلیلین اہل اسلام کے آگے بیان
کرون اور مباحثہ نسخ و تحریف اور مسیح کی الوہیت اور تثلیث اور محمد
کی رسالت اور قرآن کی حقیت مین ہوگا اس طور پر کہ پہلے چار مسئلون
مین بندہ مجیب اور مولوی صاحب معترض اور اخیر کے دو مسئلون مین مولوی صاحب
مجیب اور بندہ معترض ہوگا اور پادری صاحب یہ باتیں کہکر بیٹھ گئے اسکے

مولویصاحب نے میزان الحق کے پہلے باب کی دوسری فصل کی یہہ دوعبارتین پیش کین پہلی یہہ عبارت جو صفحہ ۱۴ مین ہے اِس باب (یعنی نسخ) مین قرآن اور اسکے مفسر دعوے کرتے ہین کہ جس طرح زبور کے آنے سے توریت اور انجیل کے آنے سے زبور منسوخ ہوئی اُسیطرح انجیل بھی قرآن کے ظاہر ہونے سے منسوخ ہوگئی دوسری یہہ عبارت جو صفحہ ۱۷ مین ہے پھر اِس حالت مین محمدیون کا دعوے بے اصل دیکھا ہے جو کہتے ہین کہ زبور توریت کو اور انجیل ان دونون کو منسوخ کرتی ہے اور فرمایا کہ آپ اِس دعوی کو قرآن اور قرآن کے مفسرون کی طرف نسبت فرماتے ہین حال آنکہ نہ قرآن مین کسی جگہہ ایسا ذکر آیا اور نہ کسی تفسیر مین یہہ بات مذکور ہے بلکہ اِسکے برخلاف سورہ بقر کی ۸۱ آیت ولقد آتینا موسی الکتاب الآیہ کی تفسیر کے نیچے فتح العزیز مین ایسا لکھا ہے اور موسی کے پیچھے بھیجے اُور رسولون کو بھیجا جو حضرت یوشع اور حضرت الیاس اور حضرت الیسع اور حضرت شمویل اور حضرت داؤد اور حضرت سلیمان اور حضرت شعیا اور حضرت ارمیا اور حضرت یونس اور حضرت عزیر اور حضرت حزقیل اور حضرت ذکریا اور حضرت یحیی وغیرہم چار ہزار آدمی تھے

اور یہہ سب موسی ؑ کی شریعت پر گذرے ہین اور انکے بہیجنے سے اسی
شریعت کے احکام کا جاری کرنا مقصود تہا جو بنی اسرائیل کی سستی اور
کاہلی سے مندرس و متروک اور انکے علماء کی تحریفات کے سبب متغیر
ہو چلے تہے اور سورہ نسا کی ۱۶۱ ایت کی تفسیر کے ذیل مین اس قول کے
نیچے وآتینا داؤد زبورا تفسیر حسینی مین یون لکہا ہے اور ہمنے داؤد
کو کتاب دی جسکا نام زبور تہا وہ کتاب جناب الہی کی حمد وثنا پر مشتمل
اور اوامر و نواہی سے خالی تہی بلکہ داؤد ؑ کی شریعت وہی توریت
کی شریعت تہی انتہی اور ایسا ہی اہل اسلام کی اور کتابون مین بصراحت
لکہا ہے پادریصاحب نے سنکر فرمایا کہ آپ انجیل کو منسوخ بتلاتے ہین
یا نہین مولویصاحب نے فرمایا بلاشبہہ ہم انجیل کو ان معنون سے
جنکا اظہار کیا جاویگا منسوخ جانتے ہین پر آپ کا یہہ دعوی دونون
جگہہ غلط ہے پادریصاحب نے کہا کہ جتنے مسلمانون سے جنکے ساتہہ
گفتگو کا اتفاق ہوا یہہ بات سنی ہے مولویصاحب نے فرمایا کہ آپکے
انصاف سے بہت بعید ہے کہ کسی مسلمان سے کچہہ سنکر آپ قرآن
اور تفسیر کی طرف اسکو نسبت فرما دیں بہرحال اسکی غلطی مین کچہہ شک

نہین ہے پادری صاحب نے فرمایا خیر مولویصاحب نے فرمایا کہ آپ لفظ نسخ
کے معنی جو اہل اسلام کی اصطلاح مین مقرر ہین اور اسکے محل کو (یعنی
اسبات کو کہ نسخ کہان کہان واقع ہوتا ہے) کسی اسلامی کتاب مین دیکھا ہے
یا نہین پادریصاحب بولے آپ بیان کیجیے سو مولویصاحب نے فرمایا کہ ہمارے
نزدیک نسخ صرف اوامر اور نواہی مین ہوا کرتا ہے جیسا تفسیر معالم التنزیل
مین لکھا ہے کہ والنسخ انما یعترض علی الاوامر والنواہی دون الاخبار
جسکا حاصل یہہ ہے کہ نسخ قصص و اخبار مین نہین ہوتا بلکہ صرف اوامر
اور نواہی مین آیا کرتا ہے سو ہم لوگ خبرون اور قصون مین ہرگز نسخ کے
قایل نہین ہین اور نہ امور عقلیہ قطعیہ مین جیسا یہہ کہ خدا موجود ہے نسخ
جایز جانتے ہین اور نہ امور حسیہ مین مثلاً دن کی روشنی اور رات کی
تاریکی نسخ کے قایل ہین اور اوامر و نواہی مین بھی تفصیل ہے کیونکہ اولاً
یہہ بات ضرور ہے کہ وہ امر و نہی ایسے حکم علی سے متعلق ہووے جو وجود
و عدم کا احتمال رکھتا ہو پس اُس حکم مین جو واجب ہووے مثلاً خدا پر
ایمان لانا یا ممتنع ہووے جیسا شرک اور کفر ہم ہرگز نسخ کے قایل نہین ثانیاً
وہ حکم علی جو وجود و عدم کا احتمال رکھتا ہو اُسکی بھی دو قسم ہین ایک ایسی

جیسا خدا تعالے کا قول ہے ولا تقبلوا لہم شہادۃ ابدا یعنے اور نہ مانو انکی گواہی
کبہی سو اس قسم مین ہی ہم نسخ کے قائل نہین ہین دوسرے غیر دائمی اور
پہیر وہ بہی دو قسم پر ہے ایک موقت جیسا اللہ تعالے نے فرمایا ہے فاعفوا
واصفحوا حتی یاتی اللہ بامرہ یعنے سو تم درگذر کرو اور خیال مین نہ لاو جب تک
بہیجے اللہ اپنا حکم اور اس قسم مین بہی وقت معین سے پہلے ہم نسخ روا نہین
رکہتے دوسرے غیر موقت یعنی مطلق سو اس قسم مین البتہ اس طور پر نسخ کے
قائل ہین کہ علم الہی مین یہہ بات مقرر تہی کہ فلانے وقت تک یہہ حکم نافذ
رہیگا مگر اُس حکم مین وقت کا بیان نہ ہوا تہا سو جب وہ وقت آ پہنچا
خدا نے دوسرے حکم مین جو بظاہر حکم اول کے مخالف معلوم ہوتا ہے اُسکا
بیان ہوگیا پس اس دوسرے حکم مین گو بظاہر ہم قاصر العلم آدمیون کے
نزدیک تبدیل معلوم ہوتی ہے پر حقیقت مین اور خدائے تعالی کی نسبت
حکم اول کی مدت کا بیان ہے نہ تبدیل اُسکی مثال بلا تشبیہ یہہ ہے کہ مثلاً کوئی
امیر کسی شخص کو حکم دے کہ تو یہہ کام کرتا رہ اور ظاہر مین کوئی مدت
مقرر نکرے پر اُس امیر نے اپنے دل مین یہہ بات ٹہرالی ہو کہ بیس سال
ہر اُس سے کام لونگا اور جب بیس دن گذر جاوے اُسکو اُس خدمت

سے معزول کردے پس یہہ ظاہر مین شخص معزول کے نزدیک تبدیل ہے
اور حقیقت مین اور اُس امیر کی نسبت تبدیل نہین ہے یا اسکی مثال اسطرح
پر ہے کہ گرمی کے موسم مین حکام وقت کے حضور سے ملازمان کچہری کو صبح
کے وقت کچہری مین حاضر ہونے کا حکم صادر ہوتا ہے اور حکام کو منظور
یہی ہوتا ہے کہ موسم مذکور تک یہہ دستور رہیگا اگرچہ ظاہر مین تصریح
نہ فرمائی ہو پس جب وہ موسم گذر گیا اور کوئی حکم اُس حکم کے خلاف صادر
ہوا تو حقیقت مین یہہ دوسرا حکم پہلے حکم کی تغیر و تبدیل نہین ہے بلکہ اُس
پہلے حکم کی مدت کا بیان ہے پس اس تقریر کے مطابق اہل اسلام کی اصطلاح
نسخ سے ایسے حکم عملی مطلق کی مدت کی انتہا کا بیان مراد ہے جو وجود و عدم
کا احتمال رکھتا ہو اور ہمارے وہمون مین اُسکا دوام سمجھا جاتا ہو پادری صاحب
نے فرمایا کہ ان معنون سے انجیل کا کون کون سا حکم آپ کے نزدیک
منسوخ ہے مولویصاحب نے فرمایا جیسا طلاق کا ناجایز ہونا اور مثل
اِسکے پادریصاحب بولے کیا آپ کے نزدیک ان معنون سے ساری انجیل
منسوخ نہین ہے مولویصاحب نے فرمایا نہین ان معنون کر ساری انجیل
منسوخ نہین ہے کیونکہ اُسمین مرقس کے ۱۲ باب کے ۲۹ و ۳۰ ورس مین یہہ

حکم یہہ ہے اور تو خداوند کو جو تیرا خدا ہے اپنے سارے دل اور اپنی ساری
جان سے اور اپنی ساری عقل سے اور اپنے سارے زور سے پیار کر
اول حکم یہی ہے اور دوسرا جو اُسکی مانند ہے یہہ ہے کہ تو اپنے پڑوسی
کو اپنے برابر پیار کر اُن سے بڑا اَور کوئی حکم نہین ہے انتہی اور ہم اس حکم کو
منسوخ نہین بتلاتے پادریصاحب بولے کہ انجیل ہرگز منسوخ نہین ہو سکتی
کیونکہ لوقا کے اکیسوین باب کی ۳۳ آیت مین مسیح کا یہہ قول لکھا ہے آسمان
اور زمین ٹل جائینگے لیکن میری باتین نہ ٹلینگی انتہی ڈاکٹر صاحب نے فرمایا
کہ یہہ حکم عام نہین ہے بلکہ صرف اُس پیشین گوئی کی بابت ہے جو خاص
مسیح نے اُس درس کے پہلے ذکر فرمائی ہے اور اُسکے معنی یہہ ہین کہ اگر بالفرض
آسمان و زمین ضایع ہوجاوین پر میری باتین اِس پیشین گوئی کی
بابت ہرگز زایل نہونگی پادریصاحب نے فرمایا نہین عام ہے اِسپر
ڈاکٹر صاحب نے ڈاولی اور رچرڈ مینٹ کی تفسیر کی وہ عبارت جو متی کے
۲۴ باب کے ۳۵ درس کی شرح کے ذیل مین لکھی ہے دکھلائی کیونکہ
درس مذکور لوقا کے ۲۱ باب کے ۳۳ درس کے مطابق ہے اُس عبارت
کا ترجمہ یہہ ہے کہ بشپ پیرس کہتا ہے کہ اُسکی مراد یہہ ہے کہ میری پیشین

گو ئیان یقیناً پوری ہونگی اور دین استاین ہوپ یہہ کہتا ہے کہ اگرچہ
آسمان اور زمین اور سب چیزوں کی نسبت تبدیل کے قابل نہین ہین
تو بھی ایسی استوار نہین ہین جیسی میری باتین گوئیان اِن چیزوں کی
بابت استوار ہین وے سب مٹ جائینگی پر میری باتین اِن پیشین گوئیوں
کی بابت ہرگز نہ بدلینگی اور جو بات کہ اب مین نے بیان کی ہے اُسکا ایک
شوشہ مطلب سے متجاوز نہوگا انتہی پادریصاحب نے کہا کہ اِن مفسروںکا
لکھنا ہمارے دعوی کا مانع نہین ہے کیونکہ یے مفسر لوگ کچھ یہہ نہین
کہتے کہ یے پیشین گوئیان زایل نہونگی اور باقی اور سب زایل ہو جائیگا
ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ یہان اِسبات کا لکھنا درس سے کیا علاقہ رکھتا تھا
جو مفسر اُسکی تشریح کرتا پادریصاحب نے فرمایا نہین یہہ عام ہے ڈاکٹر صاحب نے
ارشاد کیا کہ ہمنے اپنے دعوے کے ثابت کرنے کے لیئے دو گواہ پیش کیئے
اور آپ بے گواہ عموم کا دعوی کیئے جاتے ہین اسکا پادریصاحب نے کچھہ
جواب نہ دیا اور فرمایا کہ پطرس کے پہلے خط کی ۲۳ فصل مین لکھا ہے
کہ تم نہ تخم فانی سے بلکہ غیر فانی سے یعنی خدا کے کلام سے جو ہمیشہ زندہ
اور باقی ہے سر نو پیدا ہوئے انتہی پس اس سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا کا

کلام ہمیشہ زندہ اور باقی رہتا ہے اور منسوخ نہین ہوتا ہو مولویصاحب نے
فرمایا کہ ایسا ہی کچھہ اشعیا کے ۴۰ باب کے ۸ درس مین بہی واقع ہوا ہے
اور آپ نے اسکو بہی میزان الحق مین جناب پطرس کی عبارت کے ساتہہ
نقل کیا ہے اور وہ درس یہہ ہے گہاس پژمردہ ہوتی اور پہول کمہلا
جاتا ہے پر ہمارے خدا کا کلام ابدتک قایم ہے انتہی سو اس قول
مین بہی لفظ ہمارے خدا کا کلام ابدتک قایم ہے واقع ہوا ہے پس
اس سے آپ کے گمان کے موافق یہہ بات لازم آتی ہے کہ توریت کا حکم
کوبہی امر و نہی منسوخ نہو حالانکہ توریت کے سیکڑون حکم عیسائی
مذہب مین منسوخ ہوگئے ہین پادریصاحب نے فرمایا ہان توریت
تو منسوخ ہے پر ہمارا کلام توریت مین نہین ہے مولویصاحب نے
فرمایا کہ ہمارا مقصود یہی ہے کہ پطرس کے کلام سے آپ کا مطلب نہین
نکلتا بلکہ پطرس کی سی بات اشعیا نے بہی کہی ہے اور پہر بہی آپ انمین
نسخ واقع ہونے کے قایل ہین پادریصاحب نے فرمایا کہ ہمنے پطرس کا کلام
تائید کے طور پر ذکر کیا تہا اور ہماری دلیل وہی مسیح کا قول ہے مولویصاحب
نے فرمایا وہ تو اس پیشین گوئی کی بابت ہے جو اس سے بیشتر مذکور ہے

علاوہ اسکے متی کے پانچوین باب کے اٹھارہوین درس مین اسی قول کے
موافق جناب مسیح نے توریت کے حق مین بہی فرمایا ہے اور وہ یہہ ہے
کیونکہ مین تم سے سچ کہتا ہون کہ جب تک آسمان و زمین ٹل نہ جاوینگے
ایک نقطہ یا ایک شوشہ توریت کا ہرگز نہ مٹیگا جب تک سب کچہہ پورا
نہوا تہی اور باوجود اسکے توریت کے احکام منسوخ ہوگئے ہین پادریصاحب
نے فرمایا کہ توریت مین ہمارا کلام نہین ہے ڈاکٹر محمد وزیر خان صاحب
نے فرمایا کہ کسواسطے آپ توریت مین کلام نہین کرتے حالانکہ ہم
انجیل و توریت کو یکسان جانتے ہین اور آپ نے میزان الحق کے
پہلے باب کی دوسری فصل کے عنوان مین یون لکہا ہے کہ انجیل
وعہد عتیق کی کتابین کسی وقت مین منسوخ نہین ہوئی ہین پادریصاحب
بولے ہان وہان تو مین نے لکہا ہے پر اسوقت مولویصاحب سے صرف
انجیل مین میرا کلام ہے ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ حواریون کے عہد مین
توریت کے احکام منسوخ ہونے کے بعد چار چیزین حرام رہی تہین بتون
کی قربانیان اور خون اور گلا گہونٹا جانور اور زنا اور اب زنا کے سوائے
اُن چیزون کی حرمت بہی باقی نہین رہی بس انجیل مین بہی نسخ وقوع

ہوا پادریصاحب بولے اِن چیزون کی حرمت جا ریسے بیچ مختلف
فیہ ہے بعضے عالم تو اِن چیزون کی حرمت کے منسوخ ہوجانے کے قایل
ہین اور بعضے نہین اور ہم تون کی قربانیون کو اب تک حرام جانتے
ہین مولویصاحب نے کہا کہ پولوس مقدس رومیون کے ۱۴ باب کے ۱۴
درس مین یون فرماتے ہین مجھے خداوند یسوع سے معلوم ہوا اور
مین نے یقین جانا کہ کوئی چیز آپ نا پاک نہین لیکن جو اُسکو ناپاک
جانتا اُسکے لئے ناپاک ہے اور ططس کے ۱ باب کے ۱۵ درس مین لکھا ہے
کہ پاک لوگون کے لئے سب کچھ پاک ہے پر ناپاک اور بے ایمانون کے
لئے کچھ پاک نہین اور اِن سب باتون سے اُن چیزون کا حلال ہونا
معلوم ہوتا ہے پادریصاحب نے فرمایا کہ انہین آیتون کے لحاظ سے بعضے
عالمون نے امور مذکورہ کی حلت کا فتویٰ دیا ہے مولویصاحب نے
فرمایا کہ جناب مسیح کا حکم اول متی کے ۱۰ باب کے ۵ و ۶ درس مین
حواریون کی بابت یون ہے اُن بارہون کو یسوع نے فرما کر بھیجا کہ
غیر قومون کی طرف نہ جانا اور سامریون کے کسی شہر مین نہ جانا بلکہ
پہلے اسرائیل کے گھر کی کھوئی ہوئی بھیڑون کے پاس جاؤ اور جب

اُن لوگون کے حق مین مرقس کے ۱۶ باب کے ۱۵ ورس مین یہہ حکم لکہا ہے کہ تمام دنیا
مین جاکر ہر ایک مخلوق کے سامہنے انجیل کی منادی کرو پس دوسرا قول پہلے قول
کا ناسخ ہے پادریصاحب بولے کہ پہلے حکم کو خود مسیح نے موقوف کر دیا ہے مولویصاحب نے
فرمایا کہ اگر چہ خود مسیح نے موقوف کر دیا پر اتنی بات تو ثابت ہوگئی کہ مسیح کے قول مین
نسخ جایز ہے اور آپ کے کلام مین ایک اَور خلجان بہی ہے اگر اجازت ہو تو
عرض کرون پادریصاحب بولے فرمایئے مولویصاحب نے کہا آپ نے لکہا ہے کہ
اِس دعوے کا باطل ہونا کہ گویا قران کے ظاہر ہونے سے انجیل او پرانے عہد کی کتابین
منسوخ ہوگیٔن دو وجہ سے ثابت ہے اول وجہ یہہ کہ نسخ مان لینے سے دو نقص
لازم آتے ہین اولاً یہہ کہ گویا خدا کا ارادہ یون ٹہرا تہا کہ توریت کو دیکر
ایک اچہا اور فایدہ مند کام کرے پر نہ ہو سکا پہر اُسکے بعد اُس سے بہتر زبور
دی جب اُس سے بہی مطلب نہ نکلا تو اُسکو بہی منسوخ کرکے انجیل دی جب اُس
سے بہی فایدہ نہوا آخر کو قران سے مطلب پورا کیا خدا کی پناہ جب کبہی
ایسا خیال دل مین لایا جاوے تو خدا کی حکمت و قدرت باطل ہوگیٔ بلکہ خدا
بادشاہ اور ناسمجہہ اور ناتوان آدمی کی مانند ہوگا کیونکہ ایسا امر صرف
آدمی کی ناقص ذات مین ہوسکتا ہے نہ کہ خدا کی کامل ذات مین ثانیاً اگر وہ

بات نہیں کہہ سکتے تو منسوخ ہونے کے قاعدہ سے یہہ خیال لازم آتا ہے کہ
خدا نے جانا کہ ناقص چیز جو مطلب کو نہ پہنچا دے دیتے اور بیان کرنے
پر کیونکر ہو سکتا ہے کہ کوئی ایسے جہوٹے اور ناکارہ خیال خدا کی قدیم ذات
و کامل صفات کے حق میں کرے انتہی حال آنکہ یہ دونوں نقص نسخ کے
معنی اصطلاحی کی رو سے مسلمانوں پر نہیں بلکہ عیسائیوں اور مقدس پولوس
پر لازم آتے ہیں کیونکہ پولوس نے عبرانیوں کے ۷ باب کے ۱۸ اور ۱۹ میں
یوں لکھا ہے کہ پس اگلا حکم اسلیئے کہ کمزور اور بیفائدہ تہا اٹھ گیا اور عبرانیوں
کے ۸ باب کے ۷ و ۱۳ درس میں یہہ لکھا ہے کیونکہ اگر وہ پہلا عہد بے عیب
ہوتا تو دوسرے کی جگہہ کی تلاش ہوتی اور جب اُسنے نیا کہا تو پہلے کو پرانا
ٹھہرایا اور وہ جو پرانا اور دِنی ہے مٹنے کے نزدیک ہے پس یہاں مقدس پولوس
توریت کے احکام کو ضعیف اور بے منفعت اور منسوخ فرماتے ہیں اور توریت
کو پرانا اور عیب دار اور مٹنے کے نزدیک بتلاتے ہیں پادری صاحب
اسکا جواب ہوتے ہے اور کچھہ جواب ندیا مولوی صاحب نے فرمایا کہ جناب نے
جو نسخ کے محال ہونے کی بابت چند صفحے لکھے ہیں سو وہ نکال ڈالنے
کے لایق ہیں کیونکہ نسخ کے معنوں سے جو اہل اسلام کی اصطلاح میں

ٹھہرے ہین اُنکو کچھہ مناسبت نہین ہے اِسپر پادری فرنچ صاحب سنے
فرمایا کہ ہم سابق مین (یعنی سابق کی گفتگو مین) کہہ چکے ہین کہ توریت کے وہی احکام منسوخ ہوئے ہین
جو مسیح کی ذات تک تھے اور انکا نسخ مناسب تھا کیونکہ مسیح نے انکو پورا
کیا ہر بیشین گوئیان جو مسیح کے حق مین تھین منسوخ نہین ہوئین اور
اسکے بعد انجیل ہاتھہ مین لیکے عبرانیون کے ۱۰ باب کے اول آیت پڑھی یہہ
اور مثل یہہ عبارت پڑھی شریعت جو آنیوالی نعمتون کی پرچھائین
ہے اور اُن چیزون کی حقیقی صورت نہین اُن قربانیون سے جو وے
ہر سال ہمیشہ گذرانتے انکو جو وہان آتے ہین کبھی کامل نہین کر سکتی
نہین تو وے قربانی گذراننے سے باز آتے کیونکہ عبادت کرنیوالے ایکبار
بار پاک ہو کے آگے کو اپنے تئین گنہگار نجانتے پر قربانیان برس برس
گناہون کو یاد دلاتی ہین کیونکہ ہو نہین سکتا کہ بیلون اور بکرون
کا لہو گناہون کو مٹا دے اِسلئے وہ دنیا مین آتے ہوئے کہتا ہے
کہ قربانی اور نذر کو تو نے نچاہا پر میرے لئے ایک بدن طیار کیا ہو
قربانی اور اُن قربانیون سے جو گناہ کے لئے ہی تو راضی نہوا
پس اس قول کے موافق توریت رمز آور کتاب ہین مسیح کی طرف اشارہ

تخمین اور مسیح کے آنے کے بعد سے سب یہ پیچ پیش اور صداقت یون
ستھرے یعنی نہ تھا اور انجیل مین کسی شخص کی طرف اشارہ نہین ہے جسکے
آنے سے انجیل منسوخ ہو جاوے ڈاکٹر محمد وزیر خان صاحب نے فرمایا
کہ لوگ کہتے ہین لیکن مسیح کے آنے سے توریت کے احکام پورے ہوگئے
تو جو حکم کہ مسیح سے پہلے موقوف ہوگئے ہین انکو لابد منسوخ کہنا پڑیگا
پادری فرنچ صاحب بولے وہ کون حکم ہے ڈاکٹر صاحب نے فرمایا
ذبح کا حکم جو توراۃ کے ۱۲ باب مین لکھا تھا استثنا کے ۱۲ باب کے
۱۵ اور ۲۰ اور ۲۲ درس کی رو سے منسوخ ہوگیا اور پادری صاحبان
درسون کے شرح کے ذیل مین پہلی جلد مطبوعہ سنہ ۱۸۲۲ء کے صفحہ ۴۱۹
مین اس حکم کی منسوخیت کا مقر ہے اسکے بعد پادری صاحب کی عبارت
جسکی حسین صاف لکھا ہے کہ مصر کو جانے کے چالیسوین برس
فلسطین مین داخل ہونے سے پہلے وہ حکم منسوخ ہوگیا پادری فرنچ صاحب
منکر جب ہو رہے ڈاکٹر محمد وزیر خان صاحب نے فرمایا کہ اب
تک نسخ کے امکان مین گفتگو تھی اور ہماری غرض بالفعل صرف
اتنی ہی ہے کہ کلام الہی کا منسوخ ہونا محال نہین ہے جیسا سب

صاحبان پادری علی الخصوص آپ میزان الحق مین نسخ کے محال ہونے کا دعوے کرتے ہین پس جس صورت مین نسخ کا امکان ثابت ہوگیا تو اُسکا انجیل مین بالفعل واقع ہونا حضرت خیر البشرؐ کی رسالت کے ثابت ہونے کے بعد خودبخود واضح و آشکار ہوجائیگا الغرض نسخ کے امکان اور اُسکے بالفعل واقع ہونے مین بڑا فرق ہے پادری فنڈر صاحب نے فرمایا کہ ہم بھی نسخ کے امکان اور اُسکے بالفعل واقع ہونے مین فرق جانتے ہین اور نسخ مین بابت تمام ہوچکی اب تحریف مین شروع کیجیے وسبر تحریف مین کلام شروع ہوا تیسری قسم تحریف کے ذکر مین مولویصاحب نے فرمایا کہ پہلے ہماری یہہ عرض ہے کہ آپ ارشاد فرمایئے کہ آپ کے نزدیک کس امر سے تحریف ثابت ہوتی ہے تاکہ اُسی کے مطابق اثبات کیا جاوے پیر پادری صاحب نے اُسکا کچھہ صاف جواب نہ دیا اُسکے بعد مولویصاحب نے ارشاد کیا کہ مجموعہ بیبل کے کلام الہی ہونے کی بنت آپ کا کیا اعتقاد ہے آیا آپ کے نزدیک پیدایش کے پہلے باب سے لیکر مکاشفات کے آخری باب تک ہر لفظ اور ہر فقرہ خدا کا کلام ہے یا نہین پادریصاحب نے فرمایا کہ ہم ہر لفظ کی بابت کچھہ نہین کہتے کیونکہ ہم لوگ سہو کاتب کے قائل ہین مولویصاحب نے فرمایا کہ مین اُس لفظ کے سوا جسمین سہو

کاتب ہوا ہے باقی لفظون اور فقرون کی نسبت پوچھتا ہون پادریصاحب
نے جواب دیا کہ ہم لفظون کے باب مین کچھہ نہین کہتے ہین مولویصاحب نے
فرمایا کہ یوسی بیس مورخ اپنی تاریخ کی چوتھی کتاب کے ۱۸ باب مین یون
لکہتا ہے کہ جسٹن شہید نے طریفون کے مقابلہ مین چند پیشین گوئیان ذکر
کرکے دعوی کیا ہے کہ یہودیون نے انہین مقدس کتابون سے نکال
ڈالا اور واٹسن کی تیسری جلد کے صفحہ ۳۲ مین یہہ بات لکھی ہے کہ البتہ
اِس باب مین مجھکو کچھہ شک نہین ہے کہ جسٹن نے طریفون کے ساتھہ
مباحثہ کرنے کے وقت جن عبارتون کے نکال ڈالنے کا الزام یہودیون
کو لگایا تہا وہ اب عبری اور سپٹواجنٹ کے نسخون مین نہین پائی جاتی
ہین مگر حقیقت مین جسٹن اور ارینیوس کے وقت دونون مین موجود اور
کتاب مقدس کی جزو تھین خصوصاً وہ عبارت جسکی نسبت جسٹن یہہ کہتا
کہ وہ یرمیاہ کی کتاب مین تہی سلبرجیس جسٹن کے حاشیہ مین اور ڈاکٹر
گریب ارنیوس کے حاشیہ مین یہہ لکھتے ہین کہ معلوم ہوتا ہے کہ پطرس
کو اپنے پہلے خط کے چوتھے باب کے چھٹے ورس کے لکھنے کے وقت اِسی پیشین
گوئی کا خیال تہا اور ہارن چوتھی جلد کے صفحہ ۶۲ مین اِسطور پر لکہتا ہے

کہ جسٹن اپنی کتاب مین بمقابلہ طریفون یہودی کے دعوے کرتا ہے کہ عزرا نے
لوگون سے کہا تہا کہ یہہ عید فسح کا کہانا ہمارے خداوند نجات دہندہ
اور پناہ کا کہانا ہے تو سمجہو کہ اگر تم خداوند کو اِس نشان یعنی کہانے
سے اچہا سمجہوگے اور اسپر ایمان لاؤگے تو یہہ زمین کبہی ویران
نہوگی اور اگر تم اسپر ایمان نہ لاؤگے اور آپکا وعظ نہ سنوگے تو تم غیر
قومون کی ہنسائی کا سبب ہوگے اور عدل مکنیکر لکہتا ہے کہ یہہ فقرہ غالباً
عزرا کے ۶ باب کے ورس ۲۱ و ۲۲ کے مابین ہوگا اور ڈاکٹر اے کلارک
جسٹن کی تصدیق کرتا ہے پس اِن عبارتون کے مطابق جسٹن شہید نے
کئی ایک پیشین گوئیون کا ذکر کرکے یہہ دعوی کیا ہے کہ اُنکو یہودیون
نے تحریف کرکے کتب مقدسہ سے نکال ڈالا ہے اور ارینیوس نے بہی
یرمیاہ کی اُس پیشین گوئی کا ذکر کرکے اُس دعوی کی تائید کی ہے اور
گریب نے ارینیوس کی کتاب کے حاشیہ مین اور سلبرجیس نے جسٹن
کی کتاب کے حاشیہ مین اُسکی تصدیق کی اور دائی تیکر اور ڈاکٹر اے کلارک
بہی اسکے حامی ہوئے اور ظن غالب ہے کہ دوسرے پیشین گوئیان جسٹن
اور ارینیوس کے عہد مین نسخہ عبری اور سپٹواجنٹ مین موجود تہین

پس اِس صورت مین دو باتین لازم آتی ہین یا تو جناب جسٹن اِس
دعوی مین سچے تہے یا جہوٹے اگر سچے تہے تو ہماری بات ٹہیک ہوئی
اور یہودیون کا تحریف کرنا ثابت ہوگیا اور اگر جہوٹے تہے تو بڑے
افسوس کی بات ہے کہ عیسائیون کے ایسے بڑے پیشوا اِسقدر دروغگو
تہے کہ انہون نے اپنی طرف سے کئی ایک جہتین گوئیان گڑھکر انکو کلام
الہامی کا جزو ٹہہرایا پادریصاحب نے فرمایا کہ جسٹن ایک آدمی تہا
اُس سے سہو ہوگیا مولویصاحب نے فرمایا کہ ہنری اور اسکاٹ کی تفسیر کے
جمع کرنیوالون نے پہلی جلد مین بصراحت یہہ بات لکہی ہے کہ اگستاین بزرگون
کی عبرانی تاریخون کی بابت یہودیون کو تحریف کا الزام لگاتا اور کہتا تہا کہ
انہون نے عبری نسخہ مین تحریف کر ڈالی ہے اور جمہور قدما کی بہی یہی رائے
تہی اور وے سب بالاتفاق کہتے تہے کہ یہہ تحریف سنہ ۱۳۰ عیسوی مین واقع
ہوئی پادریصاحب نے فرمایا کہ ہنری اور اسکاٹ کے لکہنے سے کیا ہوتا ہے
کہ وے دو مفسر ہین انکے سوا سیکڑون اَور بہی مفسرین مولویصاحب
نے فرمایا کہ فقط انہین دو مفسرون کی رائے نہین ہے بلکہ وے تو جمہور قدما
کی رائے ظاہر کرتے ہین اِسپر فرمانے لگے کہ مسیح نے پُرانے عہد کی کتابون

کی بابت گواہی دیتی ہے اور مسیح کی گواہی اور سب کی گواہی سے بڑھکر ہے اور
مسیح کی گواہی یہہ ہے جیسا یوحنا کے ۵ باب کے ۴۶ درس مین لکھا ہے
کیونکہ اگر تم موسی پر ایمان لاتے تو مجھپر بہی ایمان لاتے اسلیئے کہ اُسنے میرے
حق مین لکھا ہے اور پہر لوقا کے ۲۴ باب کے ۲۷ درس مین یہہ لکھا ہے
موسی اور سب نبیون کی وہ باتین جو سب کتابون مین اُسکے حق مین
ہین شروع سے اُنکے لیئے بیان کین اور پھر لوقا کے ۱۶ باب کی ۳۱ درس مین مسیح نے
کہا کہ جب وے موسی اور نبیون کی نہ سنینگے تو اگر مُردون مین سے کوئی
اُٹھے اُسکی نہ مانینگے ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ جو کتاب
متنازعہ فیہ ہے اور ہم جسکی تحریف کا دعوے کرتے ہین آپ اُسی سے حجت کے
واسطے دلیل لاتے ہین جب تک اُسکا تصفیہ نہو لے اُس کتاب سے استدلال
کرنا بیجا ہے قطع نظر اسکے اِس گواہی سے صرف اپنی بات ثابت ہوتی ہے
کہ یے کتابین اُسوقت موجود تہین کچھہ اِسسے اُنکے لفظ لفظ کا تواتر
ثابت نہین ہوتا اور ریلی جسکی کتاب کو تمنے بہی حل الاشکال مین [illegible]
کی کتابون مین شمار کیا ہے اِس بات کا اقرار کرتا ہے کہ مسیح کی
شہادت سے صرف اتنا ہی ثابت ہوتا ہے کہ یے کتابین اُس زمانہ مین

موجود تہین نہ یہہ کہ اُن کتابوں کے ہر ہر جملہ اور ہر ہر لفظ کی تصدیق
اُس سے سمجھی جاوے۔ پادری صاحب بولے کہ ہم بیلی کو اِس مقام پر
نہین مانتے ڈاکٹر صاحب نے فرمایا بڑا تعجب ہے کہ آپ اُسکی کتاب کو
معتبر کتابون مین گنتے ہین اور پہر بہی اُسکو نہین مانتے پادری صاحب نے
فرمایا کہ ہم اِس جگہہ بیلی کو نہین مانتے مولوی صاحب نے فرمایا کہ اگر
تم اِس مقام پر بیلی کو نہین مانتے ہو تو ہم تمہاری بات یہان تسلیم
نہین کرتے اور ہمارا قول یہان وہی بیلی کا قول ہے ڈاکٹر صاحب نے
فرمایا کہ دیکہیئے یعقوب اپنے خط کے پانچوین باب مین یون لکہتا ہے کہ تمنے
ایوب کے صبر کو سنا ہے اور خداوند کے مطلب کو جانتے ہو تب بہی کسینے
اُس کتاب کے الہامی اور صادق ہونے کو نہین مانا ہے بلکہ سارے
اگلے پچہلے علماء اہل کتاب تو اِسی امر پر نزاع رکہتے ہین کہ ایوب محض
اسم فرضی تہا یا کوئی شخص اگلے زمانہ مین ہوا ہی ہے رب مانی ڈینرجو
یہودیون کے بڑے عالمون مین سے ہے اور لیکلرک اور میکالس اور
سملر اور شٹپ اسٹاک وغیرہ عیسائیون کے عالم اِسبات کے قائل ہین
کہ ایوب صرف فرضی نام ہے اور اُسکی کتاب محض ایک افسانہ ہے

پادریصاحب بولے ہمارے نزدیک ایوب ایک شخص ہے اور اگر مسیح
کی شہادت مین اسکی کتاب بہی داخل ہے تو الہامی ہوگی ڈاکٹر صاحب
نے فرمایا کہ پولوس تمتہی کے دوسرے خط مین یاناس اور یمبراس
کا موسی علیہ السلام سے مخالفت کرکے اُنکے ساتھہ مقابلہ کرنے کا حال لکہا ہے
معلوم نہین کہ اُسنے یہہ بات کونسی جعلی اور غیر الہامی کتاب سے
لکہی ہے پس صرف کسی کتاب سے کچہہ نقل کردینا منقول عنہ کے الہامی
ہونے کی دلیل نہین ہوسکتا پادریصاحب بولے کہ جعلی کتاب مین ہمارا
کلام نہین ہے اور ہمنے پُرانے عہد کی کتابون کی تصدیق کے لئے مسیح
کا قول بیان کیا سو جب تک انجیل محرف نہ ٹہرے مسیح کی گواہی
اِس امر کے واسطے کافی ہے مولویصاحب نے فرمایا کہ ہمارا کلام ساری
بیبل پر ہے اور یہہ بات آپ کے انصاف سے بعید ہے کہ آپ اُسکے
ایک جزو سے مسلمانون کے واسطے دلیل لاتے ہین اول تو مسیح کی
گواہی سے آپ کا مطلب نہین نکلتا دوسرے اُس سے استدلال
کرنا لغو دبیجا ہے پس جب تک کہ اِس مجموعہ مین تحریف کا نہونا اَور
دلیلون سے ثابت نہوئے ہم اُسکی بات سند نہ مانینگے پادریصاحب

نے فرمایا کہ ہمنے پرانے عہد کی کتابوں کی بابت مسیح کی گواہی بیان
کردی تمکو چاہیئے کہ انجیل کی تحریف ثابت کرو ڈاکٹر صاحب نے
فرمایا کہ اگرچہ آپ کا یہہ قول بیجا ہے پر جو آپ انجیل کی تحریف
کے مشتاق ہین تو ملاحظہ کیجیے اور انجیل اُٹھا کر متی کے پہلے باب
کا ۱۷ ورس مینس کیا وہ واسن یہہ ہے بس سب پشتین ابراہام
سے داؤد تک چودہ پشتین ہین اور داؤد سے اُسوقت تک
کہ بابل کو اٹھہ گئے چودہ پشت ہین اور بابل کو اٹھہ جانے سے
مسیح تک چودہ پشت ہین اور فرمایا کہ اب بیان کیجیے کہ دوسرے
طبقہ مین کونسے نام پر چودہ پشتین ہوتی ہین پادری صاحب بولے
کہ ہمکو اس سے کچھہ کام نہین ہے پر آپ یہہ بتلائیے کہ سارے نسخون
مین ایساہی پایا جاتا ہے یا نہین ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ اب کے
نسخون مین تو موجود ہے اور خدا جانے اگلے نسخون مین تہا یا نہین
پر اسکے غلط ہونے مین کچھہ شک نہین ہے پادری صاحب نے فرمایا
غلط ہونا اور بات ہے اور تحریف اور بات ڈاکٹر صاحب نے فرمایا
کہ اگر انجیل الہامی ہے اور الہام مین غلطی ممکن نہین تو اس صورت

بیشک پیچھے سے تحریف ہوئی ہے اور جو الہامی نہین ہے تو ایک اور مطلب جھلی ہوا پادری صاحب نے فرمایا کہ تحریف اُسوقت ثابت ہوگی جبکہ تم کوئی ایسی عبارت بتلاؤ جو اگلے نسخون مین نہوا اور اب پائی جاتی ہو ڈاکٹر صاحب نے یوحنا کے پہلے خط کے پانچوین باب کا ۷ و ۸ درس پیش کیا پادری صاحب نے فرمایا کہ یہان اور دو ایک جگہہ اور تحریف ہوئی ہے یہہ بات سنتے ہی جناب اسمتھ صاحب بہادر صدر دیوانی کے حاکم ہے جو پادری فرنچ صاحب کے برابر بیٹھے ہوئے تھے انگریزی زبان مین پوچھا کہ یہہ کیا بات ہے پادری فرنچ صاحب نے جواب دیا کہ یہ لوگ ہارن اور اور مفسرون کی کتاب سے چھہ سات مقام جنمین تحریف کا اقرار ہوا ہے نکال کے سند لائے ہین اسکے بعد پادری فرنچ صاحب نے ڈاکٹر صاحب کی طرف متوجہہ ہوکر زبان اُردو مین یون فرمایا کہ صاحب (یعنی پادری فنڈر صاحب) بھی اسبات کو مانتے ہین کہ سات اٹھہ جگہہ تبدیل و تحریف ہوئی ہے اسپر جناب مولوی قمر الاسلام صاحب جامع مسجد کے امام نے منشی غلام علی مطلع الاخبار کے مہتمم سے فرمایا کہ تم لکھ لو کہ پادری صاحب نے اٹھہ جگہہ تحریف و تبدیل کا اقرار کیا پادری فنڈر صاحب سنکر بولے اچھا لکھہ لو اور فرمانے لگے کہ اگرچہ اسقدر تحریف ہوگئی

لیکن کتب مقدسہ مین اِس سے کچھہ نقصان نہین ہوا کاتبون کے سہو سے عبارت
البتہ مختلف ہوگئی ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ وہ عبارت کا اختلاف بعضون کے نزدیک
ڈیڑہ لاکھہ اور بعضون کے نزدیک تیس ہزار مقام پر تہا آپ کس بات
کو ٹہیک مانتے ہین پادری فرنچ صاحب نے فرمایا کہ ٹہیک بات یہہ ہے
کہ وہ اختلاف چالیس ہزار جگہہ ہے اِسمین پادری فنڈر صاحب پہر بول
اُٹہے کہ اِس سے کچھہ نقصان نہین ہوتا ہے دو ایک آدمی محمدی اور دو
ایک صاحب لوگ اِس بات مین انصاف کرین اور جناب مفتی حافظ ریاض الدین
صاحب کی طرف متوجہہ ہوکر کئی بار فرمایا کہ مفتی صاحب آپ انصاف کیجیے
اِسپر مفتی صاحب نے فرمایا کہ جب کسی وثیقہ مین ایک جگہہ جعل ثابت
ہوجاوے تو باقی وثیقہ اعتماد کے قابل نہین رہتا اور جس صورت
مین کہ خود آپ ہی کے اقرار سے سات آٹھہ جگہہ جعل و تحریف ہوگئی ہے
تو اُنپر کیونکر اعتماد ہوسکتا ہے اور اِس بات کو حکام جو یہان تشریف
رکھتے ہین خوب جانتے ہین اور اسمتھہ صاحب بہادر کی طرف اشارہ
کرکے فرمایا کہ اِن سے پوچھیے لیکن صاحب ممدوح اِس باب مین کچھہ
نہ بولے پہر مفتی صاحب نے فرمایا کہ جب عبارت کا اختلاف آپ کے

نزدیک مسلم ہے تو فرمایئے کہ جہان کہیں دو مختلف عبارتیں پائی جاوین
تو آپ ان دونوں میں سے جزاً ایک کو خدا کا کلام ٹھہرا سکتے ہیں یا نہین
پادریصاحب نے فرمایا نہین مفتی صاحب نے ارشاد کیا کہ اہل اسلام کا
یہی دعوی ہے کہ یہہ بیبل کا مجموعہ جو موجود و مستعمل ہے سب کا سب
جزاً خدا کا کلام نہین ہے اسپر پادری صاحب نے فرمایا کہ وقت
موعود سے آدھا گھنٹہ زیادہ گذر گیا اب کل یہہ گفتگو کیجاویگی مولویصاحب
نے فرمایا کہ آپ نے آٹھہ جگہہ تحریف کا اقرار کیا اور ہم انشاء اللہ تعالے
پچاس یا ساٹھہ جگہہ عیسائی عالمون کے اقرار سے تحریف ثابت کر سکتے
ہین اگر مباحثہ آپ کو منظور ہو تو ایسا کیجئے کہ ہمکو تین باتین سمجھا دیجئے
اول تو ہم کتب مقدسہ میں سے کئی کتابوں کی سند متصل پوچھینگے اسکو
ثابت کر دیجئے دوسرے وہ پچاس ساٹھہ مقام جنمین عیسائی عالمان
کے اقرار سے تحریف ثابت ہوئی ہے یا انکو مان لیجئے یا توجیہ کیجئے اور
ہم یہہ بات نہین کہتے کہ آپ خواہ مخواہ ہارن کے قول کو مانئے اور
نہ یہہ کہتے ہین کہ آپ ہارن سے کچھہ کم ہین مراد لاگ سننا اور یہہ اصول ان
اختیار کرنا یعنی یا ماننا یا توجیہ کرنا آپ کو ضرور ہے تیسرے یہہ کہ جب تک

آپ کو ان بحاث سا تہہ مقاموں کی محذوفیت کی تسلیم یا توجیہ سے فرصت
نہوئے تب تک اس مجموعہ کی باتوں سے ہمارے یہ و دیگر دلیل نہ لائیگا
پادریصاحب نے فرمایا کہ ہم اس شرط سے منظور کرتے ہین کہ اول آپ سے
یہہ پوچھینگے کہ جو انجیل تمہارے پیغمبر کے وقت مین تہی کونسی انجیل ہے موید صاحب
نے فرمایا منظور ہے ہم کل بتلاوینگے ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ اگر کہیے تو اسی
وقت کچہہ عرض کیا جاوے پادریصاحب بولے اب تو دیر ہو گئی کل
سنینگے اسکے بعد فریقین اٹہکر رخصت ہوئے دوسرے دن جو گل کا روز
رجب سنہ ۱۲۷۰ ہجری کی بارہوین تاریخ اور اپریل سنہ ۱۸۵۴ء کی گیارہوین تاریخ
تہی صبح کے وقت اُسی مقام پر مباحثہ کا دوسرا جلسہ منعقد ہوا اور اس جلسہ
مین کیا خواص اور کیا عوام پہلے جلسے سے زیادہ آدمی اکٹہے ہوئے تہے
اور جناب اسمتہہ صاحب بہادر حاکم صدر دیوانی اور جناب ریڈ صاحب
بہادر حاکم صدر بورڈ اور جناب ولیم صاحب بہادر مجسٹریٹ علاقہ فوج
اور جناب کرشن ولیم گلین صاحب اور جناب پادری ہربٹ صاحب اور
صاحبان عالیشان انگلش اور جناب حافظ مفتی ریاض الدین صاحب اور
جناب مولوی محمد اسد اللہ صاحب قاضی القضاۃ اور جناب مولوی فیض احمد صاحب

سررشتہ دار صدر بورڈ اور جناب مولوی حضور احمد صاحب اور جناب مولوی امیر اللہ صاحب مختار راجہ بنارس اور جناب مولوی قمر الاسلام صاحب امام جامع مسجد اور جناب مولوی امجد علی صاحب وکیل سرکار کمپنی اور جناب مولوی سراج الحق صاحب اور جناب منشی خادم علی صاحب مہتمم مطلع الاخبار وغیرہ رؤسا شہر اس جلسہ مین تھے انکے سوائے اور مسلمان اور عیسائی اور ہندو ہزار آدمی کے قریب موجود تھے اور اس جلسہ مین دینی کتابین پہلے جلسہ سے زیادہ فریقین کے آگے دہری ہوئی تھین ساڑھے چھ بجے کے بعد پادری فنڈر صاحب نے کھڑے ہوکر اور میزان الحق ہاتھہ مین لیکر پہلے باب کی پہلی فصل کی وہ عبارت جسمین قرآن شریف کی کئی ایک آیتین مندرج ہین پڑھنی شروع کی اور اس جہت سے کہ آیتون کو غلط پڑھتے تھے قاضی القضاۃ صاحب نے فرمایا کہ آپ ترجمہ ہی پر اکتفا کیجے کیونکہ لفظ کے بدلنے سے معنی بدل جاتے ہین پادری صاحب بولے کہ ہماری زبان کا قصور ہے معاف رکھئے وہ عبارت یہہ ہے وقل آمنت بما انزل اللہ من کتاب وامرت لاعدل بینکم اللہ ربنا وربکم لنا اعمالنا ولکم اعمالکم لا حجۃ بیننا وبینکم

یعنی ای محمدؐ کہہ میں آن کتابوں پر ایمان لایا جو آتاریں اللہ نے اور مجھکو
حکم ہے کہ انصاف کروں تمہارے بیچ اللہ رب ہے ہمارا اور تمھارا ہمارے
لئے ہمارے کام اور تمہارے لئے تمہارے کام کچھ جھگڑا نہیں ہم میں
اور تم میں اور سورہ عنکبوت میں مرقوم ہے کہ ولا تجادلوا اھل الکتاب
الا بالتی ھی احسن الا الذین ظلموا منھم وقولوا آمنا بالذی انزل
الینا وانزل الیکم والھنا والھکم واحد ونحن لہ مسلمون یعنی اے محمدیو
تم اہل کتاب سے جھگڑا مت کرو مگر اسطرح پر جو بہتر ہو اُنکے سوائے
جو تم پر ظلم کرتے ہیں اور یوں کہو کہ ہم مانتے ہیں جو اُترا ہمکو اور اُترا
تمکو ہمارا خدا اور تمہارا ایک ہے اور ہم اُسی کے حکم پر ہیں اور سورۂ
مایدہ میں لکھا ہے کہ الیوم احل لکم الطیبات وطعام الذین اوتوا
الکتاب حل لکم وطعامکم حل لھم یعنی آج سے تم پر پاکیزہ چیزیں
حلال ہوئیں اور کتاب والوں کا کھانا تم پر حلال ہوا اور تمہارا کھانا
اُنکو حلال ہوا جانا چاہئے کہ ہر ایک محمدی پر ظاہر ہے کہ وے فرقے
جنکو کتاب ملی اور وے لوگ جو اہل کتاب کہلاتے سو مسیحی اور یہودی
ہیں چنانچہ سورۂ بقر میں یہود و نصاریٰ کی بابت کہا گیا ہے وھم یتلون الکتاب

یعنی یہود و نصاری نے کتاب بگاڑ ہی ہے اور یہہ بات بہی قران سے معلوم
اور ثابت ہے کہ جو کتابین یہودیون اور مسیحیون کولین توریت وانجیل نہ
کیونکہ سورہ آل عمران مین مذکور ہے کہ وانزل التوراۃ والانجیل من قبل
ھدی للناس یعنی خدا نے توریت وانجیل آگے سے اُتاری تہین کہ لوگون
کی ہادی رہین انتہی اِسکے بعد فرمایا کہ اِن آیتون مین کتاب اور
اہل کتاب کا ذکر ہے اور اہل کتاب سے یہودی اور نصاری مراد
ہین بس معلوم ہوتا ہے کہ محمد صلعم کے زمانہ مین توریت وانجیل
موجود تہین اور محمدیون نے انکو ان کے دین کا ہادی جانا ہے
اور محمد صلعم کے زمانہ تک انمین تحریف نہوئی تہی مولویصاحب نے فرمایا
کہ اِن آیتون سے صرف اِتنی بات ثابت ہوتی ہے کہ سابق مین خدا
کا کلام نازل ہوا اور اُسپر ایمان لانا چاہیئے اور توریت اور انجیل
بہی سابق مین نازل ہوئین اور محمد صلعم کے عہد مین موجود تہین
اگرچہ محرف تہا ہون اور ہرگز اِن آیتون سے یہہ بات نہین ثابت
ہوتی کہ اُن کتابون مین محمد صلعم کے زمانہ تک تحریف نہین ہوئی تہی
بلکہ جابجا تحریف کرنے پر اہل کتاب کو مذمت کی گئی ہے سو قرآن شریف

کی آیتون کے مطابق جیسا ہم اسبابت پر ایمان لاتے ہین کہ سابق بین
خدا کا کلام نازل ہوا ویسا ہی اسبات پہ ایمان رکھتے ہین کہ اُسمین تحریف
ہوگئی اسی لئے حدیث شریف مین آیا ہے کہ لا تصدقوا اهل الکتاب
و لا تکذبوهم یعنی نہ کتاب والون کو سچا جانو اور نہ انکو
جھٹلاؤ پادریصاحب نے فرمایا کہ اسوقت حدیث کا ذکر نہ لائیے بلکہ صرف
قران کی آیتون کا ذکر کیجئے مولویصاحب نے فرمایا کہ قرآن کی آیتون
سے ہی یہی دو باتین ثابت ہوتی ہین جیسا آپ نے بہی میزان الحق
مین اسکا اقرار کیا ہے پادریصاحب بولے کہ سورہ بینہ کی آیتون
کے موافق یہہ معلوم ہوتا ہے کہ محمدم کے زمانہ سے پیشتر تحریف
نہین ہوئی تہی اُسکے بعد میزان الحق کے پہلے باب کی تیسری
فصل کی یہہ عبارت پڑہی چنانچہ سورہ بینہ مین لکہا ہے کہ لم یکن
الذین کفروا من اهل الکتاب والمشرکین منفکین حتی تاتیهم البینة
رسول من الله یتلو صحفا مطهرة فیها کتب قیمة وما تفرق الذین
اوتوا الکتاب الا من بعد ما جاءتهم البینة یعنی اہل کتاب اور
مشرکون نے حق سے منہ نہ پہیرا جبتک کہ روشن دلیل یعنی قران اور پیغمبر محمد

خدا کی طرف سے آئی باتیں نہ آئے گر دست مقدس کتابوں کو جن میں منبوطی حکم آئے ہیں اُنسے بیان کریں اور اُن لوگوں نے جنکو کتاب ملی تھی جدائی نکی مگر اسکے بعد کہ اُنہیں روشن دلیل پہنچی اسکے بعد فرمایا کہ ان آیتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودیوں اور عیسائیوں نے اپنی کتابوں میں محمد م کے ظاہر ہونے اور تعلیم شروع کرنے کے بعد تحریف کی ہے نہ اُس سے پہلے اسکے بعد فرمایا کہ کتاب استفسار کے مصنف نے بھی جسکو تم سب لوگ جانتے ہو کہ مولوی آل حسن صاحب ہے ۱۴۴ صفحہ میں آیت مذکورہ کو اسطرح بیان کیا ہے کہ نبی سابق الانتظار کے اعتقاد رکھنے سے جدا یا اسکے اعتقاد رکھنے میں مختلف و متفرق نہیں ہوئے مگر جبکہ یہہ نبی آیا ان معنوں کی راہ سے البتہ یہہ کہا جا سکتا ہے کہ نبی آخر الزمان یکے آنیکے بارے میں اسکے ظہور کے زمانے تک کچھ تحریف و تبدیل واقع ہوئے ہوں لیکن صاحب نے فرمایا کہ ان آیتوں کا ترجمہ جمہور مفسرین کے مذہب مختار کے موافق اِس طرح پر ہے اور اِسی کو جناب شاہ عبد القادر صاحب نے اپنے ترجمہ میں اختیار کیا ہے یعنی نہ تھے وہ لوگ جو منکر ہوئے کتاب والے (یعنی یہودی اور مسیحی) اور مشرک والے (یعنی بت پرست) باز

آنے والے (یعني اپنے دین اور بری رسمون اور برے عقیدون سے مثل عدم اعتقاد نبوت جناب مسیح کے جیسا یہود کو تھا اور اعتقاد تثلیث کے جیسا عیسائیون کو تھا اور مانند انکے) جب تک نہ پہنچی انکو کھلي بات ۲ ایک رسول اللہ کا پڑہتا ورق پاک ۳ اسمین لکھین کتابین یعني صورتمین مضبوط ۴ اور نہین پھوٹے وے جنکو ملي کتاب (یعني اپنے دین اور رسمون اور عقیدون سے اسطور پر کہ بعضون نے انکو چھوڑکر اسلام قبول کیا اور بعضے تعصب سے اُسي پر قایم رہے) مگر جب کہ آ چکي اُنکو کھلي بات (یعني رسول اللہ اور قرآن) اور جناب شاہ عبد القادر صاحب پہلي آیت کے ترجمہ کے آخر مین حاشیہ کے طور پر ایسا لکھتے ہین کہ حضرت سے پہلے سب دین والے بگڑ گئے تھے ہر ایک اپني غلطي پر مغرور اب چاہیے کہ کسی حکیم یا کسے ولي یا کسي بادشاہ عادل کے سمجہانے سے راہ پر آوین سو ممکن نہ تھا جب تک ایسا رسول نہ آوے عظیم القدر ساتھہ کتاب اللہ کے اور مدد قوي کے کہ کئي برس مین ملک ملک ایمان سے بہر گئے انتہی پس ان آیتون کا حاصل صرف اتنا ہي ہے کہ کتاب والے مشرک

لوگ اپني بري رسمون سے باز نه آتے جب تک که ایکے پاس ایک
عظیم القدر رسول نه آیا اور اسکے آنے کے بعد کتاب والون مین سے
جو شخص مخالف ہوا اسکي مخالفت محض تعصب بیجا اور دشمني کے
مارے تھي اِس صورت مین اِن آیتون سے آپ کا استدلال ٹھیک
نہین ہے اور صاحب استفسار کا جواب تنزلي ہے جیسا اُسکي یہ

عبارت کہ اِس استدلال سے درصورتیکہ صحیح و درست کیا جایے اِتنا تو
ثابت ہوتا ہے الخ اِسي بات پر دلالت کرتي ہے اور صاحب استفسار
کي یہي غرض ہے کہ اول تو یہہ استدلال صحیح نہین ہے اور اگر بالفرض
اُسکي صحت مان لیجاوے تو اُس سے اِتنا ہي سمجھا جاتا ہے کہ محمدؐ
کي لیاقت میں تحریف نہین ہوئے نہ یہہ کہ سارے مجموعہ بیبل مین
کسي جگھہ تحریف نہین کي گئي ہے اور صاحب استفسار نے اپني مبارک
کتاب مین تحریف کي دہوم مچار کہي ہے یا دریصاحب نے کہا آپ یہہ
بتلائیے کہ جس انجیل کا ذکر قرآن مین آیا ہے وہ کونسي انجیل تھي
مولویصاحب نے فرمایا کہ کسي قوي یا ضعیف روایت سے اُسکي تعیین
معلوم نہین ہوتي جو عرض کیا جاوے کہ وہ متي کي انجیل تھي یا یوحنا

کي یا اَور کسي کي اور نہ ہم لوگ کبھي اُسکے پڑھنے پر مامور ہوئے کہ اُسکا
حال ہمکو معلوم ہوتا پادري صاحب نے صاحبان عالیشان کي طرف
اشارہ کرکے فرمایا کہ دیکھیے سب اہل کتاب بیٹھے ہین اِنسے پوچھ
لیجیے مگر انجیل کونسي ہے ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ قران سے صرف اِتنا
معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسی پر انجیل نازل ہوئي اور یہہ نہین
معلوم ہوتا کہ وہ کونسي انجیل تھي اور اُس زمانہ مین بہت سي
کتابین انجیل کے نام سے عیسائیون مین مشہور ہورہي تھین جیسے
برنباہ اور برتولما وغیرہ کي انجیل پس خدا جانے اُنمین سے کونسي مراد ہے
اور اُس زمانہ مین ایک فرقہ مني کیز بھي موجود تھا جو اِس مشہور انجیل
کے کل مجموعہ کو نہ مانتا تھا اور اُسي عہد مین عرب مین بھي ایک
فرقہ تھا جو یہہ کہتا تھا کہ تین خدا ہین باپ اور بیٹا اور مریم شاید
اُنکے نسخے مین یہہ بھي لکھا ہو کیونکہ قران نے اُنکو جھٹلایا ہے پس یہہ
بات کہین سے ثابت نہین ہوئي کہ اُس انجیل مین حواریون کے
اعمال اور نامے اور مشاہدات بھي داخل ہین فرنچ صاحب نے کہا
کہ تم عیسی کے قول کے سوا اَور کتابون کو جو انجیل مین ہین نہین مانتے

ہو حال آنکہ چوتھی صدی مین لڈیسیا کی کونسل نے ایک کتاب یعنی مشاہدات
کے سوا اسکو واجب التسلیم ٹھہرایا ہے اور ہمارے بڑے بڑے عالم جنکو ہم
نہایت معتبر جانتے ہین جیسا کلیمنس سکندریانوس اور ترتلین اور
ارجن اور سائپرن وغیرہ نے مشاہدات کی کتاب کو واجب التسلیم
کہا ہے پر اگلے زمانہ کے فتنہ وفساد اور لڑائیون کے سبب اسکی سند
متصل ہمارے پاس نہین ہے اسپر ڈاکٹر صاحب نے پوچھا کہ کلیمنس کس
زمانہ مین تہا پادریصاحب بولے دوسری صدی کے آخر مین ڈاکٹر صاحب
نے فرمایا کہ اگر کلیمنس نے مشاہدات کے دو فقرہ لکھہ دیئے تو اس سے
صرف اتنا ہی معلوم ہوتا ہے کہ دوسری صدی کے آخر مین کلیمنس نے
مشاہدات کی کتاب کو یوحنا کی تصنیف جانا ہے بس اسکے زمانہ سے
پہلے اسکی سند نہین ہے سوا دو فقرون سے ساری کتاب کا تواتر
لفظی ثابت نہین ہوسکتا اور ترتلین وغیرہ تو اسکے بعد گذرے
ہین اور کیس پرسبیٹر رومی نے تو اسکو سرن تہیس ملحد کا کلام کہا ہے
اور اسی طرح ڈیونیسیس نے اسبات کی تصریح کی ہے کہ ہمسے پیشتر بعضون
نے اسکو سرن تہیس ملحد کا کلام کہا ہے پادریصاحب بولے فرمایا کہ ہم

کمیس کو بڑا معتبر نہین جانتے اور ڈیوپیسس نے اُن بعضون کا نام
نہین لیا بس دو ایک آدمی کی مخالفت سے کیا ہوتا ہے ڈاکٹر صاحب
نے فرمایا کہ ہم دو ایک آدمی کا ذکر نہین کرتے بلکہ سیکڑون آدمیون
کے نام بتلا سکتے ہین جیسے یوسی بیس اور سرل اور اسکے وقت
مین یروشلیم کی ساری کلیسیا وغیرہ اور کونسل نے لیا نے بہی اِس
کتاب کو رد کیا ہے اور جیروم کے عہد مین بہی بعضے کلیسیا اِسکو نہ مانتے
تھے پسپر پادری فنڈر صاحب نے فرمایا کہ یہہ کلام بحث سے خارج
ہے اور اب اُس انجیل مین گفتگو ہے جو محمد صلعم کے زمانہ مین موجود
تہی اور مولوی صاحب کی طرف متوجہ ہوئے مولوی صاحب نے ارشاد
فرمایا کہ ہمنے اپنا مذہب ظاہر کر دیا اگر آپ جانتے ہین کہ یہہ مذہب
اہل اسلام کا نہین ہے تو اُسکی سند بتلائیے نہین تو مان لیجئے اور
ہم اسبات کا اقرار کرتے ہین کہ خدا کا کلام حضرت عیسی پر نازل
ہوا تہا پر اسبات سے منکر ہین کہ وہ کلام یہی بیبل کا مجموعہ ہے
اور اُسمین کچہہ تغیر و تبدیل نہین ہوئی اور حواریون کا کلام ہمارے
نزدیک انجیل نہین ہے بلکہ انجیل صرف اُسی قدر ہے جو مسیح ع

سبر نازل ہوئی تہی سبر اسلیئے کہ کسی روایت مین اِسکا ذکر نہین آیا
ہم اسبات کی تعین نہین کرسکتے ہین کہ مسیح کی وے باتین کونسی
کتاب مین لکہی ہوئی ہین اور جوکچہہ اِن چار کتابون مین منقول
ہوا ہے اُسکا رتبہ آحاد حدیث کا سا رتبہ ہے اور اہل اسلام کے پہلے طبقہ
والون سے کوئی روایت معتمد اِس باب مین منقول نہین ہے اِن سببون
مین سے ایک سبب یہہ بہی ہے کہ اُس زمانہ مین پوپ کا تسلط کا حصّہ
ہوگیا تہا اور اُس فرقہ کے لوگون مین اصل انجیل کے پڑہنے کی عام
اجازت نہین ہوتی ہے اور اِس جہت سے اُسکے نسخے مسلمانون کے
دیکہنے مین کم آئے اور غالباً عرب کے اطراف مین اِسی قسم کے عیسائی
یا فرقہ نسطوریہ کے لوگ بہت سے تہے اِسپر پادری فرنچ صاحب
تیز ہوکر کہا کہ تمنے ہماری انجیل کو بڑا عیب لگایا پوپ صاحب نے
اُسمین کچہہ خرابی نہین کی اِسمین پادری فنڈر صاحب نے حضرت
عثمان رضہ کا قرآن شریف کے بعضے نسخون کے جلا دینے کا قصہ
کہنا شروع کیا مولویصاحب نے فرمایا کہ یہہ کلام بحث سے خارج
ہے سبر اسلیئے کہ آپ یہہ ذکر درمیان لے آئے ہین اِسکا جواب بہی

سن لیجیے پادریصاحب بولے کہ آپ نے جو انجیل پر یہہ اعتراض کیا
اسلیے مین نے یہہ تعریض کی لیکن اب اصل مطلب کی طرف رجوع کیجیے
اور جو اصل مطلب یہی تہا کہ پادریصاحب انجیل کے سوال کے بعد
مین باہن سمجہا دین جیسا کہ پہلے جلسے کہ اتمام پر ٹھہر گیا تہا اسلیے
مولویصاحب نے فرمایا کہ ہمارا کلام شروع سے اور ابھی کل کے اقرار
کے موافق ساری بیبل پر ہے نہ صرف انجیل پر اسلیے ہم اس مجموعہ
کی بعضی کتابون کی سند متصل مانگتے ہین پادریصاحب بولے کہ انجیل
پر کلام کیجیے مولویصاحب نے فرمایا کہ ہمارا کلام بیبل کے مجموعہ پر ہے
اور انجیل کی تخصیص بیجا ہے اسپر پادریصاحب چپ ہو رہے اور ان
کتابون کی سند متصل بیان کرنا مناسب نجانا اور غلطی اور تحریف
مین بات چیت ہونے لگی اسکے بعد پادری فرنچ صاحب نے پرچہ لکھوا ہوا جو
لکھکر اپنے ساتھ لائے تھے پڑھنا شروع کیا اسکا خلاصہ یہہ ہے
ہمارے عالمون نے تیس یا چالیس ہزار جگہہ عبارتون کا اختلاف
نکالا ہے پر وہ سب اختلاف صرف ایک ہی نسخے مین نہین بلکہ
بہت سے نسخون مین تہا ایسا کہ حساب کی روسے فی نسخہ چارسو

یا پانچ سو ہوتا ہے گو بعضي غلطیان بعضیون کے تصرف سے ہوگئی ہون
جیسا ڈاکٹر گریزبیک نے متي کي انجیل مین تین سو ستر سہو آیتون
اور لفظون مین نکالے ہین جنمین سے ۳ ترہ تو بہت بھاري ہین اور
تیئیس ۲۳ بھي بھاري ہین پر اون کي نسبت کچھہ خفیف ہین اور باقي سب کے
سب خفیف اور ہمارے عالمون نے اکثر جگہہ اُن غلطیون کو صحیح کیا ہے
کیونکہ قرین عقل ہے کہ جس کتاب کے بہت سے نسخے ہوویں اُسکے
تصحیح ممکن ہے پر جس کتاب کا صرف ایک ہي نسخہ پایا جاوے اُسکا
صحیح کرنا البتہ دشوار ہوتا ہے جیسا نسخہ ترنس اور نسخہ پیٹر کیولس کہ
انمین سے ایک کے بیس ۲۰ ہزار نسخے ہین اور اُسکو ہمارے عالمون
نے صحیح کیا ہے اور دوسرے کا صرف ایک ہي نسخہ پایا جاتا ہے سو
اُسکی تصحیح کو مشکل جانتا ہے پس جس صورت مین انجیل کے بہت
سے نسخے موجود ہین تو اُسکي تصحیح ناممکن نہین اب ہم تصحیح کے قاعدون
مین سے کئي ایک قاعدے یہان بیان کرتے ہین جب دو مختلف عبارتین
پائي جاوین اور اُنمین سے ایک مشکل اور دوسري آسان اور فصیح
ہوائي تو علما مذکور اُن دونون عبارتون مین سے مشکل کو پسند کرتے

تھے کیونکہ احتیاط اور عقل اور قیاس کا مقتضا یہہ ہے کہ شاید آسان عبارتیں کسی کی بنائی ہوئی ہوویں یا جب دو عبارتین ایسی پائی جاتین کہ ایک باقاعدہ اور دوسری خلاف قاعدہ ہوتی تو اُن دونوں مین سے بے قاعدہ عبارت کو واجب التسلیم جانتے تھے کیونکہ باقاعدہ عبارت مین اِسبات کا احتمال ہوتا ہے کہ کسی قاعدہ دان نے اسکو بنا کے لکھہ دیا ہووے اور علماء موصوف نے اُن سب غلطیوں کو نکال کر یہہ لکہا ہے کہ اِن غلطیوں کے سوائے اَور کوئی نہیں ہے اور اِنہی غلطیوں سے مقصود اصلی مین کچھہ نقصان نہین ہوتا جیسا ڈاکٹر کنی کات کہتا ہے کہ بالفرض اگر یہہ ساری محرف عبارتیں نکال ڈالی جاوین تو دین عیسوی کے کسی عمدہ مسئلہ مین نقصان لازم نہ آئیگا اور اگر ساری بنائی ہوئی عبارتین داخل کر دی جائین تو دین کے معتبر مسئلون مین کچھہ زیادتی نہ ہو جائیگی اِسپر ڈاکٹر محمد وزیر خانصاحب جواب دینے کو مستعد ہوئے پادری فنڈر صاحب نے لطایف الحیل سے ٹال دیا اور جتنی بار ڈاکٹر صاحب اُس تقریر کا جواب دینے کو آمادہ ہوتے تھے پادری فنڈر صاحب نے نہ کرکے

قال دیتے اور منع کرتے اور مولویصاحب کی طرف متوجہ ہوتے تھے اسپر
جناب مفتی حافظ ریاض الدین صاحب نے فرمایا کہ اولاً تحریف کے
معنی بیان کیجئے جاوین اسکے بعد اسمین گفتگو کیجاوے سو پادریصاحب
کچھہ معنی کہنے لگے مفتی صاحب نے فرمایا کہ جو لوگ تحریف کا دعوی کرتے
ہین انکو معنی بیان کرنے چاہئین اسپر مولویصاحب نے پادریصاحب
کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ ہمارے نزدیک تحریف کے معنی تغیر
ہین خواہ کچھہ بڑھہ جانے کے سبب واقع ہوئی ہو خواہ گھٹ
جانے کے باعث خواہ بعض الفاظ کے بعض کے ساتھہ بدل جانے
کے جہت سے عام اس سے کہ وہ تغیر خباثت اور شرارت کی راہ
سے ہووے یا غلبہ وہم سے اصلاح کے طور پر اور ہم اسبات کے مقر
ہین کہ ان معنون سے کتب مقدسہ مین تحریف ہوئی ہے اگر آپ
کو اس سے انکار ہووے تو ہم اسکو ثابت کرسکتے ہین پادریصاحب
نے فرمایا کہ ہم بھی کتب مقدسہ مین سہو کاتب کے قائل ہین
مولویصاحب نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک سہو کاتب سے یہہ مراد
ہے کہ کوئی شخص لام لکھنے کا ارادہ رکھتا تھا سہواً میم لکھا گیا یا میم لکھنے

کا ارادہ کھتا تھا اسکی جگہہ بہولے سے یون لکہہ لیا آیا آپ کے نزدیک بہی سہو اسی کو کہتے ہین یا اسمین یہہ باتین بہی داخل ہین کہ کوئی شخص حاشیہ کی عبارت لیکر متن مین ملا دے یا اپنی طرف سے قصداً جملے کے جملے بڑھا دے اور جملے کے جملے گرا دے یا دریصاحب جملہ کا سنتے ہی گھبرا گئے شاید جملہ کو مجموعہ کتاب کے معنی مین سمجھے اور کہنے لگے کہ جملے مت کہو بلکہ یون کہو کہ آیتین بڑھا دے یا گرا دے مولویصاحب نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک جملہ کا اطلاق اپنی عبارت پر آیا کرتا ہے لہذا یہہ کہنا ہے پر اب یہہ لفظ چھوڑ کر آپ کے حکم کے مطابق یہی کہتے ہین کہ اپنی طرف سے قصداً آیتین بڑھا دے یا گرا دے یا تفسیر کے طور پر کچھہ ملا دے یا ایک لفظ کو دوسرے لفظ کے ساتھہ بدل ڈالے پادریصاحب نے فرمایا کہ یہہ سب باتین ہمارے نزدیک سہو کاتب مین داخل ہین عام اس سے کہ انکا وقوع قصداً ہوا ہو یا سہواً یا غلطی اور نادانی کے سبب سے پر ایسا سہو کاتب آیتوں مین پانچ چھہ جگہہ اور الفاظ مین بہت جگہہ ہوگا مولویصاحب نے فرمایا کہ ہرگاہ آپ کے نزدیک

آیتون کا بڑھا دینا اور اُنکا گرا دینا اور بعض لفظ کو بعض کے ساتھہ سہواً یا قصداً
بدل ڈالنا سہو کاتب مین داخل ہے اور اِس قسم کا سہو کاتب کتب
مقدسہ مین واقع ہوا ہے اور ہم اِسی کو تحریف کہتے ہین تو اِسصورت
مین ہمارے اور آپ کے درمیان صرف نزاع لفظی ہے کیونکہ جس چیز کا
نام ہم تحریف رکھتے ہین آپ اُسی کو سہو کاتب بتلاتے ہین اُسکی
مثال یہہ ہے کہ چار مسکین تھے ایک رومی ایک حبشی ایک ہندی
اور ایک عربی کسی شخص نے اُنکو ایک درم دیا وے چارون اِسبات
پر متفق ہوئے کہ ہم اِسکی کوئی چیز مول لیوین سو رومی نے اپنی زبان
مین انگور کا نام لیا پر حبشی نے اُس سے اِنکار کرکے اپنی زبان مین
وہی نام لیا ہندی نے اِنکار کرکے کہا نہین مین تو انگور مول لونگا عربی
بولا انگور نہین بلکہ عنب خریدینگا بس اِن چارون شخصون مین صرف
نزاع لفظی تھی پر حقیقت مین اُنکا مطلب ایک ہی تھا سو ایسا ہی کچھہ سہو کاتب
اور تحریف کا حال ہے کہ جس شی کو ہم تحریف کہتے ہین اُسی کا نام آپ
نے سہو کاتب رکھا ہے اور آواز بلند فرمانے لگے کہ ہمارے اور پادری صاحب
کے درمیان صرف نزاع لفظی تھی اور جس تحریف کا ہم دعوی کرتے ہین

پادریصاحب نے اسکو قبول کرلیا پھر یہہ اسکا نام سہو کاتب رکھتے ہین پادریصاحب نے فرمایا کہ ایسے سہو کاتب سے متن مین کچھہ خرابی نہین ہوئی اِسمین جناب قاضی القضاۃ صاحب نے پوچھا کہ متن کیا چیز ہے پادریصاحب فرمانے لگے کہ کئی بار تو بیان کرچکا اب تک بیان کیئے جاؤن پھر فرمایا کہ مسیح کی الوہیت اور تثلیث اور کفارہ اور شافع ہونے اور اسکی تعلیمات سے غرض ہے مولویصاحب نے فرمایا کہ آپ کی طرح ہنری اور اسکاٹ کی تفسیر کے جمع کرنیوالون نے بھی دعوی کیا ہے کہ اِس قسم کی غلطیون سے مقصود اصلی مین کچھہ فرق نہین پڑا پھر ہماری سمجھہ مین نہین آتا کہ جس صورت مین تحریف ثابت ہوگئی تو پھر کونسی دلیل ہے کہ نو دس آیتین جنمین تثلیث کا ذکر ہے انمین تحریف نہوئی ہو پادریصاحب نے فرمایا کہ متن مین تحریف اسوقت ثابت ہوگی کہ کوئی ایسا قدیم نسخہ نکالو جسمین مسیح کی الوہیت لکھی نہو اور اِسمین لکھی ہوئی ہے اور اسمین مسیح کا کفارہ ہونا مرقوم نہو اور اِسمین مرقوم ہے مولویصاحب نے فرمایا کہ ہمارے ذمہ صرف اِتنی ہی بات تھی کہ ان کتابون کا نسخہ

و محرف ہونا ثابت کردین سو ثابت ہوگیا اور اِتنے اثبات سے ساری
کتاب مشکوک ہوگئی پہر آپ باوجودیکہ بعضی جگہہ تحریف ہونے کے
مقر ہین پہر بہی بعضے مقاموں کی نسبت تحریف سے بچے رہنے کا دعوی
کیئے جاتے ہین سو اسکا ثابت کرنا آپ کے ذمہ ہے نہ ہمارے ذمہ
اور ایک بات اَور بہی پوچہنے کے قابل ہے کہ آپ کاتب کے اِن سہوون
مین سے کسی سہو کو جسے ہم تحریف کہتے ہین اور آپ نے بہی اُسوقت
اُسکا اقرار کیا ہمارے نسخون مین مانتے ہین یا نہین فرمایا ہان
اب سہو ہمارے نسخون مین پایا جاتا ہے اِسپر پادری فرنچ صاحب
نے پادری فنڈر صاحب کو ٹوکا پہر پادریصاحب کہنے لگے کہ ہمسے غلطی
ہوگئی پادری — فرنچ صاحب خوب کہتے ہین قاضی القضاۃ صاحب
نے فرمایا کیا ہوتا ہے آپ کا پہلا قول سند ہوگیا پادریصاحب نے
فرمایا نہین مین نے غلطی کی اور اِسمین کوئی پکی بات نہین کہہ
سکتا ہون شاید وہ سہو عبری مین ہو یونانی مین ہووے اور
اِسکے بالعکس مولویصاحب نے فرمایا کہ اگر ہم بعضے ایسے مقام بتلادین
جنہین آپکے مفسرین بہی اِسبات کا اقرار کرتے ہون کہ سابق مین

ایسا تہا حال آنکہ آپ کسی عبری نسخہ مین جسکو آپ بالفعل مستند جانتے
ہین پا یا جاوے تو آپ اُسمین کیا فرما وینگے پادریصاحب بولے
اِس سے متن مین نقصان لازم نہین آتا ہے ڈاکٹر صاحب نے فرمایا
کہ عبارت کے بہت سے اختلافات کے باعث بے شک مقصود اصلی
مین خلل پڑجاتا ہے فرض کیجئے کہ اگر گلستان کے کئی ایک نسخے عبارت
مین ایسے مختلف ہون کہ ایک کی ترجیح دوسرے پر نہو سکے تو ایسی صورت
مین ہم جزماً نہین کہہ سکتے کہ سعدی کی عبارت یہہ ہے اور جہان
کہین سیکڑون مختلف نسخے ہووین اور ایک کو دوسرے پر ترجیح
ندے سکین وہان لاشبہہ ممکن ہے کہ مقصود اصلی مین بہی تغیر ہوجاتے
اور ہمارے نزدیک انجیل فقط وہ تہی جو مسیح ؑ کا قول ہے وہ بہی
مشتبہ ہوگئی پادریصاحب نے فرمایا اِسکا مختصر جواب دیجیے کہ
آپ متن کو مانتے ہین یا نہین اگر مانتے ہو تو مفصلہ آیندہ مین مباحثہ
کیا جاویگا کیونکہ ہم ثانی مباحثہ مین اِس کتاب کی نقلی دلیلون
کے سوا کوئی دلیل نہین لاسکتے ہین اور عقل کو کتاب
کا محکوم جانتے ہین پہہ کتاب کو عقل کا محکوم نہین سمجہتے مولوی آلِ حسن

فرمایا کہ ہرگاہ ان کتابون مین آپ کے اقرار سے بہی کمی وبیشی جا بجا
کے باعث تحریف ثابت ہوگئی تو وے ہمارے نزدیک مشتبہ ہین
اور ہم ہرگز اسبات کے قائل نہین ہین کہ متن مین غلطی نہین ہوئی پس
آئندہ کے دو مباحثون یعنی تثلیث اور آنحضرت ص کی نبوت کے باب مین
ان کتابون سے دلیل نہ لائیگا کہ ہمپر اس سے الزام نہین آسکتا اسپر
پادری فرنچ صاحب نے فرمایا کہ تمنے ہماری تفسیرون سے ان تحریفون
اور غلطیون کو نکالا ہے اور وے مفسر لوگ تمہارے نزدیک بہی
معتبر ہین پس ان مفسرون نے جیسا ان مقامون کو لکہا ہے ویسا ہی
یہہ بات بہی لکہی ہے کہ ان مواضع کے سواے کسی مقام مین خرابی
نہین ہوئی اور ایسا ہی کچہہ پادری فنڈر صاحب نے بہی فرمایا مولوی صاحب
نے ارشاد کیا کہ ہمنے ان عالمون کے قول الزام کے طور پر نقل کئے
ہین نہ یہہ کہ وے لوگ ہمارے نزدیک معتمد اور انکی ساری باتین
اعتبار کے لائق ہون اور پادری فنڈر صاحب کی طرف متوجہہ ہوکر
فرمایا کہ آپ نے تفسیر بیضاوی اور کشاف سے کچہہ نقل کیا ہے
یا نہین پادری صاحب بولے ہان مولوی صاحب نے فرمایا کہ جیسا

ن مفسرون نے اُن باتون کو لکہا ہے جنکو آپ نے اپنا مفید مطلب جانکر نقل کیا ہے ویسا ہی اُنہون نے اور اُور مفسرون نے بالاتفاق یہہ بات لکھی ہے کہ محمد صلعم خدا کے رسول ہین اور اُنکا انکار کرنیوالا کافر اور قرآن بیشک خدا کا کلام ہے پس آپ ان مفسرون کے دوسرے قول کو بہی مانتے ہین یا نہین پادریصاحب نے فرمایا نہین مولویصاحب نے فرمایا کہ ہم بہی آپ کے مفسرون کے دوسرے قول کو نہین مانتے غرضیکہ پادریصاحب نے پہر بہی کہا کہ مختصر جواب دیجیے کہ آپ متن کو مانتے ہین یا نہین ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ یہہ سوال تفصیل طلب ہے جب تک ہم ایک بات نہ کہہ لین جواب نہین دے سکتے پہر پادریصاحب نے فرمایا مختصر کہیے ہان یا نہین مولویصاحب نے فرمایا کہ ہم متن کو نہین مانتے اور ہرگاہ اِس کتاب مین تحریف کا واقع ہونا آپ کے اقرار سے بہی ثابت ہے تو ہمارے نزدیک متن جسے آپ مقصود اصلی کہتے ہین مشتبہ ہو گیا اور ہمارا منصب اِس باب مین صرف اِتنا ہی تہا کہ اِس کتاب کا مشکوک و محرف ہونا ثابت کر دین اور وہ خدا کے فضل سے ظہور مین آیا اور متن یعنی

مقصود اصلي مين عدم تحريف کا ثابت کرنا آپ کے ذمہ ہے نہ ہمارے
ذمہ اور ہم مباحثہ کے لیئے دو مہینے تک حاضر ہین کچھہ عذر نہین رکھتے
لیکن یہہ کتاب ہمارے لیئے حجت نہین ٹھہر سکتي اور اس سے دلیل
لانا ہمارے الزام کے لیئے کافي ہوگا اسکے سوا جو کچھہ دلیل آپ کے
پاس ہو خواہ تثلیث خواہ آنحضرت کي رسالت کے باب مین اسکو
پیش کیجیئے اور جناب مولوي فیض احمد صاحب سررشتہ دار نے
پادري صاحب کي طرف متوجہہ ہوکر فرمایا کہ تعجب ہے کہ کتاب مین تحریف
واقع ہو اور متن مین کچھہ خرابي نہ پڑے اسپر مباحثہ ختم ہوا اور
فریقین ایک دوسرے سے رخصت ہوئے اسکے بعد تقریري مباحثہ
کي امید پر تحریري گفتگو درمیان مین آئي سپردہ تقریري مباحثہ
عمل مین نہ آیا سواب فریقین کے اُن خطون کي نقلین لکھي
جاتي ہین جناب مولویصاحب والا مناقب عالیمناصب سلامت
سابق مین ایک نیاز نامہ حل الاشکال کے اُس صفحہ کے دریافت کرنے
کے لیئے جہان مین نے آپ کے قول کے موافق یہہ بات لکھي ہے کہ
کہ از کدامي نبي بت پرستي بنصور نیامدہ خدمت شریف مین بھیجا

تہا پر آپ نے اُسکو دوسرے معنی پر حمل کرکے صفحہ کے نمبر کا نشان نہ
بتلایا اور مین جانتا ہون کہ غالباً مین نے ایسا نہ لکہا ہوگا اگر اُنکی
رفع عنایت اور مہربانی کی راہ سے اُس صفحہ کے نمبر سے مجہکو آگاہ
فرمائیے تو ٹہیک ٹہیک معلوم ہو جاوے کہ مینے کیا لکہا ہے اور
اگر اب بہی صفحہ کے لکہنے مین تامل کیجیگا تو مجہکو یہہ گمان ہوگا کہ شاید
آپنے اُس عبارت کے مضمون سے جو حل الاشکال کے آخری حصہ کے
۶۰ صفحہ کی دوسری سطر سے ۸ سطر تک لکہی ہوئی ہے میرے مقصود کے
برخلاف انبیا کی عدم بت پرستی مراد لی ہے — اور جو آج
مباحثہ کے جلسہ مین قران کی بعض آیتین جنمین انجیل کا ذکر آیا ہے
اور وہ آیتین میزان الحق کے ۱۳ صفحہ مین مندرج ہین مین نے
پیش کی تہین آپ نے اُسکے جواب مین یہہ بات فرمائی کہ اُس
انجیل سے جسکا ذکر قران شریف مین ہے صرف مسیح کا قول مراد
ہے نہ حواریون کا سو مین یہہ پوچہتا ہون کہ آپنے یہہ بات کسی
تفسیر مین دیکہی ہے یا آپ ہی ایسا ٹہرا لیا ہے پس اگر کسی تفسیر
مین ہے تو مہربانی فرماکر اُس تفسیر کی عبارت ملفظاً لکہہ بہیجیے اور

اگر کہین اُور سے ایسا معلوم ہوا ہے تو نوازش و عنایت کی راہ سے جواب لکھئے اور بندہ کو ممنون فرمائیے اور اگر یہان روانگی کی ضرورت کے سبب یہہ بات ممکن نہو تو جب آپ خدا کے فضل سے مع الخیر دہلی پہنچین وہان سے لکھہ بہیجین اور جب تک کہ دوسری بار ملاقات نہو مجھکو میرے لایق کے کامون اور اُن کتابون کے عنایت فرمانے سے جنکا ذکر آپنے پہلے خط مین لکھا ہے یاد فرماتے رہیئے گا ۱۱ اپریل ۱۸۵۴ع

جناب پادری صاحب والا مناصب زبدہ کشیشان نامدار عمدہ علماء مسیحیان ذوی الاقتدار سلامت عنایت نامہ حل الاشکال کے صفحہ کے ہندسہ کے استفسار مین اور اِس مضمون سے کہ اگر آپ صحیح صفحہ کا نمبر لکھنے مین تامل کیجئیگا تو مجھکو یہہ گمان ہوگا کہ شاید آپ نے اُس عبارت کے مضمون سے جو حل الاشکال کے آخری حصہ کے ۴ صفحہ کی دوسری سطر سے ۸ سطر تک لکھی ہے میرے مقصود کے خلاف انبیاء کی عدم بت پرستی مراد لی ہے اور جو کچھہ انجیل کے باب مین میرا قول ہے اُسکی سند کی طلب مین آیا بہت تعجب ہوا اُس سے صاف ظاہر ہے کہ آپ در پردہ مجھکو پیچ دینا چاہتے ہین کیونکہ تجاہل سے اُس عبارت

پر حوالہ کرتے ہین جہان آپ نے اپنے زعم مین حضرت خیر البشر صلی اللہ
علیہ وسلم پر طعن کیا ہے نہین تو کیونکر خیال مین آوے کہ آپ اپنے
لکہے ہوئے کو اسقدر بہول گئے کہ اس مقام کو جسکی مضمون مرقومہ کو بالکل مناسبت
نہین ہے استنباط کے قابل جانا یا شاید آپنے میری نقل کرنے مین غلطی
کا خیال کر کے یہہ اعتراض کیا اگر پہلا امر ہے تو آپ کے اخلاق سے بہت
بعید ہے اور مین اسکا جواب دینا مناسب نہین جانتا اور اگر دوسرا
امر ہے تو بہی آپ کو یہہ بات مناسب نہین بہلا مجہکو کونسا امر مانع ہے
کہ مین بہی ایسی ایسی باتون مین آپ کے خطاؤن پر اعتراض کرون
جیسا یہہ کہ آپ نے حل الاشکال کے ۱۰۳ صفحہ مین استفسار کے جواب
مین لکہا ہے پہر ۲۲۴ صفحہ مین لکہا ہے کہ قاعدہ صرف و نحو اور معانی
و بیان اور سایر فنون کے کتاب عہد اسلام سے پیشتر کے کبہی کسی
اور عیسائی کے پاس نظر نہین آئی حال آنکہ یہہ نقل مطابق نہین
ہے اور سایر فنون کا لفظ ہرگز استفسار کے اس مقام مین نہین
آیا بلکہ مفردات لغت کا لفظ واقع ہوا ہے جسکو آپنے سایر فنون کے
لفظ کے ساتہہ بدل ڈالا اور پہر اعتراض کرنے کو طیار ہو گئے اور

صاحب استفسار کي غرض اِسمقام مین صرف اُن فنون کا ذکر کرناہے
جو توریت یا انجیل کي اصل زبان سے علاقہ رکہتے ہین اور جیسا یہہ کہ
میزان الحق کي دوسري فصل مین لکہا ہے اِس باب مین قران اور
اُسکے مفسرین دعوی کرتے ہین حالانکہ یہہ محض بہتان ہے اور قران
مین کسي جگہہ اِسکا ذکر نہین آیا اور نہ کسي تفسیر سے یہہ دعوی ثابت
ہوسکتا ہے جیسا کہ مینے پہلے جلسہ مین عرض کیا ہے اور جیسا یہہ کہ
میزان الحق کے تیسري فصل مین لکہا ہے فاني کے کتاب دبستان
مین یون مذکور ہے کہ کہتے ہین کہ عثمان نے الخ حالانکہ اُس کتاب
مین فرقہ اثناعشریہ کے مذہب کے بیان مین یہہ لکہا ہے کہ بعضے از
ایشان گویند کہ عثمان الخ آپنے اِس عبارت مین بعض از ایشان کا لفظ
حذف کرڈالا تاکہ ظاہر مین اِس قول کي نسبت ساري فرقہ کي طرف
ہو جاوے اور اِن خطاؤن کے مانند اَور بہي خطائین ہین پر مین خطوط
مین اُنکا نقل کرنا مناسب نہین جانتا اور نہین چاہتا ہون کہ اسباب
مین آپکو دکہہ دون اور رنج مین ڈالون اور ہندسے جو آپنے پوچہا ہے
اُسکا حال یہہ ہے کہ حل الاشکال کے ۱۰۵ صفحہ کي دوسري سطر سے

ساتوین سطر تک ملاحظہ فرمایئے اور اِسلیئے کہ استفسار کی عبارت
بین اسی جگہہ کے مانند کئی جگہہ اُور پانسو پچانوے صفحہ مین گوسالہ
پرستی اور بت پرستی کا لفظ واقع ہوا ہے اور صاحب استفسار کا
طعن دونون کی بابت ہے مین نے گوسالہ پرستی کے لفظ کو ساتوین
سطر مین مطلق بت پرستی کے معنیون مین لیا ہے نہین تو صاحب
استفسار کا طعن ہرگز نہین اوٹہتا اور انجیل کا حال جو کچھہ مینے کہا ہے
وہی اسلام کی کتابون مین لکھا ہے اور یہی قرآن شریف کی
بعضی آیتون سے سمجہا جاتا ہے اور انشاء اللہ بعضے رسالون سے
جو چہپنے کو ہین آپ کو عنقریب یہہ بات کماینبغی واضح ہوگی اور مجھکو
ایک اُور بہی شکایت ہے کہ آپ نے اِس مباحثہ مین بالکل آداب
مناظرہ کے خلاف طریقہ اختیار کیا اور باوجودیکہ جناب فرنچ صاحب
آپکے شریک ایک عرصہ تک ایک لکھی ہوئی عبارت کے پڑہنے مین
مشغول رہے ہم لوگ بڑے شوق سے اُسکو سنا کیئے اور اُس سے
فارغ ہونیکے بعد جب جناب ڈاکٹر محمد وزیر خانصاحب میرے شریک
جواب دینے پر مستعد ہوئے آپ نے منع کر دیا اور جسوقت جناب

ڈاکٹر صاحب جو کہنا چاہتے تھے آپ روک دیتے تھے یہانتک کہ جناب ڈاکٹر صاحب
نے آزردہ ہو کر فرمایا کہ میں مباحثہ کا شریک نہیں ہوں تو بھی آپ حیلہ حوالہ
کر کے مانع ہوئے بھلا یہہ کیا انصاف ہے ہرچند ایکا یہہ منع کرنا ہمارے لیئے
کچھہ مضر نہیں ہوا بلکہ سب حاضرین کے نزدیک آپ ہی کی عاجزی ثابت ہوگئی
اور یہہ بات ظاہر ہوگئی کہ آپ کو فقط یہی خیال تھا کہ غیر حقیقی تحریف ہمارے
قرار دادہ ناظرین پر کبھی کبھی زیادہ اس سے ظاہر ہونے پاوے اور ہمنے
جناب ڈاکٹر صاحب کی تسکین کر دی تھی لیکن جناب کشیش ولیم گلین صاحب
کی ملاقات کے وقت یہہ بات معلوم ہوئی کہ یہہ مباحثہ اردو اور انگریزی
میں چھاپا جائیگا اور اسبات کا بھی خیال ہے کہ شاید فرنچ صاحب کی وہ تقریر
جسکا جواب دینے سے آپ نے ڈاکٹر صاحب کو منع کر دیا تھا چھاپی جاوے
اسلیئے مناسب معلوم ہوا کہ ڈاکٹر صاحب کا جواب ایکی خدمت میں بھیجا جاوے
تاکہ اُس مباحثہ کے ساتھہ اُسی تقریر کے نیچے وہ بھی چھپ جاوے کہ مبادا
اُس مباحثہ کے دیکھنے والوں کو یہہ شبہہ پیدا ہووے کہ طرف ثانی نے
اُس تقریر کا تفصیلی جواب دینے سے اغماض کیا سو اِس خط کے پیچھے ڈاکٹر صاحب
کا جواب بھی بھیجا جاویگا انصاف کی راہ سے اُسی تقریر کے ساتھہ چھپ

جاوے اور ہمیشہ مہربانی ناموں سے مع عنایات لائقہ کے یاد فرماتے
رہیے ۱۴ رجب سنہ ۱۲۷۰ ہجری مطابق ۱۳ اپریل سنہ ۱۸۵۴ء روز پنجشنبہ
جناب مولویصاحب والا مناقب عالی مناصب سلامت آپ کا خط
پہنچا حال معلوم ہوا ڈاکٹر صاحب کی شکایت کرنیکا ذکر جو آپنے لکھا ہے
اسکا جواب یہہ ہے کہ جو ڈاکٹر صاحب کو یہہ خیال ہے کہ مجکو اُس دن اپنے
مطالب کے بیان اور اظہار کی فرصت نملی تو آپ فرما دیجیے کہ پھر مباحثہ
کا جلسہ منعقد کیا جاوے کہ میں اور پادری فرنچ صاحب اِس بات
پر بخوشی تمام راضی ہیں تاکہ ڈاکٹر صاحب کا عذر رفع ہو جاوے اور
وہ اُن دلیلونکو پیش کریں جیسے یہہ بات ثابت ہووے کہ انجیل اپنی
اصل پر نہیں رہی اور اُسکی تعلیموں اور حکموں میں فرق پڑگیا
اور جو انجیل کہ اب مستعمل ہے اُس نسخہ کے خلاف ہے جو محمد صم کے
زمانہ میں تھا کیونکہ میں مولویصاحب سے ایسی بات کے ثابت کرنے
کی تمنا رکھتا تہا اور انہوں نے ایسا نکیا اور جس وقت یہہ بات ثابت
ہو جاویگی کہ انجیل اپنی اصل پر نہیں رہی اُسوقت یہہ بات معلوم
ہو جاویگی کہ مباحثہ آپ کے مقصد کے موافق تمام ہوگیا نہیں تو یہہ امید

ہے کہ باقی کے اُور مسلوں مین مباحثہ کیا جاوے یعنی آپ مسیح کی الوہیت
اور ذات الہی کی تثلیث کے باب مین اپنے اعتراضوں کو پیش کرین
اور مین اُن دلیلوں کو بیان کرون جنکے موافق عیسائی لوگ پیغمبر
اسلام کی رسالت اور قران کی حقیت سے اِنکار رکہتے ہین اور جو آپ
کو اپنی فرصت نہو کہ اس سے زیادہ اکبراباد مین قیام فرماوین تو ذاکٹر صاحب
یہان کے فاضلون مین سے کیسیکو اپنا شریک کرلین اور اس دینی
مباحثہ کو ختم کرین فقط مین نے حل الاشکال کے صفحہ کا نمبر دیکہا اور
اپنے لکہے ہوئے کو معلوم کیا وہ مقام جو مجہے یاد نہ آیا تہا اُسکا
سبب یہہ تہا کہ آپ نے اُس صفحہ کے مطالب کو دوسرے لفظون
مین بیان کیا تہا اور مین نے ۱۰۸ صفحہ کا جو نشان دیا تہا سو یقین
جانئے کہ آپ کے رنج دینے کے لیئے ایسا نہین ہوا بلکہ جب مطلب کے
تلاش کرنے کے وقت اُس صفحہ پر نظر جا پڑی تو مجکو یہہ خیال ہوا کہ
شاید آپ نے اِسی صفحہ سے مراد لی ہے ۱۴ اپریل ۱۸۵۴ع
جناب پادری صاحب والا مناقب عالیمناصب زبدہ کشیشان نامدار
عمدہ علماء مسیحیان ذوی الاقتدار سلامت. عنایت نامہ پہنچا مضمون

مندرجہ معلوم ہوا عنایت فرمایا ہے متن جلسہ کا انعقاد جو دوسری
بار جناب ڈاکٹر صاحب کی شکایت رفع کرنیکے لیئے آپ کے اور پادری
فرنچ صاحب کے پسند خاطر ٹھہرا ہے سو مجھکو بہی بہت پسند ہوا اور
ان شاء اللہ تعالی مباحثہ دینی کے اختتام تک شاہ جہان آباد کا
ارادہ نکرونگا پہر مین اس مباحثہ کے حصول ہونیکے لیئے چار شرطین
جانبین کے حق مین مفید جانتا ہون اور آنکے قبول ہونیکی امید
پر آپ کو لکہتا ہون امیدوار ہون کہ آنکو قبول فرما کے مباحثہ
کے دن کی تعئین سے مجکو اطلاع دیجیے اور جو ان شرطون مین
سے کسی شرط مین کچہہ قباحت ہو وے تو بدلیل اوسپر تنبیہ فرمایئے
پہلی یہہ کہ فریقین مین سے ہر فریق کو اجازت ہو وے کہ جانب
ثانی کے اقرار اور کلام مین سے جو ان دونون گذرے ہوئے
جلسون مین زبان پر آئے ہین جس بات کو اپنے حق مین مفید
جانے لکہکر پیش کرے اور طرف ثانی سے دستخط کرا لے اور اسی
طرح یہہ امر آئندہ کے جلسون مین بہی ملحوظ رہے کہ ہر جلسہ کے
اختتام پر یا اوسکے دوسرے دن ہر فریق فرد کو پیش کرکے دستخط

کرالیا کرے اور یہہ بات مراتب کے ضبط کے لیئے بہت مستحسن ہے اگرچہ اسکی
بہت حاجت تو نہین ہے کیونکہ جو کچھہ فریقین کی زبان پر آیا ہے یا اویگا
علی روس الاشہاد واقع ہوا ہے اور ہوگا اور سیکڑون آدمی سن
چکے ہین اور سنینگے اور دونون طرف کے سامعین مین سے کئی آدمیون
نے بڑی بڑی باتون کو لکھہ لیا ہے اور لکھینگے پس حسن ضبط کے لئے
مین چاہتا ہون کہ جو کچھہ دونون جلسون مین ہمارا اقرار اور کلام
آپ کے لیئے مفید ہووے آپ اسکو لکھکر پیش کیجئے کہ ہم بلا عذر اپنے
دستخط اسپر ثبت کر دینگے اور جو کچھہ ہم آپ کے اور پادری فرنچ صاحب
کے کلام سے مناسب جانین لکھکر پیش کرین آپ اور پادری صاحب
موصوف اسکو اپنے دستخط سے مزین فرما دین اور جیسا[1] آپ کا وہ کلام
جو میزان الحق کی دوسری فصل کے عنوان مین لکھا ہوا ہے اور
اسمین آپ نے قرآن اور تفاسیر کی طرف نسبت فرمائے ہے اسکی
غلطی آپ نے مان لی اور جیسا[2] یہہ کہ آپ نے اسمین نسخ کے امکان
کو جو اہل اسلام کی اصطلاح مین ٹھہرتا ہے قبول کیا اور ان
معنون سے آپ توریت مین نسخ واقع ہونے کے مقر ہوئے اور دو ...

کا منسوخ ہونا اُس مجمع مین کئی بار آپ کی زبان پر آیا اور آپ نے
اُسے تسلیم کر لیا آپ کو اگر عذر تہا تو صرف یہی تھا کہ انجیل جناب
مسیح کے قول کے موافق جسکو ہم خاص اور آپ عام مانتے ہین
منسوخ نہوگی اور جیسٹے یہہ کہ اُسی جلسہ مین پادری فرنچ صاحب نے
آپ کی طرف سے سات اٹہہ جگہہ کتب مقدسہ مین تحریف کا
اقرار کیا اور آپ نے اپنی رضامندی اُسپر ظاہر فرمائی اور
جیسٹے یہہ کہ اُسی جلسہ مین پادری صاحب موصوف نے چالیس
ہزار امر کا جسے ہم اختلاف عبارت اور آپ سہو کاتب بتلاتے
ہین اقرار کیا ہے اور جیسٹے یہہ کہ آپ نے دوسرے جلسہ مین
سہو کاتب کو مقدس کتابون مین مان لیا اور میری التماس
کے بعد اُس سہو کاتب کی اِسطرح تفسیر کی کہ یہہ سب باتین یعنی
یہہ کہ کسی نے حاشیہ کو بلکہ متن مین درج کردیا یا آیتون کو بڑہا دیا
یا آیتون کو گرا دیا اور اِس قسم کا تصرف آیتون مین پانچ
چہہ جگہہ ہوگا یا بعض لفظونکو بعض لفظون کے ساتہہ بدل ڈالا
اور یہہ بہت جگہہ ہے یا کسی لفظ کی تفسیر اپنی طرف سے اُسجا

بڑھادی اور یہہ عام ہے کہ درج کرنا اور بڑھا دینا اور گرا دینا اور
بدل ڈالنا قصداً ہو وے یا سہواً یا غلطی اور نادانی کی راہ سے
ہمارے نزدیک سہو کاتب میں داخل ہیں اور ایسے ہی دو ایک
باتیں اور بھی ہیں [انکی بھی بابت ذکر ہوا] جو فرد کے پیش کرنے کے وقت آپ کی نظر
مبارک سے گذرینگی دوسری شرط یہہ ہے کہ ہمارا کلام شروع
سے مجموعہ بیبل پر ہے نہ صرف عہد جدید پر اسی سبب سے دونوں
جلسوں میں بار بار یہہ بات ہماری زبان پر آتی تھی اور فریقین
کے خطوط میں بھی مطلق نسخ و تحریف میں مباحثہ ٹھہرا ہے نہ صرف
عہد جدید کے نسخ و تحریف میں اس لیے عرض رسا ہوں کہ
دونوں مسئلہ مذکورہ میں مباحثہ کے اختتام تک ہرگز عہد جدید
کی تخصیص آپ کی طرف سے نکلنی چاہیے تیسری شرط یہہ ہے کہ
ہمارے جواب دینے کے وقت آپ کی طرف سے لے دے نہوا کرے
کیونکہ یہہ حاکمانہ گفتگو ہے نہ عالمانہ اور ان شاء اللہ ہماری طرف
سے بھی کوئی امر خلاف ادب اور داب مناظرہ کے خلاف
ہرگز ظہور میں نہ آئیگا بلکہ فریقین کو یہہ چاہیے کہ مجیب یا سائل

کے کلام کو اول حسن لیں اسکے بعد ہاں نہیں زبان پر لاوین
غایت الامر یہہ ہے کہ اس صورت مین ایک دو جلسہ زاید کی
حاجت پڑیگی سو اسمین فریقین کا کچھہ ہرج متصور نہیں چوتھی
بشرط یہہ ہے کہ جب محمد صلعم کی رسالت اور قرآن کی حقیت
مین مباحثہ کیا جاے چنانچہ مباحثہ تثلیث اور جناب مسیح کی
الوہیت کے مباحثہ کے بعد ظہور مین آئیگا تب وہ الفاظ جو
سامعین پر گران گذرین اور اردو کے محاورہ کے موافق
برے اور مکروہ ہون حضرت خیر البشر صلعم اور قرآن مجید کے حق
مین آپ کی زبان پر نہ آوین پر دونون کے انکار اور اعتراض
کرنے سے جو آپ کو منظور ہو وین منع نہیں کرتا ہون بلکہ آپ
بڑے تامل سے انکو ظاہر کیجئے اور مین خدا کے فضل سے جواب دونگا
امیدوار ہون کہ چارون شرطین منظور ہو وین اور جو کچھہ
آپ نے ڈاکٹر صاحب سے اثبات کی استدعا کی ہے کہ آن
دلیلون کو پیش کرین جنسے یہہ بات ثابت ہو کہ انجیل اپنی اصل
پر نہین رہی ہے اور اسکی تعلیمات اور حکمون مین فرق پڑگیا

اور جو انجیل کہ اب استعمال مین ہے اُس نسخہ کے خلاف ہے جو محمد صاحب کے زمانہ
مین تہا سوا اِسبات کا دریافت ہونا تین وجہہ سے بڑے تعجب کا باعث
ہوا پہلی یہہ کہ ہمارا منصب فقط اتنا تہا کہ اِس مجموعہ کی مشکوکیت ثابت
کر دین سو وہ خدا کے فضل سے ثابت ہوگئی اور خود آپ کی طرف سے
پہلے جلسہ مین فلی روس الانشہا دسات اتیہہ جگہہ تحریف کا اقرار ہوا
اور دوسرے دن تفسیر مذکور سے سہو کاتب کے واقع ہونے کا اقرار کیا
گیا کہ اُس تغیر کے مطابق ہمارے اور آپ کے درمیان صرف نزاع لفظی
رہ گئی اب باوجودیکہ آپ بہت موضعون مین تحریف کا اقرار کرچکے
ہین پہر بہی متن مین جو آپ کے نزدیک عمدہ تعلیمات اور احکام
اور تثلیث اور جناب مسیح کے کفارہ ہونے سے مراد
ہے عدم تحریف کا دعوے کئے جاتے ہین اِسکا ثابت کرنا آپ کے ذمہ
ہے نہ ہمارے ذمہ دوسری یہہ کہ نسخ اور تحریف اور تثلیث کے مسئلہ
مین آپ کے عنایت نامہ مرقومہ ۷ ابریل کے موافق ہمارا یہی منصب
ہے کہ ہم معترض رہین اور آپ کا منصب یہہ ہے کہ آپ مجیب ہووین
بس آپ کے منصب کے مطابق اُس امر کا ثابت کرنا آپ کے ذمہ لازم

ہے اور ہم ان باتوں سے بری الذمہ ہین تیسرے یہہ کہ جناب ڈاکٹر صاحب
فرنچ صاحب کی تقریر کے جواب دینے کا ارادہ رکھتے ہین اور اسی امر کے لئے
آپ کی شکایت تھی اور آپ کی اِس استدعا کو اُس سے کچہہ مناسبت ہنین
ہان اُسکا جواب ادا ہولنے کے بعد اَور باتون مین ہر فریق کے ذمہ اسکے منصب
کے موافق لازم ہوگا بہرحال آپ کی یہہ استدعا ایک ضعیف سا عذر ہے اور
جو عذر حل الاشکال کے ۶۰ صفحہ کی نشاندہی مین اپنی تحریر کی نسبت آپ
نے لکہا ہے بہت مستحسن معلوم ہوا اب ظن غالب ہے کہ وہی امر جواب لکہنے
لکہا ہے اُسکا سبب ہوگا نہ میر رنج دینا الحمد للہ کہ میرے نقل کرنے مین
کچہہ غلطی ہنین ہوئی بجز اِسکے کہ اُن مطالب کو مین نے اَور الفاظ سے
نقل کیا ہے ۱۷ رجب ۱۲۷۰ ہجری مطابق ۱۶ اپریل ۱۸۵۴ء روز یکشنبہ
جناب والامناقب عالیجاہ صاحب مولوی رحمت اللہ صاحب سلامت گرامی نامہ
پہنچا کاشف حالات ہوا جواب یہہ ہے اولاً مباحثہ اُسی قاعدہ اور ترتیب
پر رہیگا جس پر رضائے طرفین بیشتر قرار پائی ہے ثانیاً پہلی شرط کے
جسکا ذکر جناب نے اپنے خط مین ماورائے شروط مذکورہ کی کیاہے
اُس سے نہ یادری فرنچ صاحب کو نہ مجہے کچہہ انکار ہے اگرچہ سبب تطویل

ہوگی مگر مباحثہ دونون جلسہ گذشتہ مین ہم لوگونکے نزدیک بدینمضمون تمام
ہوا کہ جتنے کہ ہم مقر ہوے کہ توریت مین نہ دراصول ایمانیہ بلکہ صرف فروعات
کے مسئلون مین نسخ ہوا ہے اور پہر صرف اس مضمون سے کہ فروعات نے مسیح
کے ظہور سے انجام واختتام پایا اور انجیل کی بابت ہماری بات یہہ ہی
کہ نہ منسوخ ہو ئی ہے نہ ہوگی مسیح کے اُس قولکے موافق جو انجیل مین بعنی
لوقا کے ۲۱ باب کے ۳۳ ایت مین مرقوم ہے پہر ادعاے تحریف کے
جواب مین ہماری بات یہہ تہی کہ تحریف وتبدیل انہو کاتیان وغیرہ نکتون
اور حروفات لفظون مین اور بعض ایتون مین بہی ہوا ہے اور یہہ کہ ہمارے
علمانے قدیم نسخون سے تیس ہزار[سلہ] غلطیان اس طرح کی نکالین ہین مگر نہ
یہہ کہ ہر نسخہ مین اتنی غلطیان واقع ہوئی ہون بلکہ سب قدیمی نسخون
سے جو شمار مین چہہ سو پچاس[۶۵۰] سے کچہہ اوپر ہین مذکورہ غلطیان نکالدی
ہین اور بعض مین کم بعض مین زیادہ غلطی پائی گئین (اور اگر ان تیس[سلہ] ہزار
غلطیون کو چہہ سو پچاس نسخون پر بحساب مساوی تقسیم کرین تو فی نسخہ
چہالیس[۴۶] غلطیان نکلتی ہین نہ زیادہ) اور یہہ بہی ذکر ہوا کہ ان سب نسخون
مقابلہ کرنے سے اکثر غلطیان تصحیح کی گئین چنانچہ اب صرف تہوڑے الفاظ

اور صرف چند ایت مشتبہ ہی ہین پہر یہہ کہ ہمنے اُن عالمون کی گواہی جنہون نے
قدیمی نسخے مقابلہ کرنے مین اپنی عمر صرف کی ہے پیش کرکے ثابت کیا کہ باوجود سہو کاتبان
وغیرہ انجیل کے اصل متن یعنے اصل مطلب مین کچہہ بہی فرق نہین پڑا بلکہ وہ اپنے حال
پر ہے چنانچہ سب تعلیمات اور احکام انجیل اب بہی بعینہٖ وہی ہین جو اول سے تہی اور ہم نے یہ ثابت
اور گواہی علماے مذکورہ کے انجیل کو ان نسخون سے جو زمانہ محمدؐ سے اگلے
مروج تہے مقابلہ کرنے سے بہی معلوم ہوتی ہے پہر یہہ کہ باوجود ہمارے ان تحقیقات کے
جنابنے کہا کہ مضمون مین بہی فرق بڑا ہوگا یعنی ہمنے اپ سے اس بات کی دلیل
مانگی اور کہا کہ اپ ایسی انجیل جو اگلے وقتون مین مشہور اور مروج تہی لائیے اور اُسکے
رو سے بتلائیے کہ اس انجیل کی تعلیمات و احکام اپ کی انجیل سے اور طرح کے ہین مگر
اپ نے کوئی دلیل اپنے ادعا کے ثبوت کو پیش نہین کی تب ہمنے کہا کہ جناب
کا ادعا صرف ایک دعوے اور گمان ہے اور بس اس بات پر دوسرا جلسہ تمام
ہوا اب اگر جناب دونون جلسے کی گذارش مع مضمون مسطور کے پیش کرینگے تو ہم دونو
پادری فرنچ صاحب اور بندہ اُسپر دستخط کرینگے والا فلا ثالثاً اس سبب سے کہ جناب
کا وہ دعوے کہ مضمون انجیل بدل گیا ہے دلیل اور ثبوت سے خالی رہا ہمنے جو کہ جلسہ
کی شکایت کے جواب مین لکہا کہ اگر آپ کے پاس اُس ادعا کے واسطے دلیلین

ہون تو آنکو بینس کرنیکے لئے جلسہ پہر قایم ہونے پر ہم بالتمام راضی ہین لیکن اگر جلسکے دوبارہ قایم ہونے پر جناب کی مرضی ٹہرے تو البتہ مباحثہ اس بات سے شروع ہوگا نہ غیر پر ثالثاً آپ نے جو میزان الحق کی دوسری فصل کے شروع مین لکہا ہے کہ قران اور مفسرین دعوے کرتے ہین کہ قران کے ظہور سے انجیل منسوخ ہو گئی ہے اور جناب نے کہا کہ یہہ بات غلط ہے تو مین صرف اس شرط پر اس غلطی کا مسلم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن کی کسی آیت اور کسی تفسیر مین اسکا بیان اور اشارہ نہین ہوا ہوگا اب یہہ بات مجھے یقین نہین اور مین کبہی اسکی جستجو مین نہین پڑا صرف محمدیونکے عموماً دعوے کرنے پر مینے اسکو قبول کیا اور میرا کچہہ مطلب یہہ نہ تہا کہ اس بات کا ثبوت چاہون کسواسطے کہ آپ کے سوا اب تک کسی محمدی عالم سے اسکا انکار سننے مین نہین آیا اور تعجب یہہ ہے کہ اول آپ نے کہا کہ یہہ بات قران اور تفسیرونسے برخلاف ہے من بعد خود دعوے کرکے آپ فرماتے ہین کہ انجیل منسوخ ہو گئی پہر کسواسطے اب ایسا دعوے کرتے ہین جو آپکے نزدیک قرآن مین نہین ہے رابعاً دوسری شرط جناب کی اسوقت بندہ کو منظور ہوگی کہ جناب ان دو باتونمین سے ایک کو ثابت کرین یعنے مدلل کرین کہ قول حضرت مسیح معتبر نہین ہے یا یہہ کہ وے آیات جنکے نسبت ان دعوے ہی یعنے کی مثلاً یوحنا کی ۵ باب

کی ابتک قرار نہین پائی یہان مراد کی تصریح کر دیجے دوم موضع ہم معترضہ

کہ توریت مین نہ دو اصول پائینہ بلکہ صرف فروعات کے مستو نہین نسخ ہوا ہے

جو کلام لیکے جلسہ نہین ادس نسخ نہیا جو مصطلح اہل اسلام ہے اور فقط اوامر

اور نواہی ہیمین اتا ہے اور اوسکی تشریح مینے جلسہ اول مین کی ہی اور اوسکے

اخبار ذکر مین احکام توریت کی منسوخیت ایکی زبان سے گذری نہی اور اوسکے

موافق مینے پہلے عریضہ مین بہی لکہا ہے تو غالباً اسیکا نسخ ہے مراد آپکی ۔ ہی ہوگی

گو اوسکا نام تکمیل ہی رکہین مگر اوسکی تصریح کر دیجے اور یہہ بہی بتلا دیجے کہ اس

معنے کر کے جسمین ہمارا کلام ہے ایکے نزدیک اصول ایمانی جنپر وہ نسخ طاری

نہین ہوتا تمام توریت موسی ع مین سواے احکام عشرہ کے کچہہ اور بہی ہین

اگر ہین تو اونکی تفصیل کیجے سیوم موضع تحریف و تبدیل از سہو کاتبان وغیرہ

نکتون اور حروف اور لفظون مین اور بعض آیتون مین ہوا ہے اسمین غالباً

لفظ وغیرہ کا عطف سہو پر ہوگا اور یہی آپکی مراد ہوگی کہ سہو کاتبون

اور غیر سہو سے یعنے قصداً جیسا آپنے جلسہ دوم مین بہی فرمایا تہا اور تحریف

قصدی اہل بدعت بلکہ تحریف قصدی دیندار مسیحیونکا بہی بعض محققین عیسائی

نے اقرار کیا ہے اگر یہی مراد ہے تو تصریح کر دیجے اور اسیطرح اسکی بہی تصریح

کر دیجیے کہ بعض آیتوں سے وہی سا تہہ اٹہہ آیتیں مراد ہین جنہین اوس
تحریف کو جسکے ہم مدعی ہین آپ نے قبول کیا تہا یا اس سے زاید بہی ہین اگر وہ تینی
ہی ہون تو اون مواضع کو ضبط کر دیجیے کہ فلانی اور فلانی آیت ہے تا کہ ہم اونکے
مضمون سے واقف ہون اور بعد دستخط ہو جانے طرفین کے دوسری آیتونکو جو
ماسوا ے اونکے ہین اور ہمنے اونکو نکال رکہا ہے اگلیے جلسونمین پیش کر کے
اونکے حسن و قبح پر مطلع ہو جاوین اور اگر لفظ بعض کا پچاس سا تہہ کو بہی شامل
ہے تو اوسکی تصریح کر دیجیے اور اس صورت مین بہی اگر آپ سے سب کی تفصیل
نہو سکے تو نو دس بڑے بڑے مواضع کی تفصیل کر دیجیے چہارم موضع کہ ہمارے
علماے تیس ہزار غلطیان الخ اس سے کیا مراد ہے آیا یہہ کہ سب مصحح ہمنے ہوے ہین
جو اٹہارویں صدی مین در پے تصحیح کے ہوے تہے بعد مقابلہ نسخونکے اتنی ہی
آج تک غلطیان نکالین ہین یا یہ کہ بعض مصححین نے بعض وقت مین اور اسیطرح
چہہ پچاس نسخے سے کیا مراد ہے آیا یہہ کہ آج تک اتنے ہی نسخو نسے مقابلہ کیا
گیا ہے یا یہہ کہ بعض وقت مین اتنونسے کیا گیا ہے گو اور وقت مین بہی
اوروں سے مقابلہ کر کے غلطیان نکالی ہو وین اور صورت دوم مین اس مقابلہ
کرنے والے کا کیا نام تہا پنجم موضع اب صرف تہوڑے سے الفاظ اور حرف

چند آیت مشتبہ رہی ہین جو کل تیس ہزار تہا تو اکثر کا اطلاق نصف سے
کچھ زایدپر ہوسکتا ہے پس تہوڑے الفاظ سے مراد کیا ہے ایا ہزارون جو
پندرہ ہزار سے کم ہودین یا سیکڑون یا دس بیس اور اسی طرح چند
آیت سے کیا مراد ہے اگر تہوڑے الفاظ اور چند آیت سے دس بیس الفاظ اور دس
بیس آیتین ہین تو انکی تفصیل کر دیجیے ششم موضع کہ سب تعلیمات اور احکام
انجیل بعینہٖ رہی ہین الخ اس سے کیا مراد ہے ایا یہہ کو ئی فقرہ کسی حکم
یا تعلیم کا محرف نہین ہوا یا یہہ کہ گو بعض جا مین ایکفقرہ یا کئی فقرے بگڑ
گئے ہون مگر جو دہی مطلب اور جا سے نکل سکتا ہے تو اصل مطلب مین
اپکے نزدیک کچھہ نقصان نہین آیا ہفتم موضع مین پینے اصل مطلب کی
تفسیر واضح کر دیجیے کہ ہم اسقدر پر اوسکا اطلاق کرتے ہین اور بس ہشتم
موضع انجیل کے اون نسخونکو جو زمانہ محمدؐ سے آگے مروج تہے اس سے کیا
مراد ہے آیا یہہ ہے کہ پیشتر زمانہ محمد صلعم کے لکہے ہوئے ہین اور اونکے زمانہ
سے پہلے مکتوب ہو کر مسیحیو نمین مستعمل تہے اور بعینہا آج تک موجود
ہین یا اور کچھہ مراد ہے اگر اول ہے جیسا آپ نے میزان الحق مین
بہی لکہا ہے تو اس صورت مین ہم پوچھتے ہین کہ اس بات پر آپ کے

جمہور علما کی راے متفق ہے کہ وے نسخے یقیناً بیشتر زمانہ محمدیہ سے مرقوم
ہوئے ہین یا بعض کی راے ہے یا فقط اپ کی اور صورت یقین مین
کوئی دلیل اوسکی لکھیے کیونکہ بعض کتب اسناد مین جو ہمارے پاس
ہین اس امر کو ہمنے دیکھا ہے مگر کوئی دلیل ایسی نہین ہے کہ اوسپر اعتماد
کیا جاوے یا باعتبار گمان غالب کے اپ ایسا کچھہ ارشاد کرتے ہین
نہم مدعی تحریف متن یعنے مطلب اصلی ہین اور اسیطرح بعض آیات مین
جنسے آپ دلیل پکڑتے ہین آپ کے نزدیک فقط جبھی ثابت ہوگی جب
کوئی ایسا پرانا نسخہ نکلے جو اس معنی اوران ایات مین حال کے نسخوں کے
مخالف ہو یا اورطرح بھی ہوسکتی ہے اگر ہوسکتی ہے تو اوسکی تصریح کیجیے
گا کہ اگر اسطور بھی ثابت کردو گے تو بھی ہم مان لین گے دہم یہہ کہ لفظ
دیریس ریڈنگ جو جلسہ اول مین اپ کے زبان مبارک پر بھی گذرا تھا اور
اپ اوسکا ترجمہ سہو کاتب کے ساتھہ کرتے تھے تعریف اسکی کیا ہے اور
اوسمین اور آراٹہ مین فرق ہے یا نہین امید عنایت سے یہہ ہے کہ ان
صاف اون دسون باتون سے اطلاع فرمائیے کہ بعد اوسکے جواب بتفصیل بکمال
عنایت نامہ کا لکھون اور مقدمہ مباحثہ مین جو منتظر رہو امر قطعی کرکے

عرض کردن زیادہ نیاز مورخہ ۱۹ اپریل ۱۸۵۴ء مطابق ۲۰ رجب ۱۲۷۰ھ

یوم چہارشنبہ مکرر عرض یہہ ہے کہ اس امر سے بہی مطلع فرماتے کہ جن نسخون نے مقابلہ نسخون کا کیا ہے اور آن پر سبہونکا اعتبار بہی ہے وے کے شخص تہے اور نام اونکا کیا ہے اور کس زمانہ مین تہے اور ازان سے عہد عتیق کے مقابلہ کرنے والے کتنے تہے اور عہد جدید کے کتنے فقط

جناب والا مناقب عالی مناصب مولوی رحمت اللہ صاحب سلامت عنایت نامہ اپکا پہنچا اور مضمون اسکا معلوم ہوا جواب یہہ ہے کہ آپکے سوالات کے جواب اور بیان مین کتاب لکہنی پڑیگی نہ نامہ بس ایک خط مین اسکی گنجایش کسطرح ہوگی مگر انکا جواب اسوقت ضرور بہی نہین کسواسطے کہ آپکے بعضے سوال اون مسئلونسے منسوب ہین جنکا مباحثہ ہوچکا اور بعض ایسے ہین کہ اگر جناب چاہین تو انکو اینده مباحثہ مین بحث کرین مین نے تو صاف لکہا تہا کہ پادری فرنچ صاحب کی اور میری دانست مین مباحثہ نے کس وجہہ سے اور کس مقام تک انجام پایا اور یہہ کہ وہ بات جو نسخ اور تحریف کے مباحثہ مین باقی رہی یہہ ہے کہ آپ اپنے اس دعوے کو کہ انجیل کا مضمون بدل گیا ثابت کیجے اور مینے یہہ بہی لکہا

کہ اگر مباحثہ پہر قایم ہو تو اوسی بات سے شروع ہونا چاہیئے نہ اور کسی بات سے
مگر جناب نے اسکا جواب کچھہ نہیں لکھا بلکہ اور سوالات پیش کئے بس فرمائیے کہ آپکو یہہ منظور
ہے کہ مباحثہ اوسی بات سے شروع ہووے یا نہیں اگر جناب کی یہی مرضی ہو تو مباحثہ
پہر قایم ہوکر جو جواب اس مسئلہ کے شامل ہے اب اوسے پیش کیجئے اور ہم تامل سے سنیگے
جواب لوینگے لیکن مباحثہ سے اگے جواب دینا لازم و واجب نہیں جانتے ہیں اور دوا حالیکہ
آپکی رضامندی اس بات پر نہ ٹہرے تو مباحثہ موقوف رہیگا اور میرے اگلے خط کا
یہی اسی کا اشارہ ہے فقط المرقوم ۲۱ اپریل ۱۸۵۴ء دستخط انگریزی پایان خط
پادری صاحب والا مناصب زبدہ کشیشان نامدار عمدہ علماء مسیحیان ذوی الاقتدار
سلامت عنایتنامہ آپکا پہنچا اور اوسکے دیکھنے سے کمال تعجب ہوا افسوس کہ اب محض
گفتگو موقوف کرنیکو ایک عذر کیا بار بار زبان پر لاتے ہیں بہلا جب آپنے
علی رؤس الاشہاد اس مجموعہ میں تحریف آیات کی اتنہ جاجسکے ایک جا
ایہ ۷ و ۸ باب پانچوین نامہ یوحنا کی ہے مان لی اور تغیر سہو کاتب کی
ایسی کی کہ وہ تحریف جسکے ہم مدعی ہین اوس سہو کاتب کی ایک فرد بن گئی
اور اس لحاظ سے امکان کا کیا ذکر وقوع تحریف کا بالفعل اوس مجموعہ میں
آپکے نزدیک مسلم ہوا پہر جواب عدم تحریف مقصود اصلی اس مجموعہ کی

واجب التسلیم کہ ایسی مین کیا شرط انصاف کی ہے دیکھو جس قبالہ مین صاف اتہام
جاجعل بکثرا جاوے اور صاحب قبالہ اوسکو قبول بہی کر لیوے اور پہر دعوی کرے
کہ اور جا اگرچہ ہمنے جعل کیا ہے مگر مقصد مین ہمنے جعل نہین کیا تو اوسکی کون سنتا
ہے علاوہ اسکے جیسا کہ آگے بہی عرض کر چکے ہین کہ ہمارا منصب آپکے عنایت نامہ
موافق مسئلہ نسخ اور تحریف اور تثلیث مین اعتراض کا اور آپ کا منصب جواب
دینے کا تہا پس انصاف کیجیے کہ اثبات عدم تحریف کا مقصد اصلی مین یقینا آپکے
ذمہ ہے اور ہمنے تو اپنے منصب سے زیادہ مشکوکیت اور محرفیت اوس مجموعہ کی
ثابت کر دی اور اونہہ جا آیات مین اپنے اوسکو مان لیا پس ہمارا ذمہ بالکل
فارغ اور آپکا ذمہ مشغول ہے اور ہمکو اب اتنا ہی کافی ہے جو کہین کہ یہ مجموعہ
مشتبہ ہے اور کیونکر نہو کہ جیونکا کیا ذکر اوسکی اکثر کتابونکی نسبت علمائے مسیحیونکو
سلفاً اور خلفاً شبہ رہا ہے اور بہت علمائے عیسائی مذہبنے اقرار کیا ہے
کہ نامہ دوم پطرس اور نامہ یعقوب اور نامہ یہودا اور نامہ دوم
اور سوم یوحنا اور مشاہدات یوحنا انجیل نویسونکے لکھے ہوئے نہین جیسا کہ
تفصیلاً اون علماء کے اقوال کی تشریح رسالہ اعجاز عیسوی مین جو انشاء اللہ
عنقریب آپکے ملاحظہ مین گذریگا ہوئی ہے پس اگر سند متصل اس مجموعہ کی

ہوتی تو ہرگز ایسے خلاف نہ پڑتا اور بہت علماء معتبر ایسا نہ کہتے اور اسیطرح
انجیل متی جو اول الاناجیل ہے اوسکی بھی کوئی سند متصل نہیں اور بموافق
مذہب مختار قدما کے وہ عبری مین تھی اور وہ اب صفحہ جہان سے گم ہے
اور ترجمہ یونانی اوسکا پایا جاتا ہے اور وہ بھی بے سند کہ آج تک بالیقین
اوسکے مترجم کا حال اور نام معلوم نہین جیسا کہ ہیہ امور بلرمین[1] اور گردیس[2] اور
کسابن[3] اور بشپ والٹن[4] اور بشپ ٹاملائن[5] اور ڈاکٹر کیو[6] اور ڈاکٹر ہمنڈ[7]
اور مل[8] اور ہارود[9] اور اوون[10] اور کین بل[11] اور اڈم کلارک[12] اور سائمن[13]
اور ٹلیمنت[14] اور بریٹیس[15] اور ڈوپن[16] اور کامیت[17] اور میکائلس[18] اور ارینیس[19]
اور ارجن[20] اور سیرل[21] اور ایپی فانیس[22] اور کریزاسٹم[23] اور جیروم[24] اور گریگی[25]
نازینزن اور ایبد جسو[26] اور تھیوفلکٹ[27] اور یوتھی میس[28] اور بے بیس[29] اور
یوسی بیس[30] اور اتھانی سیس[31] اور آگسٹائن[32] اور اسی ڈورا[33] اور علماے متقدمین
اور متاخرین عیسائی کے اقوال سے جنکو لارڈنر اور واٹسن وغیرہ نے اپنی
کتابون مین نقل کیا ہے ثابت ہین پس ایسی انجیل کو ہم کسطرح کلام اللہ مانین
اور ترجمونکا حال تو قدیم سے اہل کتاب مین بہت ہی خراب ہے اسکے مترجم نے
بھی بہت کچھ خرابی کی ہوگی شاید اسی لیے ہم اوسکو بہت جا صریح غلط

بالے ہین اول یہی کہ باب مین جہتہ علمیان کا حشر اوسمین موجود ہین اور
بہ سند ہوئے عہد عتیق کی کتابونکا ہم کیا ذکر کرین پس ہر گز ہمپر یہہ سبب
کتابین جنکے مصنفونکا بہی بالیقین پتا نہین لگتا حجت نہین ہوسکتی اور
جو آپ اپنے دو نون خطون کے موافق ایک ہے شرط پر گفتگو کرینگے
اور بس اور ہمارے نزدیک وہ شرط بالکل خلاف داب مناظرہ ہے اور
دوسرے یہی جلسۂ ہسم اوسکا انکار کرتے ہین جیسا بارہا ہم عرض کر چکے پس
یہہ سمجہکر کہ آپنے ایک عذر بوچ سے حیلہ قطع کرنے گفتگو کا اوٹھایا اور
گفتگو موقوف کی ہمنے اس مباحثہ کو قطعاً قطع کرتے ہین اور یہہ ہمارا آخری خط ہے
ہم تو اسکے بعد کوئی خط نہ لکہین گے اور آپ بہی نہ لکہیے گا لیکن اگر آپ مباحثہ
ضبط کرکے چہپوادین تو ضرور دو باتونکا لحاظ رکہیے گا ایک تو یہہ کہ ہمارے
مینے اصطلاحی نسخ کے جنکی تشریح تمام مینے جلسۂ اول مین کردی تہی ضرور ساتھ
لکہدیجئے گا دوسرے یہہ کہ سب خطون اپنے اور میرے کو جو قبل گفتگو زبانی
اور بعد اوسکے تحریر ہوئے ہین اوس مباحثہ کے ساتھ چہپوادیجیگا تاکہ
ناظر اوسکا خود ہی معلوم کر لیگا کہ کون غالب رہا اور کون مغلوب اور
کون خلاف داب مناظرہ کے کہتا تہا اور کون اوسکے موافق اور وہ جواب لکہتے

ہین کہ مینے جو میزان الحق کی دوسری فصل کے شروع مین لکھا کہ قرآن اور
اوسکے مفسرین دعوے کرتے ہین کہ قرآن کے ظہور سے انجیل منسوخ ہوئی ہے
اور جناب نے کہا کہ یہہ بات غلط ہے اسمین جناب دیدہ و دانستہ اپنی تحریر اور
تقریر مین تحریف کرتے ہین آپ کی تحریر یون ہے نسخہ ۱۸۴۹ء اس بابت
قرآن اور اوسکے مفسرین دعوے کرتے ہین کہ جسطرح زبور کے آنے سے توریت
اور انجیل کے ظاہر ہونے سے زبور منسوخ ہوئی اسیطرح انجیل بہی قرآن کے
ظاہر ہونے سے منسوخ ہو گئی اور یہہ صفحہ بیسوئین مین ہے محمدیونکا دعوے
بے اصل اور بیجا ہے جو کہتے ہین کہ زبور توریت کو اور انجیل ان دونونکو
منسوخ کرتی ہے اور میری تقریر یون تہی کہ غلط ہے جو دونو جا اپنے لکہا ہے
قرآن مین تو یقیناً اسکا کسی جا ذکر نہین اور نہ کسی تفسیر سے یہہ مجموعہ ثابت
ہو سکتا ہے بلکہ مخالف اوسکے تفسیرون اور اور کتب اسلامی سے سمجہا جاتا ہے
بعد اسکے عبارت تفسیر عزیزی اور تفسیر حسینی کی مین نے پڑہے تہے اور بہت
بڑی غلطی ایکے اس تحریر دعوے مین یہہ ہے کہ زبور آپ مسلمانون کے
دعوے کے موافق ناسخ توریت اور انجیل سے منسوخ فرماتے ہین حالانکہ
یہہ صرف بہتان ہے اور وہ جو آپ لکہتے ہین کہ جناب اُن دونون مین سے

ایک کو ثابت کریں یعنے یہ دلیل کریں کہ قول حضرت مسیح معتبر نہیں الخ ہمارے
نزدیک اگر قول مسیح ع ثابت ہو جاوے اسکے انکار کو بہت برا جانتے
ہیں مگر ثابت ہونا اسکا مشکل ہے اور آپ اوسے ہرگز بدلیل ثابت نہیں
کر سکتے مگر اس سے قطع نظر کرکے کہتا ہوں کہ اوّل جب ہمارا کلام مجموعۂ انجیل
پر ہے کیا عہد عتیق اور کیا عہد جدید تو ہرگز اوسکے آیات سے ہمارے
اوپر حجت تام نہیں جب تک اس مجموعہ کی آپ عدم تحریف ثابت
کردیں اور سند متصل اوسکی نہ بتادیں اور ہم پر لازم نہیں کہ کسی آیت
پر اسکی التفات کریں دوّم یہہ کہ اگر بالفرض والتقدیر مان بہی لیں کہ
یہہ اقوال مسیح ہیں تو دلیل آپ کا مطلب نہیں نکلتا جیسا بلی نے تصریح کی
اور وہ اوسکا قول جلد اول میں گذارش کیا تہا سوّم یہہ کہ اگر بالفرض مان
بہی لیں کہ مسیح ع کی گواہی سے اپکا مطلب نکلتا ہے تو اوس سے اتنا ہی
ثابت ہوگا کہ مسیح ع کے وقت تک بعض کتابیں عہد عتیق کی محرف نہیں
ہو تی تہیں اور یہہ تو ثابت نہیں ہوتا کہ بعد زمانہ مسیح ع کے بہی نہوئی
ہوں جلد اول تفسیر ہنری اور اسکاٹ میں ہے کہ اگستاین یہود یونکو
الزام تحریف تاریخوں کا دیتا تہا کہ انہوں نے واسطے غیر معتبر کرنے ترجمۂ یونانی

اور بسبب دشمنی دین مسیحی کے یہہ امر کیا تہا اور قدما نے مسیحو نین بہی رائے عام تہی اور کہتے تہے کہ سنہ ۱۳۰ تخمیناً عسوی مین او نہون نے یہہ تحریف کی ہے انتہی ملخصاً لیس اگستاین اور جمہور قدما و کے موافق یہہ تحریف دوسری صدے مین ہوی ہے اسیطرح اور جا بہی ہو لیس گواہی جناب مسیح کی آپکے زعم مین اوسکی نفی کیونکر ہو سکتی ہے اور جو آپنے ایک عذر ضعیف کے سببے مباحثہ ختم کیا تو اور باقون خط کو جو اگلے مباحثہ کے متعلق ہتین کیا لکہون زیادہ نیاز محررہ ۲۳ اپریل ۱۸۵۴ء مطابق ۲۴ رجب ۱۲۷۰ ہجری روز یکشنبہ فقط

تمت بالخیر

الحمد للہ کہ یہہ مباحثہ تمام ہوا اور چونکہ بندہ دونو جلسونمین حاضر تہا تو گفتگو اپنے کانون سنی لکہی ہے لکن اندنون مین پادری فنڈر صاحب نے اس مباحثہ کو دوسرے ڈہنگ سے چہاپا ہے جسمین اکثر باتین ایسی ہین جو اوسوقت طرفین مین سے کسی نے نہین کہین اور بہتیری ایسی ہین جو جان بوجہکر او نکو چہوڑ دیا اور بہتیری ایسی ہین جنکے جوابون مین تحریف کر ڈالی تو اسلیے یہہ رسالہ سب صاحبون کی خدمت مین جو اس جلسہ مین شریک تہے بہیجکر یہہ توقع رکہتا ہون کہ اگر یہہ مناظرہ جو نیاز مند نے قلمبند کیا ہے مطابق واقع کے ہو تو اپنے اپنے دستخط سے

فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْغَالِبُوْنَ

دوسرا حصہ مباحثۂ مذہبی کا

جو فیمابین

سیدالسنت سبحین محمد وزیرخان صاحب اور پادری
فنڈر صاحب کے بذریعہ خطوط شہر اکبراباد مین واقع ہوا

اور جسکو

سید عبداللہ صاحب اکبرآبادی نے جمع کیا

مطبع منعمیہ واقع شہر اکبراباد محلہ
چھلی اینٹ سنہ ۱۲۷۰ مین محمد امیرخان کے اہتمام سے چھپا
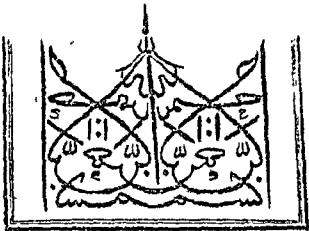
کہان وہ منہہ لاؤن جس سے اپنے خداے صادق وعادل کی حمد و ستایش کرون اور کہان ایسی
عقل پاؤن جو اس خداے واحد و لا شریک کی صفت و ثنا ادا کرون اسکے انعام و اکرام احد و احصا
باہر اور اسکے افضال و عنایات اندازہ و شمار سے خارج ہین اس مقام مین تو یہہ ادعای کہ ما عرفناک
سے اور سکے عہدہ برائی کا خیال ہر ایک حالت سے جہان متفق بر الہیتش فرو ماندہ در کنہ ماہیتش
نہ ادراک در کنہ ذاتش رسد نہ فکرت بغور صفاتش رسد کہ ازین راہ برگشتہ اند بر نقش ایوان
خلاف پیمبر کسی رہ گزید کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید یہہ کتاب بیان احسان اس خداے واحد مطلق کا ہم بارہ
ہے کہ جس نبی آخر الزمان کی بشارتین کل انبیا و مرسلین دیتے چلے آئے تھے اسکو بحر زور و شور سے
مین ظاہر کیا سو نبی جب تشریف لاے خوف سے شیطان بہی گہبرایا ہوا سارے جہان کے کافرون مین ہلکل
دوبالا ہو گئی قبہ مین کنکرات اور بتون مین زلزلہ نوشیروان کے قصر مین آیا عرب مین شور انبیا
جسم کی آمد آمد کا وہ خاتم الانبیا والمرسلین کہ جسطرح حضرت یحیی نے حضرت عیسی علیہ السلام کے حق مین

بشارت دیکر فرمایا تہا کہ توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہت نزدیک ہوئی اسیطرح اور انہین
الفاظ سے حضرت عیسی علیہ السلام نے اسکی بشارت دی پر افسوس کہ اسپر بہی شقیان ازلی صراط مستقیم
سے واہ راہ گمراہی و ربانے سخت دلی کیا باوجودیکہ نصیحت اور رہنمائی کے نقارے انکے کانون اور آنکہون میں بجے
اور صبح علم اوس منادی صادق نے راہ راست پر بلایا اور فرمایا کہ تیرہ و روزنا سمجھ الفاظ میں خدا کے کلام
میں خلط ملط کردیا ان آیات متشابہات پر مائل ہوکر گمراہی مین نہ پہنسو اور وہ کتاب کہ لاریب فیہ جسکی صفت
اور لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ جسکی شان ہے تو اوس گمراہی سے باز آو اور تم لوگ
خدا کے نور کو پہونک پہاڑنک سے نہ بجہاسکوگے کیونکہ وہ خود فرماتا ہے یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواہہم
واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون پر ہرگز نہ مانا اور تیرگی کو نہ چہوڑا اور جو کچہہ اوستادی کرنی بہی خدا کے
کلام مین بہی کر گزرے ایک ہزار ہزار شکر اوس خدا کا ہم پر واجب ہے کہ جسنے ہمکو اس تیرگی سے
بچاکر صراط مستقیم پر قایم رکہا اور مضمون اسکا یہ کہ خبر سیطرح پر دلایا ہے بتلایا ہو الذی ارسل رسولہ
بالہدی و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون اور باوجودیکہ کسی اہل اسلام کے دلمین کبہی
اسیطرح کا شک یا شبہ کسی زمانہ مین ذرا سا بہی نہ آیا تہا پر تیرہ سو برس مین صدہا مین جیسکر پادریون نے
پہر اوس تیرگی اور گمراہی کو اوکسایا اور جہان مین نقارہ علی الاعلان انکہین بند کرکے خلاف
کا بجایا تب بہی واسطے نبی آخر الزمان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی برکت سے کہ اولاد عادل
حقیقی نے مباحثہ تورات میں مخالفین کو زک دی اور جن جن باتونکو ایک تمہید پادری لوگ

اپنی چالاکی سے چھپاتے اور مخفی کرتے چلے آتے تھے انکا اقرار کروایا اور بہہ بعض بعض باتین جو عین
مباحثہ کے وقت تو نہین رہ گئی تہین اور انکا ذکر نہ آنے پایا تہا اب ان خطوط کے ذریعہ انکا
اقبال کرا دیا علی الخصوص مسئلہ تحریف جو عمدہ مسائل متنازعہ فیہ مین سے ہے مخالفین کی تحریر ہی
سے بخوبی تمام کالشمس فی رابعة النہار پایہ ثبوت کو پہنچایا اب انفیصلہ خطابیہ ہر ادنی و اعلی پر
بہہ بات واضح و آشکار ہو جائیگی کہ بہہ اناجیل اربعہ جو آج کل عیسائیون مین مستعمل اور انکی
مسلم علیہ ٹہہری ہین بیشک موضوعی مصنوعی ہین اور ہرگز ہمارے خدا کا کلام نہین ہوسکتین کیونکہ
انکے مصنفین آپ باہم متفق ہین کہ آیتین کی آیتین انمین سے نکالی گئین اور آیتین کی آیتین مخالفین
کی طرف سے انمین بڑھا دی گئی ہین واضح ہو کہ اس حصہ مین فریقین کے خطوط کا
ترجمہ اردو مین کیا گیا ہے اور باقی خطوط جنبہا بلفظہ شامل کئے گئے ہین خداوند
متعال اپنے نبی آخر الزمان کے صدقہ سے انکا فائدہ خلائق کو پہنچا دے اور ہمکو اور سبا انکو
ہمیشہ راہ مستقیم پر قائم رکہے آمین یا رب العالمین ۞ جناب ڈاکٹر صاحب شفیق مخلصان ڈاکٹر محمد وزیر خان صاحب سلامت
السلام علیکم بعد التماس یہہ ہے تین جلد انگریزی کتابین جنمین سے ایک جو دوسری دونو کی نسبت ضخیم ہے
اسینگر صاحب کی تصنیفات سے اور شاید اختتام کے وقت اسکا ترجمہ اردو مین کیا جاوے آپکے
ملاحظہ کے واسطے بہیجتا ہون جب آپ ان تینون کتابون کے ملاحظہ سے فراغت پائین انکو پہر
میرے پاس بہیج دیجئے زیادہ والسلام

الراقم
بندہ کنیش فانڈر صاحب
مرقومہ ۱۵ مئی سنہ ۱۸۵۴ عیسوی

جناب پادریصاحب شفیق مخلصان کشیش منذر صاحب سلامت
بعد ما وجب کے التماس یہہ ہے کہ تین جلدین کتاب انگریزی آپ کی بہیجی
ہوئی کہ ایک اونمین سے ڈاکٹر اسپرنگر صاحب کی تصنیف ہے آپ کے
نامہ کے ساتہہ پہنچین مجہے ممنون فرمایا لیکن اونکے بہیجنے کا مطلب معلوم
نہوا آیا یہ مباحثہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے مطاعن مین منظور
ہے یا بلا غرض خاص صرف مطالعہ کے لئے بہیجی ہین اگر دوسری بات
ہے تو محض لا حاصل ہے کیونکہ یہ سب کتابین چند عرصے سے چہپ گئی
ہین اور اکثر میرے مطالعہ مین رہی ہین اور جو کچہہ سیل صاحب نے
قرآن شریف کے ترجمے کے مقدمہ مین لکہا ہے وہ بہی دیکہا ہے
اور تاریخ محمدی ارونگ صاحب کی اور تالیفات مصنفان لائبریری
اف یوسفل نالج بہی مطالعہ مین آئی ہے سوا اسکے وہ کتابین علماء مسیحیہ کی
جو انجیل کے باب مین اور حضرت عیسیٰ ع کی شان مین لکہی گئی ہین جیسے
کتاب اکسی ہومو اور تاریخ ینوعی استراس صاحب کی اور کتاب بوئنج
لی اور تصنیفات اسپائی نوزا کی اور چہہ رسالے ولسن صاحب کے اور
کتاب مورل فلاسفی کی اور کتاب تامس پین کی اور کتاب موسوم

بہ جے ہو و الونیڈ اور تصنیفات نیومن و دالیٹرہ بالفزی وغیرہ مسیحونکی کہ
اسطرحکی کتابین بڑے اہتمام سے چھپی ہین انمین سے اکثر میرے مطالعہ
مین رہی ہین لیکن مین یقیناً جانتا ہون کہ آپ کو ان کتابونکے ملاحظہ
کا اتفاق نہوا ہوگا کیونکہ اگر اس طرحکی بعض کتابین آپ کی نظر سے
گذرتین اور جناب اونکے مضامین کو ان کتب مرسلہ کے مضامین سے
مقابلہ کرکر انصاف فرماتے تو ہرگز یہ کتابین میرے پاس نبھیجتے
اسلئے مین چاہتا ہون کہ مہربانی فرماکر بہ نیت اثبات حق کے اولاً کتب
مرقومہ بالاکو مطالعہ کرین اسکے بعد بھی اگر طعن و تشنیع کا حوصلہ ہو اور
منصف دلی اجازت دیوے تو ان کتب مرسلہ کی سیر و مطالعہ کی
درخواست مجھسے فرما دین اگر اس طرحکی کتابین جناب کے کتب خانہ
مین موجود نہو وین تو مجھے فرمایئے کہ حتی المقدور بطور عاریت وغیرہ
کے اونکے بہم پہنچانے مین سعی کرون علاوہ برین اکثر مطالب ان
کتب مرسلہ کے محض بے اصل و بے بنیاد ہین جیسے وہ آپکا ادعا جو میزان الحق
کے باب اول کی فصل دوسری مین مندرج ہے یعنے قرآن اور اوسکے
مفسر دعوی کرتے ہین کہ حسا زبور کے آنے سے توریت اور انجیل کے

طور سے زبور منسوخ ہوئی الخ) یا یہہ عبارت (اسصورت مین دعوی
محمدی کا یہ جاہے جو کہتا ہے کہ زبور توریت کی ناسخ ہے الخ) حالانکہ
یہہ صریح بہتان ہے نہ کہین قران مین اور نہ کسی تفسیر مین یہہ مذکور
ہے اور نہ کوئی محمدی اسکا معتقد بلکہ اسکے خلاف کتب اسلامیہ مین مرقوم
ہی کہ نسخ محض اوامر و نواہی مین آتا ہے نہ اخبار و دعاؤن وغیرہ
مین اور زبور مین اسیطرحکے مضامین ہین سوکسطرح کوئی محمدی اسکے
منسوخ ہونیکا دعوی کرسکتا ہی اور اگر پہلی بات ہے تب بہی بے فائدہ
ہی کیونکہ ظاہر ہے کہ اس طرحکے مباحثہ سے کچھہ فائدہ حاصل نہین ہوتا
بلکہ مقصد کے بالعکس نتیجہ نکلتا ہے اور اسی جہت سے مباحثہ مذہبی مین
مین کم لگاتا ہون اور ایسی چیزونکا مجھکو شوق نہین ہے چنانچہ مولوی
رحمۃ اللہ صاحب کے بعض خطوط کے مضمون سے آپکو واضح ہوا ہے اور
کار سرکاری سے بہی فرصت کم پاتا ہون علاوہ اسکے آپکو معلوم ہے
کہ ان کتابون کے مطالب کچھہ اوسسے زیادہ نہین ہین جو آپ نے
میزان الحق مین لکھا ہے اور اوسکا جواب لفظاً لفظاً صاحب استفسار و
جناب مولوی رحمۃ اللہ صاحب نے دیا چنانچہ بعض تو آپ کے ملاحظہ مین

للہ کی ہین اور بعض ترتیب گذر چکی اور آپ کی طرف سے ابتک جواب بجواب
لکہا نہین گیا تو کیا ضرور کہ جدا مباحثہ قائم ہو اسس صورت مین اگر مجہکو
معاف رکہیئے تو اخلاق سے بعید نہین سے اور جو آپ بمقتضائے سرانجام کار
اپنے عہدہ کے خواہی نخواہی مباحثہ ہی کیا چاہین تو اس ترتیب کو جو پہلے
سے خاطر شریف مین مرکوز تہی اور مباحثہ کے وقت مولوی رحمۃ اللہ صاحب
کے ساتہہ پیرا از سر نو شروع کی ہے کا ہمکو ہاتہہ سے دیتے ہین
اور جو آپ اپنی دانست مین نسخ و تحریف کے مباحثہ سے فارغ ہو چکے
ہین اور حسب ادعائے محمدیونکے منسوخیت و محرفیت کتب مقدسہ کے
مقر ہین تو اجمال اور اہمال کو جو آپ کی اکثر عبارات مین سے چہوڑ کر
معاف کہیئے کہ مباحثہ نسخ و تحریف کا کہ محمدیون اور عیسائیون مین
متنازعہ فیہ تہا طے ہو گیا اور سمجہے ما کہ ہماری کتب مستعملہ حسب اصطلاح
اہل اسلام کے منسوخ و محرف ہو گئی ہین فقط ــــــــ
آپ کے خط بہیجنے کے بعد جسمین اقرار نسخ و تحریف کا ہو تثلیث کے
مسئلہ مین جو موافق ترتیب مقررۂ سابق و حال کے تیسرا مسئلہ
ہے گفتگو کیجا دیگی ہر چند یہہ اقرار جسکی مین استدعا کرتا ہون

کوئی نئی بات نہین ہے بلکہ وہی ہے جو آپ نے مجمع عام مین علی رؤس الاشہاد اسکا اقرار کیا ہے لیکن واسطے رفع ایک ہیچ کے جو جناب کی بعض عبارات مین واقع ہے مستدعی ہوا ہون بالجملہ خلاصہ یہہ ہے کہ اگر باوجود ان عذرون کے جواوپر مذکور ہوئے مباحثہ کرنا امر ضروری جانتے ہو تو اپنی کتب دینیہ سے ہاتھہ دہوکر اور انکو موافق اصطلاح اہل اسلام کے منسوخ و محرف مانکر تثلیث کے میدان مین قدم رکہئے جب اس مسئلہ سے فراغت حاصل ہوگی تو حضرت خاتم الرسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے باب مین گفتگو کیجاویگی بہرحال جو آپ کی بہیجی ہوئی کتابون کا اپنے پاس رکہنا فضول جانا اسواسطے تینون جلدین خدمت مین واپس بہیجدین امید کہ انکی رسید سے مسرور فرمادین اور یہہ جو آپنے لکہا تہا کہ شاید وقت اختتام اوسکا (یعنے اسپنڈر صاحب کی کتاب کا) ترجمہ اردو مین کیا جاوے سو میری دانست مین اسکے ترجمہ مین مصروف ہونا تضیع اوقات ہے کیونکہ اس کتاب کے مطالب کچہہ میزان الحق سے زیادہ نہین ہین سو مین ازراہ خیرخواہی صلاح دیتا ہون کہ اگر تاریخ بسوعی جناب

ڈاکٹر ڈیوڈ فریڈرک اسٹراس صاحب کی اردو مین ترجمہ کی جاوے تو بہت مفید ہوگی +

الراقم

بندہ ڈاکٹر محمد وزیرخانصاحب ۲۱ شعبان ۱۲۸۷ھ مطابق ۱۷ نومبر ۱۸۷۰ء

جناب ڈاکٹر صاحب شفیق مہربان ڈاکٹر محمد وزیرخان صاحب سلامت

بعد از سلام عرض یہہ ہی کہ جناب کا خلاصہ اُن تین کتاب انگریزی کے جو مین نے آپ کے مطالعہ کو بہیجی تہین پہنچا جواب مین اپنی دو بات پر اکتفا کرتا ہون اولاً تعجب کرتا ہون کہ تامس پاین اور ڈاکٹر اسٹراس صاحب سے لوگون کی کتاب آپ کو پسند ہین یہہ تو مسیحی نہین بلکہ جملہ منکرین مین سے ہین نہ نبی کو مانتے نہ وحی کے قایل ہین اور نہ موسی نہ عیسیٰ کو برحق جانتے اور معجزہ سے بہی انکار کرتے ہین وے تو وحدۃ الوجودی اور دہریہ کی قسم سے ہین اور اس مرحلہ سے کہ انکی کتاب آپ کے نزدیک مقبول ہی یہہ شبہ ہوتا ہے کہ شاید جناب بہی انکے زمرہ مین سے ہین چنانچہ ملت اسلامیہ مین بہی ایسے لوگ ہین کہ ظاہر مین محمدی اور باطن مین دہریہ ہین اور یہہ کہ ان صاحبون کی کتاب ولایت مین

بے رو ک ٹوک طبع مین آ ئی ہین یہہ کچہہ اسکی دلیل ہین ہین کہ گویا وے
کتاب حق یا مسیحون کے نزدیک پسندیدہ ہین جیسا آپ کو بہی بخوبی
معلوم ہوگا صرف منکرین کی سمجہہ مین وے معقول ہین اور بس اور
مسیحی علما سے ان کتابون کے جواب برسون سے بخوبی ادا ہوئے
ہین چنانچہ ان کتابون مین سے جو منکرین مذکورہ کے اعتراضات کے جواب
مین لکہی گئی ہین دو میرے پاس بہی موجود ہین ایک انگریزی اور ایک
جرمنی زبان مین اگر آپ چاہین کہ انکو ملاحظہ کرین تو وہ جو انگریزی زبان
مین ہی آپ کی خدمت مین بہیجدونگا اس مین ٹامس پائن اور گبن اور
ہوم کے اعتراضات کے جواب مسطور و مذکور ہین اور وہ جو جرمنی سے ہے
ان کتابون مین سے ایک ہی جو ڈاکٹر استراس کی کتاب کے جواب مین
لکہی گئی ہین ثانیاً یہہ کہ آپ فرماتے ہین کہ تاریخ محمدی مصنفہ ڈاکٹر اسپرنگر
صاحب محض بے اصل و بے بنیاد ہی پس التماس کرتا ہون کہ آپ
ان مواضع کو جنہین آپ محض بے اصل بتاتے ہین نشان دیجیے
معہ اپنے اعتراضات کے اور مین ڈاکٹر اسپرنگر صاحب کے پاس
بہیجدونگا شک نہین کہ صاحب موصوف جو عربی مین عالم کامل ہین

اپنے جواب مین بنا دیگا اُسکا قول صحیح اور آپ کا قول محض بے
اصل ہی فقط
الراقم
بندہ کنیس فنڈر صاحب ۲۹ مئی سنہ ۱۸۵۴ ع
جناب پادری صاحب شفیق مخلصان کنیس فنڈر صاحب سلامت
بعد اوجب کے التماس یہہ ہے کہ جناب کا خط مرقومہ ۲۹ مئی سنہ حال کا
پہنچا اوسکے دیکھنے سے مجھے کمال تعجب ہوا کہ جناب نے یہہ کہا نیکالا
کہ مین اونکی کتابونکو معقول سمجھتا ہون مین نے تو صرف یہی لکھا تہا
کہ وے کتابین میرے مطالعہ مین رہی ہین اور یہہ ظاہر ہے کہ کسی کتاب
کے مطالعہ مین رہنے سے یہہ لازم نہین آتا کہ آدمی اونکا معتقد بہی
ہو جاوے ہرچند وے میرے مطالعہ مین رہین لیکن وے میرے
معتقد علیہ اور میرے نزدیک معقول نہین ہین لیکن جناب نے ازبسکہ
تیز فہم ہین اپنی تیز فہمی کو کام فرماکے کچہہ اور ہی مطلب نکال لیا اور
تڑہ اوسپر یہہ ہوا کہ زبان قلم سے کچہہ ان کہنی بہی کہہ ڈالی
اب آپکی جتنی تیز فہمی اور سخن شناسی کی توصیف بیان کرون
سو بجا اور مناسب ہے کیا آپ یہہ نہین جانتے کہ ہمارے نزدیک

دشمن اور برا کہنے والا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا خیر البشر علیہ الصلوٰۃ
والسلام کے دشمن اور برا کہنے والے کی برابر ہے پس اسی جہت سے عیب
لگانیوالا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اور حضرت سرور کائنات کا دونوں
برابر ہیں جیسے مثل مشہور ہے سگ زرد برادر شغال ــــ پس اب صاف
ظاہر ہے کہ وے کتابیں بھلا ہمارے نزدیک کاہیکو معقول ہونگی ــــ اور تعجب ہے
کہ جناب مولوی رحمۃ اللہ صاحب نے آپ کی نسبت ایک لفظ گریز کا لکھا تھا
وہ آپ کو ایسا ناگوار گذرا کہ آپ نے مولوی صاحب موصوف کو لکھا کہ امر مباحثہ
میں ایسے لفظ کا لکھنا خلاف تحریر اہل تہذیب کے ہے حال آنکہ وہی لفظ آپ
پہلے جناب مولوی آل حسن صاحب کو لکھہ چکے ہیں ــــ کیا آپ کا یہہ
لکھنا کہ اس مرحلہ سے کہ اونکی کتاب آپ کی نزدیک معقول ہے بیہ شبہہ
ہوتا ہے کہ شاید جناب بھی لنکے زمرہ میں سے ہیں م خلاف تحریر اہل تہذیب
نہیں ہے اب اب کون امر مجھے مانع ہوسکتا ہے کہ میں بھی اسکے جواب میں
اس جہت سے کہ اون کتابوں میں جو آپ نے میرے پاس بھیجی ہیں بہت
سی باتیں الحاد کی ہیں اور آپ اون کتابوں کو معقول سمجھتے ہیں
آپ کو ملحد نہ کہوں یا اس سبب سے کہ آپ نے مجمع عام میں احکام

توریت کے منسوخ ہو جانیکا اقرار کیا اور عہد جدید میں سات اٹھ جگہ تحریف کے
مقر ہوئے اور تیس یا چالیس ہزار جگہ نسخ متعددہ میں ایسے سہو کا
کہ کہ جنکے سبب سے ورس کے ورس حاشیہ سے متن میں داخل ہوگئے
اور بہیترے ورس جو اصل متن میں تھے خارج ہوگئے اور ورس کے
ورس بدل گئے اوس جلسہ میں آپ نے تسلیم کر لیا یہہ کہا جاوے کہ
آپ اپنے دل میں تو دین عیسوی کے باطل ہونیکے معتقد ہیں اور الہی کتب
مقدسہ کو منسوخ و محرف بہی جانتے ہیں اور ہرگز انکا آپ کو اعتقاد نہیں
لیکن صرف بسبب خواہش و غرض دنیوی کے آپ اس دین کو ظاہرا
مانتے ہیں اور اسی لئے ان محرف کتابوں کے حامی بن رہے ہیں
تا اسباب کمالی ظاہر کر سکے کہ عمر بہر تو آپ کلیسہ لوتہیرین کے مرید رہے
اور اب صرف کئی برس سے جو چرچ اف انگلنڈ میں داخل ہوگئے
یوں گمان کیا جاوے کہ اسمیں بہی وہی غرض دنیاوی سبب پڑا
ہوگی کہ اب آپ کو انگلستان میں رہنے کا ارادہ ہے جیسا کہ میں نے
آپ کے دلی رفیق سے بہی سنا ہے یا اسکا سبب ایک امر خانگی ہو جسکو
اور لوگ کہتے ہیں یا اس مشہور قول امرء القیس علیہ اللعنہ کے طرف

خیال کرکے یہہ کہا جاوے کہ آپ خود دہریہ ہین پس اس لیے اورونکو
بہی آپ اپناہی سا سمجہتے ہین اور اب آپ کی بعینہ وہی مثل ہے
کہ ہاتہون مہندی پیرون مہندی اپنے طلن اوردون دیندی لیکن ازبسکہ
یہہ باتین مناسب نہین ہین اور خلاف آداب تحریر و تہذیب ہین تو
اسواسطے مین آپ کی نسبت نہین لکہتا اور یہہ جو آپ فرماتے ہین کہ جنکی
ملت اسلامیہ ہین ایسے لوگ ہین کہ ظاہر مین محمدی اور باطن مین دہریہ
ہین سو یہہ ہی آپکا حسن ظن ہے بہلا اونکو کس بات کا ڈر ہی کہ جو کچہہ
اونکے دلمین ہے سو علانیہ ظاہر نکرین ہان عیسائیون مین البتہ ہزار ہا لوگ
ایسے ہوگئے ہین چنانچہ جرمن اور فرانس اور امریکہ بلکہ خود انگلستان مین
بہی اس امر کا بڑا چرچا ہے اور چہپے چہپائے تو ہندوستان مین بہی
بہتیرے ہین ــــ اور اسٹراس کی کتاب کے بابت جو آپ لکہتے
ہین کہ میرے پاس اوسکے جواب مین ایک کتاب جرمنی ہے سو مقام
تعجب ہی کہ مجمع عام مین مباحثہ کے وقت مین نے اون بہت سے اعتراضون
مین سے جو ڈاکٹر اسٹراس صاحب نے کئے ہین صرف ایک ہی اعتراض
پیش کیا تہا یعنے جو ورس ۲۷ باب اول متی مین تہا اور آپ نے

اوسکا کہیہ بہی جواب نہ بن پڑا بجز اس اقرار کے کہ غلطی کچہہ اور سے اور سہو لف کچہہ اور لیکن شاید آپ یہہ عذر کرین کہ بسبب رنج مجمع کے میرے موہنہ سے جواب اوسکا نہ نکل سکا تو خیر اب سہی مین چند اعتراض جو اکثر اس تراس صاحب نے فقط اول ہی باب متی پر کئے ہین لکہتا ہون آپ اونکا جواب جرمنی کتاب سے مہربانی کرکے لکہہ بہیجئے **اول** یہہ کہ ورس ۱۷ باب اول متی مین یون لکہا ہے کہ سب پشتین ابراہام سے داؤد تک چودہ پشتین ہین اور داؤد سے اوسوقت تک کہ بابل کو اوٹہہ کر چلے گئے چودہ پشت ہین اور بابل کو اوٹہہ جانے سے مسیح تک چودہ پشت ہین بس اس بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ اس **نسب** نامہ مین چودہ چودہ پشتونکی تین قسمین ہین حالانکہ یہہ غلط ہے اس لیئے کہ اگر سب نام گنے جاوین تو حضرت ابراہیم سے حضرت داؤد تک تو البتہ جب چودہ ہوتے ہین کہ حضرت ابراہیم اور حضرت داؤد دونون اسی قسمت اول مین داخل ہون اور قسمت دوم مین یہکنیا کو لیکے پورے ہوتے ہین لیکن قسمت سیوم مین سب نام حضرت عیسیٰ سمیت صرف تیرہ ہین پس متی نے سہو سے ایک نام چہوڑ دیا کس لیئے

کہ کاتب کے سہو کا تو گمان نہین ہو سکتا اسلیئے کہ پورفری نے بھی یہ
اعتراض کیا تہا **دوسرا** یہہ کہ قسمت دوم مین جو حضرت سلیمان
سے شروع اور یہکینیا پر ختم ہوتی ہے متی چوداہ پشتین بتلاتا ہے
حال آنکہ تواریخ کی اول کتاب کے باب تیسرے کو ملاحظہ کرنے سے
صاف معلوم ہوتا ہے کہ اوسی زمانہ یعنے حضرت سلیمان سے یہکینیا
تک ۱۸ پشتین ہوئی ہین اور اسی باب مین نیومن صاحب نا سف
کے راہ سے کہتا ہے کہ دین عیسوی مین ایک ورتین کو ایک ماننا پڑا تہا اب
۱۸ اور ۱۴ کو بہی ایک ہی کہنا پڑا کیونکہ کتب مقدسہ مین تو غلطی کا
احتمال ہو ہی نہین سکتا — **تیسرا** یہہ کہ متی ورس ۸ مین
عوزیا کو یورام کا بیٹا لکہتا ہے حال آنکہ وہ اوسکے پڑپوتے کا بیٹا ہے اور جناب
متی نے غلطی سے تین بادشاہون کو چہوڑدیا ہے جیسا کہ ورس ۱۱ و ۱۲ باب
۳ کتاب اول تاریخ سے ظاہر ہے — **چوتہا** یہہ کہ ورس ۱۱ مین متی
نے یہکینیا کو یوشیا کا بیٹا لکہا ہے حال آنکہ وہ اوسکا پوتا تہا اور نیز یہ بہی
متی سے ایک نام چہوٹ گیا **پانچوان** متی نے یہکینیا کے بہائی لکہے ہین
حال آنکہ عہد عتیق کی کتابون سے اوسکا کوئی بہائی ثابت نہین ہوتا

بلکہ وہ اپنے ماباپ کا اکلوتا بیٹا تہا البتہ اوسکے باپ کے تو تین بہائی تہے
چہٹا متی نے زر بابل کو شلتائیل کا بیٹا لکہا ہے حال آنکہ وہ اوسکا
بہتیجا اور فدایا کا بیٹا ہے **ساتوان** متی نے ابیود کو زر بابل کا
بیٹا لکہا ہے حال آنکہ اوسکے بیٹون میں سے کسی کا بہی نام ابیود نہ تہا پس جب
ایک نسب نامہ مین جناب متی نے اتنی غلطیان کی ہون تو اونکی کتاب
مین موجود احادیث کتنی غلطیان ہونگی لہذا اسٹراس صاحب کہتے ہین کہ جب
یہہ ثابت ہوا کہ مورخ کی تحقیق مین فتور ہے تو اوسکا کلام قابل اعتبار
نہین سوا اسکے اسٹراس صاحب نے نسب نامہ پر اور بہی اعتراض
کئے ہین مگر بسبب خوف طوالت اتنے ہی پر اکتفا کیا گیا ہے آپکے
اخلاق سے امیدوار ہون کہ اسکے جواب سے مطلع فرمائیے ـــ
اور یہہ جواب نے لکہا کہ اسپرنگر صاحب کی کتاب پر جو اعتراض ہون
اونسپر نشان دیجئے اونکے جواب و ثانیہ طلب کئے جاوینگے
سو اسمین بہی بندہ کے نزدیک کوئی فائدہ متصور نہین ہے
اسلئے کہ جب ہم لوگون نے آپکی کتب مقدسہ کو بے سند ثابت کر دیا
اور اوسمین غلطیان فاحش ظاہر کر دین کہ جنکو آپ نے بہی مان لیا

اور ایسا ہی میزان حق کی وہ عبارتین جو نسخے سے متعلق ہین اور اول خط مین اونکی نقل لکہی گئی ہے خلاف واقع ثابت کردی گئین تو آپنے اوسکے جواب مین سوا سے لفظ خیر کے کیا کہا پس ڈاکٹر اسپرنگر صاحب بہی یہی توقع ہے ـــــ اب ہمارے آپکے بنی نوع ہونیکے حقوق ہمکو اس مرحلہ پر لاتے ہین کہ ہم محبت دلی اور رحم کی راہ سے دو ایک بات آپ سے کہین اور امیدوار ہین کہ آپ اوسکو مانین اور وہ یہہ ہین کہ آپ جو اپنے دین کو حق اور سب ادیان کو ناحق جانکر ایک زمانہ کے ساتھہ برسر پرخاش ہین اور کسیکے روبرو آپ کی بات کو فروغ نہین ہوتا اور نہ آپ کے دلائل فروغ پانے کے لائق ہین حتیٰ کہ بت پرستون پر بہی آپ کے دلائل حجت نہین ہوسکتے سو آپ کا یہہ قول وفعل محض لایعنی اور غیر مفید ہے اور یہہ بات صرف ہم ہی نہین کہتے بلکہ بعض عیسائی بہی ایسا ہی کہتے ہین اور مشنیریون پر ہنستے ہین چنانچہ آپکو بہی معلوم ہوا ہوگا اور یہہ بہی آپ خوب جانئے کہ مشنیریون نے جو دہوم دہام مچائی تہی اور اہل اسلام اونکی طرف التفات نکرتے تہے تو یہہ بات محض اسلئے تہی کہ اونکے بد بیان کو بیہودہ سمجہہ کر چپ ہورہتے تہے اب جو حد سے متجاوز

ہوا تو ان لوگون نے ہی کمر باندہی اور جواب کے لئے مستعد ہوئے چنانچہ
چند کتابین آپ کی نظر سے گذری ہین اور بعض اور گذرنے والی ہین
لیکن مین تعجب کرتا ہون کہ آپ اپنی بہولی بہیڑیون کو چہوڑکر دوسری
طرف کیلئے متوجہ ہوئے ہین آپ کے وطن مین اجنکا حق آپکے ذمہ
زیادہ ہے اور بموجب قول جناب مسیح علیہ السلام اونکی ہدایت آپکے
ذمہ پر ہے) بہت سے ایسے لوگ ہین جو خدا کو بہی نہین جانتے اور
نہ مسیح اور موسے علیہما السلام کو پس آپکو بموجب اپنی کتاب کے اونکی
ہدایت کی طرف مشغول ہونا چاہئے اور بیچارے غریب مسلمانون سے ہات دہو نا
محبت کی راہ سے عرض کرتا ہون کہ بحث کے بہانہ سے دوسرے لوگون کو
سخت باتین کہنی بہلے مانسون کا کام نہین ہے نہین تو پہکر لڑنے کے لئے
بازاری لوگ بہت ہین علمار کو خدا نے علم کے جہت سے فضیلت دی ہے
اونکو اپنی زبان سے حکمت اور مصلحت کی باتین نکالنی چاہین نہ بیہودہ
اور نالائق ورنہ بموجب مثل مشہور کے جواب ترکی بترکی اقتدا جو کچہہ فرمائیگا
ویسا ہی عرض کیا جائیگا +

الراقم
بندہ ڈاکٹر محمد وزیر خان صاحب
مرقومہ یکم جون ۱۸۵۴ء

جناب ڈاکٹر صاحب مشفق مخلصان محمد وزیر خان صاحب سلامت
بعد ما وجب عرض یہہ ہے کہ نامہ نامی مورخہ یکم جون پہنچا اور بندہ اُسکے
مضمون سے آگاہ ہوا جناب کی اِس بات سے کہ آپ نے بائبل اور
استثنا اِس وغیرہ منکرین کی کتابون کے حق مین فرمایا ہے کہ وے
میری معتقد علیہ اور میرے نزدیک معقول نہین ہین
مین بہت خوش ہوا اور آپ کے اِس اقرار سے میرا وہ شبہ کہ
انکی تصنیفات آپ کے نزدیک معقول ہین دور ہوا اگرچہ کہ مین اِس
شبہ مین بڑا ہی تھا کچھہ تعجب نہین کیونکہ آپ کے خط سے مجھے ویسا ہی
معلوم ہوا تھا اور کیون نہو آپ نے قول ان منکرین کو یہی علمائے
مسیحیہ کہا پھر آپ لکھتے ہین کہ اگر سامی جناب مطالب و مضامین
مندرجہ کتب مذکورہ را با مطالب و مضامین کتب مرسلہ حال مقابلہ
نردہ از عدل و انصاف نمی گذشتند الخ پھر آپ کہتے ہین کہ
نخواہم کہ براہ مہربانی بہ نیت احقاق حق بسیر و مطالعہ کتب مرقومہ بالا
بردارند الخ پھر خط کے آخر مین ہے کہ ـــــ از روی خیر خواہی اصلاح
سدہم کہ اگر کار ڈاکٹر اسپ[illegible]

ایسا مفید جواب ملا شاید بے ادبانہ جواب کو یاد ہو مگر لیکن میری دانست میں
ان الفاظ سے کہ آپ نے بے تمیز اور بے تشخیص کہے کوئی اور بات
صادر نہیں ہوئی مگر یہہ کہ ان سب مصنفین کی کتاب آپ کے نزدیک
معقول ہیں خیر اب تو معلوم ہوا کہ انکی کتب آپ کے نزدیک معتقد علیہ
نہیں بس میرا مطلب حاصل ہوا اب خط مرقومہ حال مین کہتے ہین
کہ اب کون امر مجھے مانع ہو سکتا ہے کہ مین بھی اس جہت سے
کہ ان کتابون مین جو آپ نے میرے پاس بھیجی تہین بہت سی
باتین الحادکی نہین اور آپ ان کتابون کو معقول سمجھتے ہین آپکو
ملحد نہ کہون الخ آپکا یہہ مسئلہ صرف اسوقت درست ہوتا کہ میری
بھیجی ہوئی کتابوں مین ایسی باتین ہوتین کہ مسیحی اعتقاد سے برخلاف
ہون لیکن جو جو اکثر اسپر تکرار صاحب محمدیہ اور قرآن کے ابطال
مین لکھا ہے اگرچہ آپکے نزدیک الحاد اور بے اصل ہو مگر انجیل اور
مسیحی اعتقاد کے موافق اور مطابق ہی مگر ان منکرین کی کتابون مین
جنکی نشاندہی آپنے کی ہی بہت ایسی باتین ہین کہ دین محمدی سے
بھی برخلاف ہین لہذا وہ شخص جسنے انکو معقول جانا پہر محمدی نرہا

ت

پس آپ کا مسئلہ سچا اور بموقع نکلا ——— اور یہہ جو آپ نے ان اعتراضا
کے جواب مجھسے درخواست کئے جنکو ڈاکٹر استراس صاحب
نے متی کے نسب نامہ کے حق مین وارد کیا ہی اسکا جواب یہہ ہے
کہ ایسے شخص کے اعتراضات کے جواب جو آپ کے نزدیک بہی
معقول اور معتبر نہین ہین کسواسطے آپ کو لکہون یا جرمنی کتابون سے
نکال ڈالون جب وہ معتبر و معتقد علیہ ہی نہین تو اسکے اعتراضات کا
بہی یہی حال ہوگا اور اگر آپ تعصب کی راہ سے یا کسی اور سبب سے
کہوگے کہ صاحب کی اور بات تو میری معتقد علیہ نہین مگر یہہ میرے
نزدیک معقول ہے تو بات یہہ ہے کہ جناب اول ثابت کیجئے اور
بتائیے کہ مسیح کا نسب نامہ جیسا کہ اب متی کے پہلے باب مین مرقوم
ہی اسی طور پر اس انجیل مین نہین ہے جو محمد ؐ کے وقت مین تہی
اور جسکو قران مین انزل من اللہ کہا ہے اگر اسمین اور طرح کی ہے
تو بات تمام ہوئی پہر کیا جواب چاہئے اور اگر اس انجیل مین بعینہ
ویسا ہی ہے جیسا اب کی انجیل مین تو ہر محمدی کو بہی یقین ہوگا
کہ متی حواری نے کچہہ خلاف نہین لکہا بلکہ ڈاکٹر استراس صاحب

غلط سمجہا ہے ——— اور اور بات جو آپ نے خط مذکور مین مسطور کی ہین اُنکا جواب یہہ ہی کہ وہ باتین ایسی نہین ہین کہ ان پر کچہہ توجہ اور جواب چاہیئے فقط

الراقم کنیش فنڈر صاحب ۴ - جون سنہ ۱۸۵۴ ع

جناب پادریصاحب شفیق مخلصان کنیش فنڈ صاحب سلامت

بعد با وجب کے التماس یہہ ہے آپ کا خط مورخہ ۴ جون سنہ حال پہنچا مجہے کمال حیرت ہے کہ آپ نے میرے دونون خطون کے جواب مین مضمون مثل مشہور سوال از آسمان جواب از ریسمان کو خوب ہی نباہا ہے یعنی آپ نے میری ایک بات کا بہی جواب نہ دیا بلکہ صرف اپنی ذکاوت کے اظہار کے لئے میرے خط اول کے دو تین جملہ نقل کرکے یہہ لکہا کہ آپ اُنکے سبب سے دہوکا کہا کے یہہ سمجہہ گئے تہے کہ مین اُن کتابون کو اپنا معتقد علیہ جانتا ہون حالانکہ یہہ مطلب کسی طور پر اُنسے نہین نکلتا آپ نے اپنی خوش فہمی سے جو کچہہ چاہا سمجہہ لیا کیونکہ جو کچہہ مین نے اُنکے باب مین لکہا تہا سو محض آپ کے الزام دینے کے لئے لکہا تہا نہ یہہ کہ العیاذ باللہ مین اُن کتابون کا

معتقد ہون اور ہر دانشمند خوب جانتا ہے کہ جواب الزامی کا مطلب یہ ہوتا ہے
کہ جس قاعدہ کی بنا پر تم ہمپر اعتراض کرتے ہو اُسی قاعدہ یا اُسکے
اصل الاصول کی بنا پر وہی اعتراض یا مثل اُسکے تم پر عائد ہوتا ہے
نہ یہہ کہ مفاد اُس جواب کا عین ہمارا عقیدہ ہو اور میرا بہی یہی مطلب تہا
یعنی جیسا آپ لوگ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مین
واہی تباہی اعتراض کرتے ہین ویسا ہی بلکہ اُس سے زیادہ آپکے
ہم وطن بہائیون نے حضرت موسی اور حضرت عیسی علیہما السلام
کی نسبت لکہا ہے پس جب آپ اُنکی کتابون کو دیکہینگے تو آپ کی آنکہین
کہل جائنگی اور آپکو معلوم ہوگا کہ جو جواب آپ ان لوگون کو دینگے
وہی جواب مسلمان لوگ بہی بدرجہ اولی آپ کو دینگے اور یہہ جو آپ
فرماتے ہین کہ کیون ہنو آپ نے تو اول اُن منکرین کو بہی علمائے مسیحی کہا
سو یہہ بحث لفظی ہے اگر ہم ایسی بحث کیا چاہتے تو آپ کے پہلے خط
مین بہیترے لفظون پر گرفت کرتے مثلاً کہتے کہ آپکو لفظ دہریہ کے
معنی بہی معلوم نہین اسلیئے کہ آپ نے اُس لفظ کو ملحد کے معنی
مین استعمال کیا تہا حالانکہ ملحد اور دہریہ مین زمین آسمان کا

فرق ہے سو اس صورت مین آپ کا اعتراض قابل التفات نہین تاہم
آپ کی تشفی خاطر کے لیئے اتنا لکہتا ہون کہ جن باتون کے سبب سے
آپ اُن لوگون کو مسیحی نہین کہا چاہتے ہین وہی باتین یا مثل اُنکے
اور لوگون مین بہی تہین حال آنکہ اُنکو فرق مسیحیہ مین گنا ہے مثلاً
فرقہ مانیکیس یہہ عقیدہ رکھتا تھا کہ موسیٰ اور تمام پیمبران عہد
عتیق کا معبود شیطان تھا یا فرقہ ابیونیہ جو پولوس مقدس کو
مرتد بتلاتا اور اسکے تمام خطون سے انکار کرتا تہا باوجود اسکے یہہ
دونون فرقہ فرق مسیحیہ سے گنے جاتے تھے غایت الامر یہہ ہے کہ
آپ اِن لوگون کو بہی مبتدع کہین گے یا مصلح دین عیسوی آپ کے
پیشوا جناب ڈاکٹر مارٹن لوتہر صاحب حضرت موسیٰ کے حق مین
فرماتے تھے کہ وہ تو جلاد و نکاسہ سردار ہے ہم اُسکی نہ سُنینگے وہ
تو دشمن عیسیٰ ہے اور احکام عشرہ سب بدعات کی جڑہ ہین اور
نامہ یعقوب گہاس پہوس ہے یا جان کالوین صاحب آپ کے
دوسرے پیشوا البطرس حواری کے حق مین فرماتے تھے کہ اُسنے
کلیسیا مین بدعت بڑہائی اور آزادگی عیسوی کو خوف مین ڈالا

اور توفیق عیسوی کو دور پھینکا پس ان لوگوں کو آپ باوجود ان
باتوں کے صرف مسیحی نہیں جانتے بلکہ مسیح کا پیشوا سمجھتے ہیں
اس صورت میں اگر میں نے بھی ان لوگوں کو مسیحیہ لکھا تو کیا
غضب کیا اور یہہ جو آپ فرماتے ہیں کہ جو جو ڈاکٹر اسپرنگر نے
نے محمد ؐ اور قرآن کے ابطال میں لکھا ہے اگرچہ آپ کے نزدیک الحاد
اور بے اصل ہو مگر انجیل اور مسیحی اعتقاد کے موافق و مطابق ہے
مگر اُن منکرین کی کتابوں میں جنکی نشاندہی آپ نے کی ہے بہت
ایسی باتیں ہیں کہ دین محمدی سے بھی برخلاف ہیں لہذا وہ شخص
جیسے اُنکو معقول جانا پھر محمدی نرا پس آپ کا مسئلہ بیجا اور موقع
نکلا سو یہہ بھی آپ کی سمجھہ کی خوبی سے یہہ جواب آپکا اُسوقت
پذیرائی کے قابل ہوتا کہ جب پہلے آپ یہہ ثابت کر لیتے کہ جواب الزامی
میں یہہ بھی لازم آتا ہے کہ مفاد اُس جواب کا لکھنے والے کا عین عقیدہ
ہوتا ہے حالانکہ یہہ بات نہیں ہے جیسا میں ادیرو کر چکا ہوں
لہذا جواب آپ کا محض بیجا اور مسئلہ میرا سچا ٹھہرا قطع نظر اسکے
ہم پوچھتے ہیں کہ اگر اسی قاعدہ کی بنا پر آپ سے کوئی پوچھے

کہے کہ جو جو ہم حضرت عیسیٰ کی شان مین کہتے ہین گو وہ تمہارے
نزدیک الحاد اور بے اصل ہو لیکن یہودیون کے عقیدہ کے موافق
ہے یا ایک پارسی آپ سے یون کہے کہ جو جو ہم آپ کے دین اور
کتب مقدسہ کے ابطال مین کہتے ہین گو وہ آپ کے نزدیک بے
اصل اور الحادی ہو لیکن ہماری کتاب اور عقیدہ مین ایسا ہی ہے
یا ہندو اگر کہے کہ جو کچھ ہم آپ کے خلاف کہتے ہین گو وہ آپ کے
نزدیک بے اصل اور آپ کو برا معلوم ہو لیکن ہماری کتاب کی تعلیم
کے موافق ہے پس ان سب کا آپ سے کچھ بھی جواب نہ ہو سکیگا
کیونکہ اس قاعدہ کی بنا آپ ہی نے ڈالی ہے اگر آپ سے کچھ جواب
ہو سکے تو لکھئے اور مجھے کمال تعجب ہے کہ آپ میرے ہی سامنے انجیل
محرف سے جسکی تحریف کا اقبال مجمع عام مین کئی روز گذرے کہ آپ
کر چکے ہین دلیل لاتے ہین اگر ایسا ہی سہو ہے تو خدا حافظ پہلا الہام
کیجئے کہ کہین جعلی دستاویز بھی معتبر ٹھہری ہے اور بڑی حیرت کا
مقام ہے کہ پہلے تو آپ نے خط مین یون لکہا اور مسیحی علما سے ان کتابو
کے جواب ہر سو ان سے نحو ۱۱ ادا ہو سکے ہین لکہ، جب مین نے

ڈاکٹر اسٹراس صاحب کی کتاب سے کل سات اعتراض جو متنی کے پہلے ہی باب پر
تھے نقل کئے تب آپ لا یعنی حیلہ لاکراس سے طرح دے گئے اور جب
کچھ بہی جواب نہین پڑا تو لاچار ہوکر یون آئے کہ ایسے شخص کے
اعتراضات کا جواب جو آپ کے نزدیک ہی معقول اور معتبر نہین ہے
کسواسطے آپ کو لکہون یا جرمنی کتاب سے نکال ڈالون سو مین کہتا ہون
یہہ مغالطہ آپ انکو دیجئے جنہون نے آپ کی کتابین نہ دیکہی ہون یہہ
دہوکے میزان الحق ہی تک ہو چکے اب سنبہل کر بات کیجئے ورنہ قلعی
کہلیگی کیونکہ آج تک آپ کے جواب کے لئے ہماری طرف سے کوئی متوجہ
نہوا تہا بس جواب جاہتے کہا کرتے تھے لیکن اب ایسا نہوگا آپکو
لازم ہے کہ پہلے اُن سات اعتراضون کا جواب دیجئے نہین تو اس
انجیل محرفہ و موضوعہ کی حمایت نہ کیجئے کیونکہ اعتراض مذکور کے
جواب دینے مین آپ کا یہہ عذر کہ جب وہ معتبر اور معتقد علیہ ہی نہین
تو اُسکے اعتراض کا بہی یہی حال ہوگا ہرگز چل نہین سکتا کیونکہ ان
اعتراضون کو اُسکے عقیدہ سے کچھہ علاقہ نہین ہے بلکہ یہہ سب تو تاریخی
غلطیان ہین یعنی اسٹراس صاحب ثابت کرتا ہے کہ جناب متی کی تاریخ

لکہنے مین غلطی فاحش کی ہے لہذا انکا لکہنا خطا سے خالی نہین ہے ذرہ
لیاکہ استراس ملحد اور مردود ہی سہی لیکن اُسکے اعتراض کے
جواب تو ادا کیجئے اور یہہ کہہ دیا کہ وہ نامعقول ہے تو اسکے اعتراض
بہی نامعقول ہونگے جواب نہین ہے شاید آپ کی بڑہی کتاب مین
یہی جواب لکہا ہے سبحان اللہ خوب جواب ہے ایسا تو ہر شخص کہہ
سکتا ہے اور اب سے جو کچہہ آپ ہندؤن کے حق مین کہینگے وہ بہی
یہی جواب دینگے کہ آپ کے اعتراض قابل التفات کے نہین کیلئے کہ آپ
ہمارے دین کے خلاف ہین اور ہم آپ کو بڑا سمجہتے ہین پس اس
صورت مین سے کچہہ جواب نہوسکیگا اور اگر آپ اسپر بہی حجت
فرمائینگے تو وے لوگ استراس صاحب کے اعتراضات کو پیش
کرینگے پس وہ قول میرا کہ آپ کے دلائل بت پرستون پر بہی حجت
نہین ہوسکتے کیا درست ہے اور جو آپ استراس صاحب کے
اعتراضات کے جواب ادا کرنے سے عاری ہین اور ہم خوب جانتے ہین
کہ آپ اُن اعتراضون مین سے ایک کا بہی جواب نہ دے سکینگے
اسلئے آپ عمداً اُس سے اغماض کرکے یون تقریر کرتے ہین کہ جناب

اول ثابت کیجئے کہ مسیح کا نسب نامہ جیسا کہ اب متی کے پہلے باب میں
مرقوم ہے اُسی تحریر اُس انجیل میں نہیں ہے جو محمدؐ کے وقت
میں تھی اور جسکو قرآن میں انزل من اللہ کہا ہے سوا اسکے میں اول
تو آپ کی بڑی راست بنائی یہہ ہے کہ آپ اس جملہ یعنی انزل من اللہ
کو قرآن کی طرف نسبت فرماتے ہیں حالانکہ یہہ لفظ کسی جگہہ قرآن
شریف میں نہیں آیا یہ بڑے غضب کی بات ہے کہ آپ انجیل اور
توریت میں تصرف و تحریف کرتے کرتے قرآن کی طرف بھی متوجہ
ہوگئے سو یہہ آپ کی محض خام خیالی ہے اور اگر لفظ انزل من اللہ سے
یہہ بات مقصود ہے کہ یہہ کتاب اللہ کی اُتاری ہوئی ہے تو خط اُردو
میں عربی کی کاہیکو ٹانگ توڑی دوسرے یہہ اعتراض وہی پرانا
اعتراض ہے جو آپ بار بار مجمع عام میں پیش کرکے اُسکا جواب پاچکے
ہیں اور اسی باعث سے ہرچند یہہ اعتراض جواب کے قابل تو نہ تھا
پر آپ کی پاس خاطر سے کچھہ تھوڑا سا لکھا جاتا ہے ذرا کان دھر کر سنئے
اور تعصب کو چھوڑ کے اپنے دلی منصف سے پوچھئے میں کہتا ہوں کہ
آپ جو اس مجموعہ کو انزل من اللہ بتلاتے ہیں اسکی دلیل کیا ہے

اسیلئے کہ قرآن مین صرف اتنا ہی ذکر آیا ہی کہ کلام جو حضرت عیسیٰ
پر نازل ہوا اسکا نام انجیل تہا نہ وہ تواریخ کی موضوعی کتابین جسمین
حضرت عیسیٰ کی موت اور صلیب وغیرہ کا قصہ لکہا انزل من اللہ
مین داخل ہو یا وہ کتاب جسکو آپ نے اعمال حواری تین نام رکہا ہے
اور اُسمین حواریون اور اُنکے مریدون کے سفر و وعظ کا قصہ
مندرج ہے انزل من اللہ مین داخل ہو یا نامے پولوس کے جو بعد
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ایمان لایا ہے اور حواری بہی نہین
اور اپنے نامون مین خانگی باتین لکہتا ہے اُسی انزل من اللہ مین داخل
ہون جو حضرت عیسیٰ پر نازل ہوا تہا یا نامہ یعقوب کہ جسے تین سو
برس بلکہ قریب چار سو برس تک بہت سے علماء مسیحیہ نہین
مانتے تہے اور جناب مصلح دین عیسوی بہی اُسے گہاس پہوس
فرماتے تہے اُسی انزل من اللہ مین داخل ہو جو حضرت
عیسیٰ پر نازل ہوا تہا یا مشاہدات یوحنا کہ جو چار سو برس تک
کلام الہی نہ مانا گیا بلکہ بعض قدماء عیسائی تو اُسے سرنتہس ملحد کی
تصنیف بتلاتے تہے اور دیونیسیس بہی اُسکو یوحنا حواری کی

تصنیف نہیں جانتا اور بروفیسر ای والڈ نے بھی خوب تحقیق سے ثابت کیا کہ وہ یوحنا کی تصنیف نہیں ہے آسمی انزل من الله میں داخل ہو سبحان الله کیسی کیسی کتابیں آپ حضرت عیسی کی سر تھوپے دیتے ہیں اور طرفہ تر یہہ ہے کہ آپ یہہ چاہتے ہیں کہ ہم اُن لوگوں کی تصنیفات کو جنمیں سے ایک کو بھی نہ پیغمبر نہ صاحب الہام جانتے ہیں خدا کا کلام کہہ دیں اور یہہ بات نہیں اون لوگوں کو غیر الہامی صرف ہم ہی نہیں کہتے بلکہ عیسائی لوگ بھی ایسا ہی جانتے ہیں چنانچہ پاسوبر اور لیا فان لکھتے ہیں کہ روح القدس نے جسکی تعلیم اور مدد سے انجیل نویسوں اور حواریوں نے لکھا ہے اونکے لیئے کوئی زبان نہیں ٹھہرا دی تھی بلکہ اوسنے اونکے دلوں میں صرف مطلب سمجھا دیا اور غلطی میں پڑنے سے بچالیا اور ہر ایک کو اختیار دیا کہ اپنے اپنے محاورہ اور عبارت میں اسکو ادا کرے اور جیسے ہم اُن پاک لوگوں کی لیاقت اور مزاج کی موافق اُنکی کتابوں میں محاورہ کا فرق پاتے ہیں ویسا ہی وہ شخص جو اصل زبان سے ماہر ہو گا متی اور لوقا اور پولوس اور یوحنا کے محاورہ

ہین ورق باد ینگا اور اگر روح القدس حواریون کو عبارت بتلادیتا تو
یہہ بات ہرگز نہوتی بلکہ اسحالتین کتب مقدسہ مین سے ہرکتاب کا
محاورہ یکسان ہوتا علاوہ اسکے بعضے ایسے معاملے ہین جسمین الہام
کی حاجت بہی نہین مثلاً جب اون لوگون نے بچشم خود دیدہ یا معتبر گواہ
سے سنکر لکہا ہے جب لوقا نے انجیل کا لکہنا اختیار کیا وہ کہتا ہے کہ اوسنے
اون چیزونکا حال اون لوگون سے جو آنکہہ سے دیکہنے والے تہے سنکر
لکہا ہے اور اسلیئے کہ وہ سب چیزون سے واقف تہا اُسنے مناسب
جانا کہ وہ باتین پچہلی آنیوالی پشتونکو پہنچادے حالانکہ مصنف جسے
ایسی باتون کی خبر روح القدس سے ہوتی تو عادتاً یون کہتا کہ
جیسا مجہے روح القدس نے بتلایا ہے مین نے اون چیزون کا حال
بیان کیا پولوس مقدس کا ایمان لانا گو تعجب آمیز اور خدا کی طرف سے
تہا لیکن پہر بہی اوس حال کے بیان کرنے کے لیئے لوقا کو پولوس
مقدس یا اسکے ہمراہون کی گواہی کے سوا کچہہ ضرور نتہا اور اسی لیئے
دسمین فی الجملہ فرق ہے لیکن کسیطرح کا تناقض نہین ——

اور دوالسس کی چوتھی جلد مین رسالہ الہام کے اندر جو ڈاکٹر بلنٹن کے بار (یعنے تفسیر) سے لیا گیا ہے یون لکہا ہے کہ لوقا کا الہام سے نہ لکہنا اوس سے جو وہ خود دیباچہ مین لکہتا ہے ظاہر ہے یعنے جیسا کہ اونہون نے جو پہلے سے دیکہنے والے اور کلام کے وعظ کرنیوالے تہے ہمسے بیان کیا ویسا ہی بہتر سے اون باتون کو جو ہمارے نزدیک یقینی ہین لکہنے مین مشغول ہوئے اسلیئے مناسب جانا گیا کہ مین بہی ابتدا سے اون باتون کو اچہی طرح دریافت کرکے تیرے لئے لکہون اور اسی بیان کی موافق قدیم علماء کا بہی قول ہے اریناوس لکہتا ہے کہ وہ چیزین جو لوقا نے حواریون سے سیکہی تہین ہمین پہنچائین اور جیروم لکہتا ہے کہ لوقا نے نہ صرف پولوس سے جسنے گوشت مین خداوند سے صحبت نہین پائی بلکہ اور حواریون سے بہی انجیل کی تعلیم پائی ہے انتہی —— بس دیکہئے کہ یہہ لوگ مطلقاً لوقا کے الہام کے منکر ہین اور جس حال مین لوقا کو الہام نہ تہا تو اسی قاعدے کے بنا پر مرقس کی انجیل بہی بدرجہ اولی غیر الہامی ہوگئی پس اب باقی رہین دو انجیلین کہ جنکو آپ اپنے زعم مین حواریون کی تصنیف جانتے ہین سو اونکا بہی حال سن لیجئے کہ اونمین بہی سب الہامی

نہین ہے چنانچہ وہی مولف رسالہ الہام کا کہ جسکا ذکر ابہی ہوا ہے
یون لکہتا ہے کہ خود حواری لوگ جب وے دین کی بابت بولتے یا لکہتے تہے تو وہ
خزانہ الہام جو انکو حاصل تہا اونہین درست رکہتا تہا لیکن وے ان
اور ذوی العقول تہے اور او نہین الہام ہی ہوتا تہا اور جسطرح اور
آدمی معاملات مین الہام بغیر عقل سے بولتے اور لکہتے ہین ویسا ہی وے
بہی عام معاملون مین بولا اور لکہا کرتے تہے اور پولوس مقدس
اسی لیئے بے الہام کے تمتہی کو یہہ حکم دے سکتا تہا کہ پانی مین تہوڑی
شراب ملا لیا کر یا اپنی صحت بدن کی حفاظت کر جیسا ورس ۲۳ باب ۵
نامہ اول تمتہی مین ہے یا تمتہی کو یون کہے کہ تو وہ لبادہ جسے مینے ترواس
مین کرپس کے یہان چہوڑا اور کتابین خاص کر چمڑے کے ورق
لیتا آئیو جیسا ورس ۱۳ باب ۴ نامہ دوم تمتہی مین ہے یا فلیمان کو
یون کہے کو تو اس مین اسکے سوائے ایک کوٹہری میرے لیئے طیار کر جیسا
ورس ۲۲ نامہ فلیمان مین ہے یا تمتہی کو یون لکہے کہ اراسطس قرنت مین رہا
طرفیمس کو مین نے ملیطس مین بیمار چہوڑا جیسا ورس ۲۰ باب ۴

باب ۱۲ نامہ دوم تمتھی مین ہے اور البتہ یہہ احوال معاملات کا میرا نہین
بلکہ پولوس مقدس کا ہے ورس ۱۱ باب ۷ نامہ اول کرنتھون مین کہا ہے
پر اونکو جنکا بیاہ ہوا ہے مین نہین بلکہ خداوند حکم کرتا ہے اور ورس ۱۲
مین کہتا ہے پر باقیون کو خداوند نہین مین کہتا ہون اور ورس ۲۵
مین اسطرح کہتا ہے پر کنواریون کے حق مین کوئی حکم خداوند کا مجھہ پاس
نہین لیکن مین اپنی صلاح دیتا ہون الخ اور ورس ۶ باب ۱۶ اعمال مین
ہم دیکھتے ہین کہ جب اونہون نے ایشیا مین وعظ کرنے کا ارادہ کیا اوسے
روح القدس نے منع کیا اور ورس ۷ مین یون ہے کہ اونہون نے بتانیہ
مین جانے کا قصد کیا لیکن روح القدس نے منع کیا پس حواری دنیا کے
کامون کے لیئے دو اصول تھے ایک عقل دوسرا الہام ایک کی روسے تو
عام کامون مین حکم کرتے تھے اور دوسرے کی روسے دین عیسوی کے
باب مین اسیلئے یہہ واقع ہوا کہ حواری لوگ مثل اور لوگون کے اپنی
خانگی کامون اور ارادون مین غلطی کرتے تھے جیسا ورس ۳ و ۵ باب ۲۳
اعمال مین اور ورس ۲۴ و ۲۸ باب ۱۵ رومیہ مین اور ورس ۵ و
۶ و ۸ باب ۱۶ نامہ اول کرنتھون مین اور ورس ۱۵ سے تا ۱۸

نامہ دوم کرنتہون مین اہتی — اور یہی عقیدہ اور علیا ہو تکا ہی ہے
چنانچہ جمع کرنے والے تفسیر ہری اور اسکاٹ کے اخیر جلدمین
ادسکی تفسیر کے یون لکہتے ہین کہ ضرور نہین کہ ہر لکہا
پیغمبر کا الہامی یا قانونی ہوا اور اسلیئے کہ حضرت سلیمان نے بعض الہامی
کتابین لکہین یہہ ضرور نہین کہ جوانہون نے بطور تاریخ کے لکہا وہ بہی
الہامی ہوا اور یاد رکہا جاوے کہ پیغمبر اور حواری خاص خاص مطلب اور
موقع پر الہام کئے جاتے تہے انتہی — قطع نظر اسکے انجیل متی کا تو اب
صرف ترجمہ ہی باقی ہے اور موافق قول جیروم کے اوسکے مترجم کا نام
بہی معلوم نہین پس یہہ تو کسی صورت سے الہامی نہین ہو سکتی رہی
انجیل یوحنا کی سوا دسبرا اولا یہی گفتگو ہے کہ وہ اونکی تصنیف ہے یا
نہین محقق برٹشنیڈر اور استاڈلن اور فرقہ الوجین جو دوسری صدی
مین تہا اس انجیل کو یوحنا حواری کی نہین بتلاتے اور قرین قیاس
بہی یہی ہے کیونکہ جب دوسری صدی مین لوگون نے اس انجیل سے
انکار کیا تہا تو اونکے جواب مین کہین ارینوس نے یہہ نہین کہا کہ پولی کارپ
سے مجہے یہہ خبر پہنچی ہے کہ یہہ انجیل یوحنا حواری کی تصنیف ہے حالانکہ

ارینیوس پولی کارپ کا شاگرد ہے اور پولی کارپ یوحنا حواری کا
مرید پس اگر یوحنا کی تصنیف ہوتی تو پولی کارپ کو ضرور معلوم ہوتا اور وہ
ارینیوس کو بتلا دیتا کیونکہ مقام تعجب ہے کہ ارینیوس وزہ ذرہ سی بات پولی
کارپ سے بار بار سنے اور اس امر مین اکید خو بہی مذکور نہ آوے پس ظاہر
و آشکار ہے کہ پولی کارپ کو ہرگز معلوم نہتا کہ یہہ انجیل یوحنا کی ہے اور نہ
اوسنے ارینیوس کو اسکی خبر دی ورنہ ارینیوس منکرین کے مقابلہ مین
یہہ سند ضرور پیش کرتا حالانکہ ایسا نہین ہوا تو اب ثابت ہوا کہ یہہ انجیل
یوحنا کی تصنیف نہین ہے اور حق وہ ہے جو برشنیڈر اور اسٹاڈلن
کہتے ہین لہذا یہہ انجیل بہی غیر الہامی ہے علاوہ اسکے اگر بفرض محال آپکے
خاطر سے یہہ مان بہی لیا جاوے کہ یہہ حواریون ہی کی لکہی ہوئی ہین تب
بہی انکے لکہنے مین الہام کی حاجت نہتی کیونکہ اونکے مولفون نے اپنی
انکہہ کا دیکہا یا سُنا ہوا معاملہ لکہا ہے اور پاسوبرا ور لیا فان کا قول
گذر چکا ہے کہ جب حواری بچشم خود دیدہ یا معتبر گواہون سے سنکر
لکہتے تو اوہین الہام کی حاجت نہتی پس جب یہہ چارون انجیلین
مروجہ حال غیر الہامی ٹہر چکین تو رسالہ اعمال حواریین بہی بدرجہ اولٰی

غیر الہامی ہوگیا اسلیے کہ وہ بہی لوقا کی تصنیف ہے اور لوقا مرد غیر
الہامی تہا سوائے اسکے اس رسالہ کو پولوس اور یوحنا کا دیکہنا بہی
کہین سے ثابت نہین اور عہد جدید کی باقی کتابوں مین سے نامہ عبرانیہ
اور نامہ یعقوب اور نامہ یہودا اور دوم نامہ پطرس اور دوم و
سوم نامہ یوحنا اور مشاہدات یوحنا کو تو کچہہ پوچہنا ہی نہین اس جہت
سے کہ یہہ سب کونسل حکم سے الہامی اور حواریون کی تصنیف ہوگئے ہین
اور وہ حکم کچہہ سندی نہین کیونکہ اوسی کونسل کارتہیج نے کہ جسنے ۳۹۷ء
مین مشاہدات یوحنا کو الہامی ٹہراکے داخل قانون کیا کتاب جوڈتہہ
اور کتاب توبیاس اور کتاب وزڈم اور کتاب اکلزیاسٹکس
اور دو کتابون مقابیس وغیرہا کو بہی الہامی ٹہرا یا تہا حالانکہ یہہ سب کتابین
کافہ علماء پروٹسٹنٹ کے نزدیک جہوٹی ہین قطع نظر اس سے ایک
بہت سے علماء پروٹسٹنٹ بہی اون کتابون کو حواریون کی تصنیف نہین
مانتے ہین چنانچہ اونکے قول اعجاز عیسوی کے مقدمہ کی تیسری فصل مین گذرے
ہین تو باقی رہے ۱۴ نامہ پولوس مقدس کے اور ایک نامہ پطرس
کا اور ایک نامہ یوحنا کا سو اونکے لکہنے مین بہی کچہہ حاجت الہام کی نہ تہی

اور نہ وے لوگ کبہی اسکا دعوی کرتے ہین تو اب بخوبی ثابت ہو گیا کہ یہہ
کل مجموعہ موضوعی جسکا نام آپنے عہد جدید رکہا ہے اور مسلمانون کے دہوکا
دینے کے لیئے اوسے انجیل کہد یا کرتے ہین غیر الہامی ہے تو پہر کیونکر
ہوسکتا ہے کہ یہہ وہی انجیل ہو کہ جسکا کلام اللہ مین ذکر آیا ہے کسلیئے کہ وہ
تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وحی کی گئی تہی پس اب بخوبی ظاہر ہو اسکا کہ
لہ اس مجموعہ کے حق مین اسکو کلام اللہ سے استدلال کرنا محض بیجا ہے
اور آپ کا دعوی ہرگز قابل التفات کے نہین لیکن اگر اسپر بہی آپ تعصب
یا کسی اور وجہ سے کہین کہ ہمنے یہہ تو مانا کہ یہہ سب مجموعہ غیر الہامی ہے
لیکن یہہ وہ انجیل جسکا کلام اللہ مین ذکر آیا ہے کیا ہو گئی اگر یہہ قدیم بس کرو
سو اسکا جواب یہہ ہے کہ آپ ہی کے مورخون اور قدما کی کتابون سے بلکہ
ان اناجیل اربعہ موضوعہ سے بہی یہہ بات ثابت ہوتی ہے کہ حضرت عیسے
علیہ السلام تو کوئی کتاب آپ نہین لکہوا گئے اور وہ جو دیسی لکہا ہے کہ لوگو نکی
یہہ عادت تہی کہ حضرت عیسے کی وعظ یاد اور مشہور باتین کچہہ لکہہ لیا
کرتے تہے لہذا حواریون ہی کے وقت مین بہت سے ملفوظ باتیئے جاتے تہے بلکہ
جو لیکلرک اور کوپ اور میکیلس اور لیسنگ اور نیمیر اور اکہورن اور مارش

کہتے ہین کہ اصل ایک عبری نسخہ بنا اور اوسکے کئی ترجمہ ہی ہے سو یہہ
سبب ہین آپکی کافہ علماکے نزدیک یقینی ثابت ہے کہ مفقود ہین پس
اب موافق قول آپ ہی کے علمار کے معلوم ہوتا ہے کہ انجیل لکھی نہین گئی اور
اگر لکھی ہی گئی ہو تو مفقود ہے رہین یہہ کتابین کہ جنکا آپ نے انجیل نام
رکہا ہے اور جو حضرت عیسے کی تواریخ کے طور پر بہت دنون کے بعد لکھی گئی
ہین پس احتمال ہے کہ وسے جلے جو حضرت عیسے کے اقوال ہین شاید اوسی
اصل انجیل کے ہون اور اسیواسطے ہمارے ہان یہہ حکم ہی کہ لاتصدقو اہل الکتاب
ولاتکذبوہم اور چونکہ یہہ فرضی انجیلین صرف چار ہی نہین بلکہ اور بہی کتنی ہی تہین
جیسیکہ برتولماکی انجیل تو ماکی انجیل مصریون کی انجیل عبرانی انجیل پطرس
کی انجیل یوحناکی دوسری انجیل اندرماکی انجیل فلپ کی انجیل مسیح کی طفولیت
کی انجیل یعقوب کی انجیل میاکی انجیل برنباکی انجیل اور خدا جانے اور
کسقدر تصنیف کر اونمین سے بہتیری تو کہو گئین اور جو باقی ہین سو اعمال اور
مشاہدات وغیرہ سمیت پچیس کے قریب ہین جیسا کہ قدماء کے قول سے معلوم
ہوتا ہے تو اس صورت مین ہرگز یہہ بات معلوم نہین ہوتی کہ اصل انجیل
کے اقوال کتنے کتنے ان اناجیل مذکورہ مین نقیہ آئے ہونگے پس جو اقوال

حضرت عیسیٰ کی طرف منسوب ہین چونکہ بروایت احاد آئیے ہین تو انکا حکم
ایسا ہی ہوگا جیسا ہمارے مذہب مین احاد حدیث کا حکم ہوتا ہے یعنی جب
وہ دلیل عقلی قطعی یا دلیل نقلی قطعی کے خلاف نہونگے تو مانے جائینگے ورنہ
راویون کے وہم اور غلطی کے اوپر محمول ہوکر متروک ہونگے اور اناجیل کے
مولفون کا غلطی کرنا تو اظہر من الشمس ہے اور اسی خیال پر کہ شاید آپکو یہہ
لفظ یعنی جناب مولفین کی طرف غلطی کا نسبت کرنا ناگوار خاطر ہووے
اور آپ یہہ سمجھین کہ یہہ انتساب صرف میری ہی جانب سے وقوع مین آیا مجھے
مناسب معلوم ہوا کہ آپ کے علما اور پیشواؤن کے اقوال کچھہ نقل کرون
زونگلیس اور اور لوگ فرقہ پروٹسٹنٹ کے کہتے ہین کہ پولوس کے نامون مین
سب کلام پاک نہین ہے اور چند چیزون مین اسنے غلطی کی ہے ستر
فلک پطرس حواری پر الزام غلطی اور جہالت انجیل کا لگاتا تھا ڈاکٹر گوداپنی
کتاب مباحثہ مین جو خادر کینین سے ہوا تھا کہتا ہے کہ پطرس نے بعد
نزول روح القدس کے ایمان مین غلطی کی ہے بزینٹس جسکو جویل صاحب
فاضل اور مرشد بخشندہ کہا ہے کہتا ہے کہ حواریون کے سردار پطرس نے اور
برنباہ نے بھی بعد نزول روح القدس کے معہ کلیسیا یروشلم کے غلطی

الہامی مبلک ذی برجنہیں حواریون خصوصاً پولوس پر الزام غلطی کا لگاتے
ہین واقعی تھکر کہتا ہی کہ بعد عروج مسیح کے آسمان پر اور نزول روح القدس
کے سب کلیسیہ نے غلطی کی نہ صرف عوام بلکہ خواص نے بہی بلکہ حواریون نے
جو غیر اسرائیلیون کو ملت مسیحی کی طرف دعوت کی اور پطرس نے رسوم
مین اور بہی غلطی کی ہی اور یہہ بڑی غلطیان حواریون سے بعد نزول
روح القدس کے ہوئی ہین انتہی سو آپ کے یہہ علماء اور پیشوا آنجناب کیا کہتے
آپ کی یہہ منسی کتابین خود دیکھا رہی ہین کہ حواری لوگ غلطیان کرتے تہے اور حضرت عیسی کی باتون کو
نہ سمجھتے تہے مثلاً یہہ سمجھہ گئے تہے کہ قیامت ہمارے ہی زمانہ مین آجائیگی یہہ جانتے تہی کہ یوحنا حواری مرتا نہین
اور کہان تک لکھون ایسی ایسی باتون سے تو آپ کی کتابین مالامال ہین
اگر آپ چاہین گے تو آئندہ زیادہ شرح وبسط سے عرض کرونگا اسپر بہی
اگر آپ اپنے دعوی بلا دلیل پر اصرار کئے جاوین اور یونہین فرماتے رہین
کہ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین انجیل موجود تہی تو ہم
کہتے ہین کہ بالفرض محال اگر یہہ بات تسلیم بہی کیجاوے کہ اوسوقت مین
کوئی انجیل موجود تہی اور اوسی کی طرف کلام اللہ مین اشارہ ہے تو بہی
صرف اتنی بات ثابت ہوگی کہ وہ انجیل جو اوسوقت تہی کے فرق مقابلین کے

مقابلین کے استعمال مین تہی اور اونکی معتقد غلبہ کہکر رہی ہی البتہ ثبوت
نہی اور تاریخ کی کتابون سے ثابت ہے کہ اُس زمانہ مین فرقہ نایکین
اور فرقہ ابیونیہ اور کولیریڈئینس وغیرہ فرقے تھے نہ فرقہ پروٹسٹنٹ
کہ جنکی ترقی سولہوین صدی مین ہوئی ہے پس اگر ثابت ہوگا تو انہین
فرقون کی انجیلون کا موجود ہونا یہ ثبوت کو نہنچیگا نہ انجیل مستعملہ فرقہ پروٹسٹنٹ
کا اور آپ کے کافہ علمارکو اسبات کا اقرار ہے کہ فرقہ ابیونیہ کے پاس صرف
ایک عبرانی انجیل تہی اور اُسمین نسب نامہ نہ تہا پس آپ کا یہہ قول
کہ جناب ثابت کیجئے اور بتلایئے کہ مسیح کا نسب نامہ جیسا کہ اب متی کے پہلے
باب مین مرقوم ہے اسطرح پر اس انجیل مین نہ تہا جو محمدؐ کے زمانہ مین تہی
اور جسکو قرآن مین انزل من اللہ کہا ہے کیا لغو ہوگیا اور اسٹر اس
صاحب کے اعتراض کے جواب نہ دینے کا عذر کیا پوچ ہوا کیونکہ اُسوقت
کی انجیلون مین جو فرق مقابلہ کے استعمال مین تہین نسب نامہ ہی نہ تہا
چہ جاکہ ایسا ہو جیسا اب متی مین لکہا ہے پس آپ اپنی اس عبارت
کے موافق کہ اگر اسمین اور طرح کی ہے تو بات تمام ہوئی پہر کیا جواب
چاہئے الزام کہانے گئے یعنی وہ ساتون غلطیان متی کی آپنے مان لین

سوا اسکے کلام اللہ میں جو کچھہ حضرت عیسے کے حالات بیان ہوئ
وہ اُنہیں انجیلوں سے جنکو آپ نے جھوٹا ٹھہرا رکھا ہے بابت آپ کی
موضوعہ انجیلوں کے زیادہ تر مطابقت رکھتے ہیں لہذا اعتبار عندیہ میں
انہیں اناجیل میں ان وضعی انجیلوں کی نسبت زیادہ ٹھیک ٹھیک احوال
بیان ہوا ہے پس جیسا الہامی طور پر آپ کے علماء اور پیشواؤں کے
اقوال سے یہہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ یہہ انجیلیں جو آپ کے نزدیک معتبر
اور حضرت کا کلام ٹھہر رہی ہیں ہرگز الہامی نہیں ہیں ویسا ہی تحقیقی طور پر
بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہہ انجیلیں ہرگز الہامی نہیں ہیں اب اس صورت
میں آپ کو ہمارے مقابلہ میں ان اناجیل کی بسبت کلام اللہ سے استدلال
کرنا اور ان وضعی انجیلوں کا الہامی ٹھہرانا ہرگز نہیں پہنچتا ہے آپ بتفصیلہ تعالی
ہمارے نزدیک آپ کے خط مورخہ ۲ جون ۱۸۶۶ع کا جواب کافی
ادا ہو چکا خداوند تعالی آپ کو ایسی توفیق عنایت فرماوے کہ آپ تعصب
اور طرفداری کو چھوڑ کے میرے اس خط کو انصاف کی نظر سے دیکھیں
اب واپ مناظرہ اسکی اجازت دیتا ہے کہ آپ اس خط کا جواب دینے
میں کوئی ایک باتیں ملحوظ رکھینگا اول یہہ کہ جیسا میں نے آپ کے خط کی

ایک ایک بات کا جواب دیا ہے تو لیکن ہی آپ ہی میرے اِس خط اور
پہلے خط کی ساری باتوں کا جواب دیجیگا تو یہہ کہ جب تک ہمارے اور
آپکے درمیان کسی بات پر گفتگو رہے اب ان کتب منسوخہ و محرفہ
سے جنکی نسخ و تحریف کا اقبال آپنے مجمع عام میں کیا ہے ہرگز استدلال
نہ کیجیئیگا یا اتنا یہہ کہ اگر آپ جواب نہ دے سکیں اور یقین کامل ہے
کہ آپ ایسے جواب دینے قاصر ہونگے تو اِس صورت میں ایسی بے
اصل باتیں جیسا آپ نے اپنے اِس خط کے اتمام پر لکھا ہے کہ وہ باتیں
ایسی نہیں کہ آپ نے کچھ توجہ اور جواب چاہتے ہیں ہرگز زبان قلم
نہ لائیگا اور اگر جواب میں آپ کو ایسا ہی آئین بائین شائین
لکھنا منظور ہو جیسا اِس خط میں لکھا ہے تو اِس سے تو بہی بہتر ہے
کہ جواب نہ لکھیگا کیونکہ مجھکو اتنی فرصت نہیں کہ ایسی بے اصل باتوں
میں اپنی اوقات ضایع کروں جیسا میں نے پہلے خط میں بہی عرض کیا ہے

الراقم

بندہ ڈاکٹر محمد وزیر خان صاحب

مورخہ ۹ جون سنہ ۱۸۵۴ع

جناب ڈاکٹر صاحب مشفق مخلصان محمد وزیر خان صاحب سلامت
بعد ما وجب عرض یہہ ہی کہ جناب نے اس دفعہ بہت محنت کرکے بڑا خط لکھا اور
اگرچہ آپ نے غیر حق اور بیجا باتین بہت سی ملائین تو بھی آپ کی ایسی محنت
کا ممنون ہوں کسو اسطے کہ نامہ ثانی آیندہ کے لئے مفید ہوگا اور کام
آویگا فی الحال آپ کے خط طویل کا جواب دو تین بات مین ادا کرونگا
اول تو آپ نے آگے سے بڑھکر اور زیادہ ایسی باتین لکھی ہین کہ توجہ اور
جواب کے لائق نہین ہین شاید کہ جناب اسی جواب سے ناراض ہونگے
مگر کیا کرون حق تو یہی ہی جو مینے لکھا اور ایک جگہہ مین آپ نے ایسا بھی لکھا
کہ گویا ہم لوگونکو آپ کی انگریزی دانی سے ہراس اور ترس آنا چاہئے مگر
مقام شکر ہی کہ ابتلک جناب کے علم اور قول سے ہمکو کچھہ کپکپی نہین آئی
اور نہ کچھہ خوف ہی کہ آپ کے یا مثل آپ کے اشخاصون کے اعتراضات
سے انجیل کو کچھہ نقصان یا خلل آویگا بلکہ آپ کو حضرت مسیح کے اس قول
سے ڈرنا چاہئے کہ اس نے متی کے ۲۱ باب کے ۴۴ آیت مین اپنے حق مین
یون فرمایا ہے کہ جو اس پتھر پہ گریگا (یعنی میری اور انجیل کی مخالفت
کریگا) چور ہو جاویگا اور جسپر وہ گریگا اسے پیس ڈالیگا اور پھر

لکھا ہی (یوحنا کے ۳ باب کی ۳۶ آیت مین) کہ جو بیٹے پر ایمان لاتا ہی ہمیشہ کی زندگی اُسکی ہے اور جو بیٹے پر ایمان نہین لاتا حیات کو نہ دیکھیگا بلکہ خدا کا غضب اُسپر رہتا ہے اور پھر مرقوم ہی دوسرے تسلونیقیون کے ۱ باب مین کہ یسوع مسیح اپنے زبردست فرشتون کے ساتھ بھڑکتی آگ مین ظاہر ہوگا اور اُن سے جو انجیل کو نہین مانتے بدلا لیگا فقط اور یہہ بھی جان لیجیے کہ جو باتین آپ نے راست ناراست انگریزی کتابون سے نکال لین وے کچھہ نئی یا چھپی بات نہین ہین کہ گویا صرف آپ ہی کی نظر مین آئی ہون وے کتاب تو برسون سے ولایت مین چھپ گئی ہین اور جو بات و اعتراض جواب کے لائق تھے دیندار علماء مسیحیہ سے جواب مدت سے بخوبی دُرستی دیئے گئے ہین دوم رہی آپ کی وہ باتین جو جواب کے لائق ہین پس اُنکا جواب انشاء اللہ تعالے اُس وقت دیا جاویگا جب وے کتابین جنکے چھپنے کا ذکر مولوی رحمت اللہ صاحب نے کیا ہی چھپ جائینگی اور وہ کتابین جو اُنکی طرف سے چھپ چکی ہین میرے مطالعہ مین آوینگی سیوم انجیل کے مضمون پر جو آپ کے اعتراض ہین اُنکا اب بھی وہی جواب ہے جو میں نے خط گذشتہ مین دیا تھا آپ مرے جواب مین دیکھ لینگے اور

اپو جبر وغیرہ کیطرف اشارہ کرتے اور کہتے ہین کہ رفقا ایو لیہ کے پاس
ایک نسخہ انجیل تہا جسمین متی کا لقب نا مینتھا تو یہہ مین بہی جانتا ہون
مگر ایسی بات کا ہمارے دعوی سے کیا علاقہ وے فرقے تو سب بدعتی تھے
اور مسلم مارکیون بدعتی کی مانند اصل انجیل کم و بیش کرکے اپنے واسطے کتاب
بناتے اور اسکو انجیل بہی کہتے تہے مگر انکی کتاب جمہور علماء عیسائیون میں کبہی
مقبول اور منظور نہین ہوئین بلکہ اُنکو اول ہی سے جعلی جانکر رد کرتے تہے
چنانچہ آپ کو انہین کتاب انگریزی سے خوب معلوم ہوا ہوگا اور میرا قول تو
یہہ تہا کہ آپ ایسی انجیل پیش کیجئے جو محمدؐ کے زمانہ کے عیسائیون مین مستعمل
ہتی نہ اہل بدعت کے بیچ مین انکی کتابون سے خواہ وہ انکو انجیل کہین خواہ
کچہہ اور نام رکہین ہمین کیا کام ہی کیا اگر بالفرض آپ مجہسے قرآن کی دلیل
مانگتے اور مین کسی بدعتی کتاب سے گو اُسنے قرآن بہی کہا ہوا ور قرآن کے
سورہ بہی اُسمین ہون آپ کا جواب دون بس کیا آپ ایسے جواب
کو کچہ بحثی نہین کہینگے ایسی جوابدہی سے آپ باز آئیے اور یا تو ثابت
کیجئے کہ وہ انجیل جسکا ذکر آپ کے قرآن مین ہی اور اُسکو من اللہ کتاب
کہا اُسی انجیل سے جو عیسائیون کے بیچ مستعمل ہے اور یہی ہی یسیحی تورات

ہین اہل کتاب کہلاتے ہین پس محمد کے وقت مین نہ صرف کلام مسیح جسکا
آپ کہتے ہین بلکہ وہ ساری کتاب جسمین کلام مسیح مسطور اور مرقوم ہے آپکے
پاس موجود تہی اور وہ کتاب انجیل تہی اور وہ انجیل اسوقت صحیح ہی تہی بقول
قران کیونکہ سورۂ یونس مین مرقوم ہی فان کنت فی شك مما انزلنا الیك
فسال الذین یقرؤن الکتاب من قبلك اور سورۂ انبیا مین ہی
فسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون اب وہ کتاب انجیل جو اسوقت
سب عیسائیون کے درمیان مستعمل تہی آپ یا کوئی اور محمدی پیش کرے
ورنہ وسے کہ وہ اوس مضمون اور اوس مطلب پر ہی نسبت اس کتاب انجیل
کیجو اب ہے مسیحیوں کے پاس انجیل کے ایسے نسخے اب ہی موجود ہین جو
زمانہ محمد صلعم سے آگے بدست و قلم لکہے گئے ہین اور وے سب حال کی
انجیل سے موافق و مطابق ہین چنانچہ میزان الحق مین اسکی تفصیل آئی ہے
اور اگر محمدی اس امر مین لاچار رہین تو تعصب بیجا سے کنارہ کرکے موقع
باوجود مسیحیون کا بتان کے ایکی انجیل اسی مضمون و مطالب پر ہی جو ہمیشہ
یا اور دعوائے بے دلیل سے ہاتھ اوٹھا کر اور انصاف پر اگر انجیل کی حقیقت
صحت پر قائل ہون اور جب تک کہ آپ ان دونون باتون سے انکو

ادا نہین کرلین عیسائیون پر کچھہ واجب اور لازم نہین ہے کہ کسی اعتراض
پر جیسے آپ یا کوئی اور محمدی انجیل کی کسی آیت یا کسی باب کے مضمون پر
یا انجیل کے صحیفون کے ایک ہی جلد مین جمع ہونیکے طور اور وقت پر یا حوارئین
کے رسالت اور الہام پر پیش کرین کچھہ متوجہ ہوین یا جواب دیوین اور مین
بہی جناب کے حق مین یہی قاعدہ مرعی رکھونگا آپ تو محمدی ہین اور قرآن
کو مانتے ہین بس قرآن کی وہ سے آیات جنمین کتاب انجیل کا ذکر ہے اور
اسکو حق و صحیح کہا ہے آپکے لئے کافی و وافی دلیل ہین اگر آپ ہندو
یا اور دین یا بےدین ہوتے تو آپ کے ساتھہ اور طریقہ سے مباحثہ کرتے اور
قرآن بیچ مین نہین لاتے فقط اور فرض کیا کہ میننے آپ کے سب اعتراضونکے
جواب بخوبی و درستی و بالتفصیل تمام ادا کئے تو یہی کیا آپ اور محمدیون کے مانند
یہہ عذر پیش کرکے نہین کہوگے کہ تمہاری انجیل محرف ہے مین اسکو نہین مانتا
بس ظاہر ہے کہ مضمون پر مباحثہ کرنا جب تک محمدی انجیل کی صحت پر قائل
نہین ہوتے محنت بے فایدہ اور عمل لاحاصل ہے لہذا جب تک آپنے مذکورہ
بالا دونون باتون مین سے ایک کو قبول نہین کیا آپ کے سب اعتراضات
انجیل کے مضمون پر بےموقع اور بیجا ہین +

اب اُن نامہ سائل کا جواب ہو چکا جناب کی تشفی خاطر کے لیے اختصار کی راہ سے دو
ایک بات اُن اعتراضوں کے جواب میں مذکور کرونگا جنکو آپنے متی کے نسب نامہ کی
بابت مسطور کیے ہیں اولاً جان لیجئے کہ نسب نامہ تفصیلاً بھی لکھا جاتا ہے اور اختصاراً
بھی چنانچہ توریت میں مثلاً روت کی کتاب کے آخر باب کی اخیر آیتوں میں بھی ایک
نسب نامہ اختصار سے مرقوم ہے اب متی حواری نے اختصاراً لکھ کر کئی ایک نام قصداً
چھوڑ دیئے مثلاً وے نام جنکا ذکر آپنے کیا اور ایسا ہی پانچویں آیت میں بھی سلمون کے
بعد کتنے نام چھوڑ دیئے گئے ہیں کہ آپ نے ذکر نہیں کیا اور آپ کی دریافت
میں نہیں آئے اب اختصاراً ذکر کرنے کا سبب متی حواری نے نہیں بتایا ہے مگر
ماورا اس سبکے ایک یہہ معلوم دیتا ہے کہ وہ تین قسم کے سبب چودہ چودہ
پشت پر اُنہوں نے ایسی کیا ہے ثانیاً لفظ بیٹا عبرانی میں بن اور لفظ بھائی
عبری میں اخ دونوں زبان عبرانی میں اور توریت کی بہت سی آیات میں
خاص وعام دونوں معنی سے آیا ہے پس بن بیٹا اور پوتا اور پرپوتا اور آل
اور نسل کے معنی اور اخ بھائی اور خویش اور اقربا بھی معنی رکھتا ہے اور اہل بائبل
اور انجیل دانان کو معلوم ہے کہ الفاظ بیٹا اور بھائی انجیل کے اکثر مقاموں میں
عبرانی محاورہ پر آئے ہیں اور لفظ پیدا ہوا بھی ایسی عام معنی سے آیا ہے

یعنی کہ اسکی نسل سے تھی یسوع مسیح ان اعتراضوں کا جواب ہے جنکو آپ الفاظ بیٹا اور
بھائی کی نسبت بیچ میں لاتے ہیں ثالثاً یہہ کہ آپ کہتے ہین کہ ان تین تقسیم پر ہر ایک کے
واسطے جو وہ پشت درست نہین آتی ہین اور اس بات کو ایک بڑی غلطی بتاتے ہو
تو ظاہر ہے کہ متی حواری بھی کچھہ عدد جانتا تھا اور پشتونکا عدد اسطرح سے ہی کہ
داؤد کا نام پہلی تقسیم کے اخیر اور پھر دوسری تقسیم کے شروع میں گنا جاوے
اور یہ اسی سبب سے ہی کہ وہ یہودیونکا بڑا بادشاہ تھا اور اسکو یہہ خاص عزت
بھی دیا گیا تھا کہ مسیح اسکی اولاد سے پیدا ہوگا اور پشت اصل یونانی میں گنیا
نہ صرف ایک شخص یا ایک نسل سے بلکہ دو اور تین شخص سے بھی مراد ہی رابعاً
رہی آپ کی ساتوین بات اور وہ یہہ ہے کہ متی نے ابیود کو زرو بابل کا بیٹا
لکھا ہی حالانکہ اسکے بیٹون میں یہہ کسی کا بھی نام نتھا تو آپ کی اس بات مین
صرف اتنا ہی صحیح ہے کہ اسکا ذکر توریت مین نہین آیا ہی نہ یہہ کہ اسکا کچھہ
ایسا بیٹا یا پوتا یا رشتہ دار نہ تھا آدم کے اور شیث اور انوس وغیرہ کے بھی
سب بیٹون کے نام مسطور نہوئے ہین دیکھے پیدایش کے پانچ باب اور پھر وے
سب نام جو زرو بابل کے بعد مذکور ہین وے بھی توریت مین کہین نہین پائے
جاتے ہیں تو آپ کے قول کے موافق متی حواری نے انکو بھی غلط لکھا ہوگا خلاصہ

وہ ساتوان اعتراض جنکو آپ نے منکر ڈاکٹر استراس صاحب کے قول پر ترجیح دیکر لکھا ہے پیش کئے ہیں سب بیجا اور بے اصل نکلے اور بنی حواری کا قول سچا رہا اور آپ کے حق میں وہ مثل درست آئی کہ کوہ کندن و کاہ برآوردن شک نہیں کہ ڈاکٹر استراس صاحب کو خوب معلوم تہا کہ اُسکے اعتراض بے اصل ہیں مگر زمرہ منکرین میں شامل ہوکر اُسنے محض تعصب اور دشمنی کی راہ سے ایسے ایسے دعوے اپنا پیشہ بنایا اور آپ نے بے تحقیق و درفت اُسکی پیروی کرکے اُسکے قول مان لئے امید کہ آیندہ جناب منکرین اور بدعتیون کے قول اپنی دلیل نہ بناوینگے کسواسطے کہ اس سے کچھہ فایدہ نہ نکلیگا فقط

المکلف

پادری فنڈر صاحب مورخہ بست دوم جون ۱۸۵۴ع

جناب پادریصاحب مشفق مخلصان پادری فنڈر صاحب سلامت

بعد مادجب کے یہہ التماس ہے آپکا خط مورخہ ۲۲ جون کا جو آپنے میرے خط مرقومہ ۹ جون کے جواب میں لکہا تہا مجھے پہونچا آپ کے اس لکہنے سے اول تو آپنے اگلے سے بڑہکر اور زیادہ ایسی باتیں لکہین ہین کہ توجہ اور جواب کے لائق نہیں دوم یہی اُنکی وہ باتین جو جواب کے لائق ہین پس اونکا جواب انشاالله تعالی اُسوقت دیا جائیگا جب وہ کتابیں جنکے چہپنے کا ذکر مولوی رحمت الله صاحب نے

کیا ہے مجھے جاننی اور وہ کتابیں جو اُنکی طرف سے چھپ چکی ہیں میرے مطالع
میں آوینگی انہی سے معلوم ہوا کہ آپنے مباحثہ کو موقوف کیا لہذا ہم بھی چند باتیں
لکھکر جو حق الملاب کے خط کا جواب بھی ہو جاویگا اس مباحثہ کو حسب خواہش آپکے
ختم کرینگے ہمکو تو کچہ اس مباحثہ کے شروع کرنیکی کوئی وجہ نہ معلوم ہوئی
اور نہ موقوف کرنیکی معلوم ہوتی تھی لیکن جیسے ہمنے آپکے شروع کرنے سے مباحثہ
شروع کیا تہا ویسا ہی آپکے موقوف کرنے سے موقوف کرتے ہیں لہذا اُن چند باتوں

سے اول یہہ ہے کہ قول آپکا اور اگرچہ ایسا غیر حق اور بیجا باتیں بہت سی ملائین
اُسوقت درست ہوتا کہ جناب میری کسی بات کو بیجا ثابت کر دیتے حالانکہ یہہ تو آپ سے
ہو سکا بلکہ آپ صرف تحکم کے راہ سے یا عوام کو مغالطہ دینے کے لیئے اب لکہتے ہیں دوم
یہہ کہ قول آپکا اور ایک جگہہ میں ایسا ہی لکھا ہے کہ گو یا ہم لوگونکو آپکی انگریزی دانی
سے ہراس اور ترس آتا جاتا تھے مگر مقام شکر ہے کہ آجتک جناب کے علم اور قول سے ہمکو
کچہہ کبھی نہیں آئی عجب بیجا ہوتا کہ کبھی ہمنے ایسا دعوا کیا ہوتا یہہ آپکی سمجہہ کی خوبی ہے
سبحان اللہ آپکی طبیعت کیا ہی موزون ہے کہ ہر دفعہ ایک نئی اُپج لیکر بنت تیار اگلا گانٹہ
ہیں بہلا ہمنے یہہ کب دعوا کیا تہا کہ آپ میری انگریزی دانی سے خوف کیجیے یا یہہ کب
لکھا تہا کہ ہمکے انگریزی میں بڑا دخل ہے کہ اوسکے خوف سے آپ اپنا دبر لازمکو سلفا

لیجیے بلکہ یہ تو یہی لکھا تہا کہ ایسے دہوکے دیے میزان حق ہی تاب ہو چکے آپ آگے
نہ چل سکینگے اور وجہہ بہی اوسکی بتلا دی تہی کہ آگے ہماری طرف سے کوئی ایسے
جواب دینے پر متوجہ ہوا تہا پس اسی سبب سے جو آپ چاہتے تہے وہا یا کرتے تہے چنانچہ
میزان حق مین بہی آپنے چالاکی سے ویسے باتین درج کین جنکے سبب سے مسلمان لوگ
مغالطہ کہاوین از انجملہ وہ عبارتین جو مسئلہ نسخ سے بہی متعلق اور جنکے باب مین آپکو مجمع
عام مین اقرار کرنا پڑا کہ غلط لکہا ہے یا وہ دہوکا آپکا جو اوسی کتاب کے صفحہ ۲۹ مین لکہا آپنے
اس لیے کہ یہہ تو نہین کہہ سکتے کہ آپ کو یہہ بات پیشتر سے نہ معلوم تہی کہ کتب عہد جدید
مین ڈیڑہ لاکہہ اختلافات عبارت کے کہ جن مین سے ۴۰ ہزار تو آپنے بہی تسلیم کرلیے ایسے موجود
ہین کہ اونمین سے ایک کو بہی بالجزم نہین کہہ سکتے کہ یہی اصل مصنف کی عبارت ہے اور
باقی تحریف بلکہ ہر ایک پر صدق اور کذب کا احتمال ہے یا آپ یہہ نہین جانتے تہے کہ کتب مقدسہ
محرف ہین کہ جنمین شاذ آیتہ جگہہ تو آپنے بہی اقبال کیا ہے یا آپکو یہہ نہ معلوم تہا کہ ورس
ساتوان اور آٹہوان باب پانچوین نامہ اول یوحنا کا کسی تثلیثیہ یار کا الحاق کیا ہوا ہے
لیکن باوجود اس سب جاننے کے آپ محض چالاکی کو کام فرما کے مسلمانونکو یون دہوکا دیتے
ہین کہ اگر محمدی مسیحون کی مشہور و معتبر کتابون سے ایسی باتین (یعنی اختلافات قرأت
توریت و انجیل کی بابت نکال لا سکتے تو البتہ اونکا یہہ دعا کہ کتب مقدسہ مین تحریف ہوئی)

ہین بجا ہوتا لیکن مقام تعجب ہے کہ جب مسلمانون نے اختلافات عبارات کے کر اختلاف
قراءت سے کہین بڑھکر ہین ثابت کردے اور تحریف کو بہی آپ جیسے پادری سے انکا
مشیر انکو بڑا فخر ہے اقبال کروالیا اور رسالہ دو باب ہ نامہ اول یوحناکو الحاقی ثابت
کردیا تب آپنے انصاف کی انکہین بند کرکے زبان نا انصافی یون درازی کی کہ باوجود ان سب
کے ثابت ہونیکے پہر بہی متن مین نقصان نہین ہوا ایصاحب مقتضاے انصاف تو یہہ تہا کہ جب
مسلمانون نے اون وجوہ ثبوت سے جو آپ طلب کرتے ہتے زیادہ تر قوی دلائل پیش
کردیئے اور اوسپر آپکے سلف کی گواہی بہی گذراندی اور آپنے سعادتمندی سے
اونکی گواہی مان کے ساتہہ ہتہ جا تحریف کو قبول کرلیا تو آپ کو لازم تہا کہ پہر مسلمانون
سے تحریف کی بابت کچہہ نکہتے اور نہ اون کتب موضوعہ محرفہ کے حامی بنتے سوم
یہہ کہ قول آپکا اور نہ کچہہ خوف ہے کہ انکے یا مثل انکے اشخاص کے اعتراضات
سے انجیل کو کچہہ نقصان یا خلل اوے ماشاءاللہ یہہ تو آپ کو خوب سوجہی اے صاحب
خلل کا خوف تو جب آتا کہ آپکو انصاف بہی منظور ہوتا لیکن جب آپ نے انصاف کی انکہین
بند کرلین اور یہہ سمجہہ لیا کہ جو کوئی حق کہیگا ہم اوسکو خواہ مخواہ جہوٹہ بنائے جائینگے
اور اوسکی ایک نسنینگے بلکہ اپنی گائے جائینگے تو پہر بہلا کیا خوف ہے مجہے تعجب ہے
کہ آپ نقصان او خلل سے کیا سمجہتے ہین مین پوچہتا ہون کہ جب یہہ اناجیل موضوعہ

ثابت ہوگئیں کہ نہ تو یہہ حواریوں کی تصنیف ہیں اور نہ وحی سے لکہی گئیں اور مصنف انکی غلطیاں بہی کرتے تہے اور تسپر گل یہہ کہلا کر محرف بہی ہوگئیں تو اب وہ کونسا خلل اور نقصان ہے جو باقی رہگیا جہارم یہہ کہ قول آپکا بلکہ آپکو حضرت مسیح کے

اوس قول سے ڈرنا چاہیئے جو اوسنے متی کے بائیسوین باب کے جوالیسوین آیت [۲۲] [۴۴] مین اپنے حق مین یون فرمایا ہے الخ جب یہہ رائی کے قابل ہوتا اور اوسپر کچھ التفات کی جاتی کہ پہلے آپ یہہ ثابت کر لیتے کہ حقیقت مین یہہ قول حضرت مسیح کے ہین اور میری اون دلائل کو جو مینے آپکے علماء کی سند سے اپنے خط مین اسبابت لکہی تہی کہ یہہ اناجیل موضوعہ وہ انجیل نہیں ہین جسکا ذکر کلام الہم مین آیا ہے اوٹہا دیتے اور ثابت کرتے کہ یہی اناجیل اربعہ حضرت عیسے کی خود لکہی ہوئی یا لکہوائی ہوئی ہین یا متی اور یوحنا ہی کی تصنیف ہین اور اونکا تواتر بہی ثابت ہی اور اونمین الحاق بہی نہین ہوا لیکن آپ سے ان باتون مین سے ایک بہی ثابت نہوئی اور نہ ہوسکیگی پس اس صورت مین ان اناجیل سے ہمید دلیل لانا محض بیجا قطع نظر اسکے اگر ہم فرض کرین کہ یہہ مسیح علیہ السلام کے قول ہین توپہر کیا یہہ تو آپ اوسکو ڈراوین کہ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی رسالت یا اون انجیل کا جو اونکو وحی کی گئی تہی منکر ہو بلکہ یہہ بات نہین ہملوگ جیسے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لاتے ہین ویسا ہی حضرت مسیح علیہ السلام
کو بہی نبی برحق جانتے ہین اور جس طرح سے قرآن شریف کو خدا کا کلام جانتے
ہین ویسا ہی اوس انجیل کو جو حضرت عیسے علیہ السلام کو وحی کی گئی تہی برحق
مانتے ہین ہان ان اناجیل موضوعہ محرفہ کی سب عبارت کو تو البتہ خدا کا کلام
نہین جانتے نخچشم یہہ کہ قول آپکا اور یہہ ہی جان لیجئے کہ جو باتین آپنے
راست ناراست انگریزی کتابون سے نکال لین وہ کچہہ نئی یا چہپی بات نہین ہے
کہ گویا صرف آپ ہی کے نظر مین آئی ہون وہ کتابین تو برسون سے ولایت مین چہپ گئی
ہین اور جو بات واعتراض جواب کے لائق تہے دیندار علماء مسیحی اسکے جواب
مدت سے بخوبی دے دستی دے گئے ہین اُن ہی مغالطون اور چالاکی کے باتون
مین سے ہی کہ جسکی شیعیون کو عادت پڑ گئی ہے آپ جو کہتے ہین راست
ناراست باتین بہلا آپنے کونسی بات ناراست ثابت کی یا اون باتون کا کوئی
جواب ایسا دیا کہ جو التفات کے قابل ہوتا بلکہ بخلاف اسکے ہر خط مین آئین بن
شائستگی و انکی اور آپ جو یہہ کہتے ہین کہ علماء مسیح اوسکے جواب مدت سے بخوبی
و دستی دے گئے ہین آیا کہ ہارن صاحب کے یا اسو بدلیا فان کے یا جامعین تفسیر
ہنری واسکات کے یا ڈاکٹر بنسن اور واٹسن کے یا قدما سلف کے یا اونکی

وغیرہ کے کیونکہ جو کچھہ ملینے اون اناجیل موضوعہ ومحرفہ کے باب مین ثابت کیا ہے
سو انہین لوگون کی کتابون سے پس مین پوچھتا ہون کہ اگر ان لوگون نے ناراست
باتین لکھین تو پہر راست کون لکھتا ہے کیا مشنیری لوگ جو خاص مسلمانون یا
ہندؤن کے بہکانے کے لیئے نوکر رکہہ کے بھیجے گئے ہین ششتم یہہ کہ قول انکا انجیل
کے مضمون پر جو اپکے اعتراض ہین انکا اب بہی وہی جواب ہے جو میرے خط گذشتہ
مین دیا گیا جب سچا ہوتا کہ حقیقت مین اپنے جواب دیا ہوتا بلکہ اون اعتراضات سے
تو اپنے ایک کا بہی جواب نہین دیا پہر یہہ کیا سمجہہ کے اپ لکھتے ہین کہ انکا اب بہی وہی
جواب ہے ہفتم آپکے اِس قول سے اب میرے جواب مین فرقہ مانیکیا اور
ابیونیہ وغیرہ کی طرف اشارہ کرنا اور کہتے ہین الخ معلوم ہوتا ہے کہ اپ نہیہ بہی
نہین جانتے ہین کہ جواب تحقیقی کا کیا مطلب ہوتا ہے اور جواب الزامی کسکو کہتے ہین
اور جواب تنزلی کیا ہے اگر اپکو نہ معلوم تہا تو کسی سے پوچھہ ہی لیتے اے صاحب
مینے تو پہلے جواب تحقیقی دیا تہا کہ کلام اللہ سے کہین نہین ثابت ہوتا کہ یہہ اناجیل
اربعہ وہی انجیل ہے جو حضرت عیسے علیہ السلام کو وحی کی گئی تہی اور پہر الزاماً آپکے
علما کے قول سے یہہ بات ثابت کی کہ یہہ مجموعہ عہد جدید کا ہرگز وہ انجیل نہین ہو سکتا
من بعد بطور جواب تنزلی کے یہہ کہا تہا کہ اگر بفرض محال انکی پاس خاطر سے یہہ بات

مانی جاوے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین کوئی انجیل نہی تہی تو انہہ
فرقونکی انجیل کا وجود ثابت ہوگا اسلیئے کہ یہی فرقے اوسوقت عرب مین موجود تہی
نہ یہہ کہ فرقہ پروٹسٹنٹ کہ جسکا وجود سولہوین صدی مین ہوا ہے ہشتم آپکے
اسی قول سے اور میرا قول تو یہہ تہا کہ آپ ایسی انجیل پیش کیجئے کہ جو محمد صلے اللہ
علیہ وسلم کے زمانہ مین عیسائیون مین مستعمل تہی نہ اہل بدعت کے بیچ مجہے حیرت ہے
کہ لفظ عیسائیون سے یہان کیا مراد ہے اور وہ کون لوگ ہین اگر کہیئے کہ رومن
کہتیلک یا گریک ہین سو وہ تو آپکے نزدیک بت پرست ہین اور جو کہیئے کہ نسطوری
و یعقوبی وغیرہ سو وہ بدعتی ہین اور فرقہ پروٹسٹنٹ کا تو کچہہ نشان و گمان
بہی نہ تہا بس یہہ عیسائی آپکے خیالی لوگ کون ہین نہم یہہ کہ آپکے اس قول کا
ایسی جوابدہی سے باز آیئے اور یا تو ثابت کیجئے کہ وہ انجیل جسکا ذکر آپکے قران مین آیا ہے
اور اوسکو من اللہ کہا ہے اوس انجیل سے جو عیسائیونکے بیچ مستعمل ہے او سے جدا تہی
پہلے خط مین مفصلاً ذکر کیا ہون اور کچہہ مجملاً اس خط مین بہی کہا گیا ہے لہذا اکتفا کر کے
اوسی بات کو پہر بار بار لکہون دہم یہہ کہ قول آپکا صحیح تو قران مین اہل کتاب کہلا
گئے لیس محمد صاحب کے وقت مین نہ صرف کلام مسیح جیسا آپ کہتے ہین بلکہ وہ ساری کتاب جسمین
کلام مسیح مسطور اور مرقوم ہے اونکے پاس موجود تہی اور وہ کتاب انجیل تہی اور وہ انجیل

اوسوقت صحیح بھی نہی بقول قران کیونکہ سورۂ یونس مین مرقوم ہے یہہ محض آپکا
دعویٰ بلا دلیل ہے لفظ اہل کتاب سے یہہ ہرگز نہین لازم آتا کہ اونکی کتاب محرف نہوئی
اور قران سے یہہ بات ہرگز نہین ثابت ہوتی ہے کہ انجیل اوسوقت مین صحیح تھی بلکہ
قران مین جابجا اوسکے محرف ہونے کا ذکر آیا ہے اور اُن دونون آیتونکو آپکے مجوزہ
کچھہ بھی علاقہ نہین اسلیئے کہ پہلی آیت کا تو صرف اتنا ہی مطلب ہے کہ اے مخاطب اگر تجھے
شک ہے کہ کلام الٰہی اسطرح کا نہین ہوتا ہے جیسا ہمنے اب اوتارا ہے اور خدا اسطرح
کی باتین (یعنے قیامت مین مردونکا جی اوٹھنا اور اعمال کے موافق جزا سزا کا ہونا وغیرہ)
نہین کرتا پس پوچھلے اہل کتاب سے اور دوسری آیت کا یہہ مطلب ہے کہ کفار لوگ
کہا کرتے تھے کہ یہہ رسول تو آدمی ہے چاہیئے تھا کہ پیغمبر جن ہوتا یا فرشتہ پس اونکے
جواب مین اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اہل کتاب سے پوچھہ لو کہ آیا اگلے پیغمبر آدمی ہوتے تھے
یا نہین مقام حیرت ہے کہ آپ آیتونکے بھی معنی جو چاہتے ہین گھڑ لیتے ہین اگر کوئی کہے کہ حضرت
عیسےٰ نے یوحنا کے دسوین باب کے اٹھوین ورس مین جو کہا ہے کہ جو مجھسے پہلے آئے
ہین وہ چور اور راہ زن ہین اس سے یہہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جتنے اگلے پیغمبر آئے
ہین موسیٰ داؤد یرمیا و اشعیا وغیرہم سب ایسے ہی تھے چنانچہ فرقہ مانیکیا اس
ورس کے یہی معنی سمجھتے تھے اور یہی ظاہر لفظی معنی ہوسکتے ہین پس کیا آپ یہہ

بات تسلیم کرلین گے حاشا وکلا بلکہ آپ یہہ کہین گے کہ یہہ معنی کسی مفسر نے نہین لکہے ہین لہذا اپکو یہی چاہیئے تہا کہ جو مفسر کے معنی لکہتے ہین اوسے تسلیم کرتے نہ یہہ کہ اپنے مطلب کے لیئے جو چاہے معنی گھڑ لیئے یازدہم قول آپکا وہ

انجیل جو اوسوقت سب عیسائیون کے درمیان مستعمل تہی آپ یا اور کوئی محمدی پیش

کرے اور بتادے کہ وہ اور مضمون اور مطلب پر تہی نسبت اس انجیل کے جواب ہے سوا اسکا بہی جواب پہلے خط مین بلکہ کچہہ اس خط مین بہی ہوچکا ہے تاہم یہہ کہا جاتا ہے کہ یہہ بات ہمپر ہرگز واجب نہین ہے کیونکہ جب ہم الزاماً اور تحقیقاً دونون طرح ثابت کرچکے کہ یہہ مجموعہ عہد جدید کا وہ انجیل نہین ہے جو حضرت عیسے علیہ السلام پر وحی کی گیئی تہی تو اسصورت مین آپ پر لازم ہوا کہ یہہ ثابت کرین کہ یہی مجموعہ حضرت عیسے نے لکہوایا ہے اور اسمین تحریف بہی نہین ہوئی ہے بلکہ سندی اور متواتر ہے اور یہہ بہی دکہادین کہ نسخہ حضرت عیسے کے وقت کا ان نسخون کے مطابق و موافق ہے نہ کہ ہمپر اسلیے کہ ہم اپنا دعویٰ ثابت کرچکے ہین اور نہین معلوم کہ آپ عیسائیون سے کیا مراد رکہتے ہین کیونکہ آپکے زعم مین سوا پروٹسٹنٹ کے اور کوئی عیسائی نہین ہے جو ہین سو وے یا تو بت پرست ہین یا بدعتی اور جسے آپ عیسائی سمجہتے ہین سو وہ اوسوقت مین کہان تہے یہ تو لوتہر اور کالون کے صدقے سے سولہوین صدی مین اوتہہ

لکھے گئے ہوئے ہین دوازدہم قول آپکا مسیحون کے پاس انجیل کے اون نسخے
اب بہی موجود ہین جو زمانہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے بدست و قلم لکھے گئے ہین
اور وے سب حال کی انجیل سے موافق و مطابق ہین چنانچہ میزان حق مین اوسکی
تفصیل آئی ہے سو یہہ آپکے زعم مین ہے نہ حقیقت مین کیونکہ جو تین نسخہ آپ نے
میزان الحق مین لکھے ہین یعنے نسخہ کوڈکس واطی کانوس و کوڈکس سکندریہ
نوس و کوڈکس افریمی سو یہہ تینون نسخے ہرگز آن حضرت صلعم کے زمانہ کے آگے کے
لکھے ہوئے نہین ہین اسلئے کہ کوڈکس واطی کانوس تو ساتوین صدی کا ہے جیسا کہ
ڈیوپن لکھتا ہے اور کوڈکس سکندریہ نوس یا تو اٹھوین صدی کا ہے جیسا میکیلس
کہتا ہے یا دسوین صدی کا جیسا اودن کہتا ہے یا ساتوین صدی کا جیسا آملر
کہتا ہے اور نسخہ کوڈکس افریمی کو بشپ مارش ساتوین صدی کا بتلاتا ہے پس یہہ
تینون نسخے جن پر آپ فخر کرتے تہے اور مسلمانون کے مغالطہ دینے کو کہتے تہے کہ آن
حضرت صلعم کے زمانہ سے پہلے لکھے گئے ہین آپ کے علماء کے قول سے ثابت ہوئے کہ
اونکے بعد لکھے گئے ہین اور آپ جو یہہ کہتے ہین کہ وہ نسخے اگلی انجیل کے موافق و مطابق
ہین سو یہہ نہین معلوم یا تو آپ نے اونکا حال کتابون مین نہین دیکھا یا صرف عوام کی
سے مغالطہ دیا چاہتے ہین ورنہ اقو بجہلی بات معلوم ہوتی ہے کیونکہ ملکو نہین کہ

باوجودیکہ آپ نسیس کا درجہ پاوین اور بہت مشہور کتابین انکی نظر سے گذرین
چنانچہ نسخہ اسکندریہ نوس مین تو کتاب جوڈت وڈوبیاس دو زڈم اور چار
کتابین مقابیس کی اور کچھ حصہ بروم گیت اور دو نامہ کلمی منت ایکہ ورزلور مین سلیمان
کی بہی موجود تہین حالانکہ ان سب کتابون کو آپ جہوٹی سمجہتے ہین علاوہ برین متی
کے چھبیسوین باب کے چھٹے درس تک اور یوحنا کے چہٹے باب کے بچاسوین درس سے
اٹہوین باب کے باونوین درس تک اور دوم نامہ کرنتہیون کے چوتہے باب کے تیرہوین
درس سے بارہوین باب کے ساتوین درس تک بالکل نہین ہین اور نسخہ واٹی کانو مین
مین اول کے چہیالیس باب کتاب پیدایش کے اور تیس زبور مین اور نامہ عبرانیہ
کے نوین باب کے چودہوین درس سے اخیر تک اور دو نو نامہ تمتہی کا اور نامہ تیتوس
اور نامہ فلیمان اور تمام کتاب مشاہدات کی نہین ہین اور کوڈکس فریجی مین بہی بہت
سے نقصان ہین قطع نظر اسکے کوڈکس اپتکانوس اور کوڈکس الکسندریانوس مین
مین تو عہد عتیق کی کتابین اصل عبرانی بہی نہین ہین بلکہ صرف یونانی ترجمہ ہے
اور کوڈکس ازمی مین تو انکا نشان وگمان بہی نہین خواہ اصلی ہون یا ترجمہ لیکن
اسمین صرف عہد جدید کی کتابین ہین اور کوئی عبرانی نسخہ دسوین صدی کے قبل کا
نہین ہے چنانچہ ڈاکٹر کینی کاٹ لکہتا ہی کہ اوسنے جتنے نسخہ ملے وہ سب کے سب

سنہ ۱۶۶۳ع سے لیکے سنہ ۱۷۱۱ع تک کے لکہے ہوئے ہیں اور سبب اوسکا یہہ بتلاتا ہی کہ یہودیون
نے ساتوین و آٹھوین صدی کے قبل کے لکہے ہوئے نسخونکو غلطی کا الزام لگا کے جلوادیا
اور صرف اپنے نسخہ کو صحیح قرار دیا اور جو ایک پرانا نسخہ یعنے کوڈکس لادیانوس اوسکے
ہات آیا سو اوسے وہ دسوین صدی کا اور موشیو دی روسی گیارہوین صدی کا
لکہا ہوا بتلاتا ہی اور صحت کا اوسکی یہہ حال ہی کہ جب واندر ہوت نے بڑی ادعا صحت سے
عہد عتیق کا عبرانی متن چپایا تو اس نسخہ سے چودہ ہزار جا خلاف کیا علاوہ اسکے
مارن جیبا خود لکھتا ہے کہ جہان مین کسی کتاب کے دو نسخہ ایسے مختلف نہین ہین جیسے
کوڈکس اسکندریہ نوس اور واٹی کانوس پس آپ کس مونہہ سے کہتے ہین کہ وہ
نسخے ایکے نسخون سے مطابق و موافق ہین ذرا انصاف کیجیئے کہ جن نسخونکا یہہ حال ہو
انکی کیا سند ۱۳ سینز دہم قول آپکا اگر محمدی اس امر مین لاچار ہین تو تعصب بیجا سے
کنارہ کر کے مقر ہون الخ جناب من محمدی تو جب لاچار ہوتے کہ انکے پاس کوئی جواب نہوتا
بلکہ انکے پاس ایک تو کیا کئی جواب ہین چنانچہ کچہہ تو اسی خط مین لکہے گئے ہین چہاردہم
قول آپکا کہ باوجود سہو کاتبان کے ایکی انجیل اوسی مضمون اور مطلب پر ہے جو ہمیشہ تہی
الخ عجب حیرت افزا ہے کیونکہ ذرا خیال کرنے کی بات ہے کہ جب کتب مقدسہ مین ایسے
اختلافات عبارات کے جو اپسمین ایک دوسرے کے متناقض ہین پائے جا دین اور

اونمین سے کسیکو بالجزم نکہا جاسکے کہ یہی اصل مصنف کی عبارت ہے بلکہ دونون پر
صدق اور کذب کا احتمال ہو تو بہلا اِس صورتمین اُس مسئلہ پر کہ جس سے وہ عبارتین
متعلق ہین کیونکر حکم قطعی ہو سکتا ہے لہذا بہت سے مسئلون مین شبہ رہا مثلاً
حلت و حرمت کے مسئلہ مین کہ اب نہین معلوم ہو سکتا کہ کونسے جانور بنی اسرائیل پر
حلال تہے آیا وے کہ جنکے پچہلی ٹانگین اگلے پانون سے لپٹی ہوئی تہین یا وے کہ جنکی
پچہلی ٹانگین اگلے پانون سے لپٹی ہوئی نہ تہین کیلئے کہ ورس ۲۱ باب ۱۱ کتاب
احبار کی دو عبارتین موجود ہین ایک وہ جو متن مین ہے سو یہہ ہے پر تم سب رینگنے
والے پرندون مین سے جو چار پانون سے چلتے ہین اور اونکی پچہلی ٹانگین اگلے پانون
سے لپٹی ہوئی نہین ہین کہ وے اونسے کود کر زمین پر چلتے ہین تم اونمین سے
کہاؤ اور اس جملہ کی عوض اور اونکی پچہلی ٹانگین اگلے پانون سے لپٹی ہوئی نہین ہین
الخ عبرانی نسخہ کے حاشیہ پر اور نسخون نے یہہ عبارت لیکر لکہی ہے اور اونکی پچہلی
ٹانگین اگلے پانون سے لپٹی ہوئی ہین اور اسی حاشیہ کی عبارت کو اب عیسائی لوگ
ترجمہ کرتے ہین چنانچہ ترجمہ انگریزی عبری و ترجمہ ہندی و فارسی مین یہی عبارت ترجمہ
ہوئی ہے یا لونڈی کے مسئلہ مین کہ کوئی شخص اوسے آزاد کرے آیا وہ شخص جسنے اوسے
اپنے نامزد کیا ہے یا وہ شخص جسنے اوسے اپنے نامزد نہین کیا کیونکہ کتاب خروج کے درس

باب اوکی بہی دو عبارتین منقول ہین ایک جو متن مین ہے وہ یہہ ہے اگر وہ آقا اوسکا
جوادسے اپنے نامزد نہین کرکے رکہیا ناراضی ہو تو اوسکا فدیہ دیجیے الخ اور حاشیہ
عبرانی نسخہ کے اور نسخہ سے یون عبارت نقل ہوئی ہے اگر وہ آقا اوسکا جوادسے
اپنے نامزد کرکے رکہیا ناراض ہو تو اوسکا فدیہ دیکیجے الخ اور یہی عبارت اب ترجمون
مین لکہی جاتی ہے یا حضرت مسیح کے زانیہ عورت کو بے سزا دئے چہوڑ دینے کا
مسئلہ جو یوحنا کی انجیل کے آٹہوین باب مین مرقوم ہے کیونکہ اوسمین بہی بہت سے
اختلافات عبارت کے ہین بجدیکہ بہت سے علماء عیسائی نے اون ورسونکی صداقت
پر گفتگو کی ہے اور اسی طرح سے اور بہت سے مسئلہ مشتبہ ہین لیکن بخوف طوالت
مین انہون ہی پر اکتفا کرتا ہون پس آپ سے مجہے تعجب آتا ہے کہ باوجود ایسے اختلافات
عبارت کے کہ اسمین متناقض ہین پہر آپ کس موہنہ سے کہتے ہین کہ باوجود سہو
کاتبان کے اب کی انجیل وہی مضمون اور مطلب ہے جو ہمیشہ تہی پانزدہم یہہ کہ قول
آپکا اور جب تلک آپ ان دونون باتون مین سے ایک کو ادا نہین کرلین الخ جب
ماماجادسے کہین اوسکے ادا کرنے سے قاصر ہون مین نے تو اکیلے ہی نہین بلکہ آپ کے
علماء کو بہی ساتہہ لیکے اون باتونکو اوکہا اب اونکو اختیار ہے کہ اپنے سلف کو جہوٹلا کے
بالتصدیق کیجیے شانزدہم یہہ کہ قول آپکا اور فرض کیا کہ مینے آپکے سب اعتراضون

سکے جواب بخوبی و درستی در الفصل تمام ادا کیے تو بہی کیا اب اور محمدیون کیے واسطے
یہہ فقد بیس کرکے نہین کہہ سکے کہ تمہاری انجیل محرف ہے ہین اوسکو نہین مانا جو
یہہ انکا فرض محض فرض خیالی وہم ہے کہ ہم جواب بخوبی دینگے کیونکہ جنسے تو یاد ہون
سے جواب ادا ہوتے نہین دیکھے چنانچہ کچہہ تو انہین خطون سے جو آپنے مجھے لکھے ہین
ظاہر ہے مقدمہ ۱۲ قول آپکا پس ظاہر ہے کہ مضمون پر مباحثہ کرنا جب تک محمدی انجیل
پر قایل نہین ہوسے محنت بیفایدہ اور امر لاحاصل ہے الخ عجب تعجب انگیز ہے کیونکہ
پہلے آپ کو یہہ کیون نہ سوجہی تہی کہ مسلمان لوگ تو اس انجیل کو محرف ثابت کر چکے ہین
اور مینے بہی ساتہہ اپنے جا تحریف کا اقبال کر لیا ہے پہر محمدی لوگ اس کتاب کے
کیونکر قائل ہونگے پس آپنے میری کیون اوقات ضایع کی خیر غنیمت ہے کہ اب بہی
آپ چیتے ہیز دھم ۱۳ یہہ کہ قول آپکا اب کہ نارسائی کا جواب ہو چکا از جناب مین میرے خط
کی تو ایک بات کا بہی جواب نہین ہوا ہان آپنے اقرار کیا ہے کہ انکا جواب اسوقت
دیا جائیگا کہ جب وہ کتابین جنکا ذکر جناب مولوی رحمت اللہ صاحب نے کیا ہی چھپ
جائینگی اور وہ کتابین جو اونکی طرف سے چھپ چکی ہین میرے مطالعہ مین آ دیکی ہوئیں
وعدہ آپکا ایسا ہے جیسا ہندو کہا کرتے ہین کہ اگر فلانا کام ہمسے اس جنم مین نہوگا
تو دوسرے جنم مین کرینگے اور جو وہ دوسرے جنم مین بہی نہوسکیگا تو تیسرے جنم مین کرینگے

پس آپکے اس وعدہ سے صاف ظاہر ہے کہ آپ اوس خط کے جواب سے عاجز ہوئے
اور اپنے عجز کو صرف اس لحاظ سے چھپایا کہ مبادا آپکی اپنے قوم مین سبکی اور خفت ہو
لیکن اب ہی عاقل اور صحیح الفہم یہی سمجھیگا کہ آپ عاجز ہوئے لہذا اس حیلہ سازی سے
ہی آپکا مطلب نکلا تو نہ دوم یہہ کہ قول آپکا متی حواری نے اختصاراً لکھکر کئی ایک نام
قصداً چھوڑ دیئے مین الخ آپکے عذر بدتر از گناہ ہی کیونکہ ابتک ان لیستونکا چھوٹ جانا صرف
متی کے سہو پر حمل کیا جاتا تہا لیکن اب معلوم ہوا کہ متی نے پاس سخن سکے لئے قصداً
چھوڑے لہذا کہنے والا کہہ سکتا ہے کہ اسیطرح اوسنے پاس سخن کے واسطے بالکل
انجیل طیار کی ہوگی بس آپنے بیچارے متی کی دیانت مین ہی فرق ڈالا سوم یہہ کہ آپکے
قول سے اور ایسا ہی پانچوین آیت مین ہی سلمون کے بعد کتنے نام چھوڑ دیئے گئے ہین
آپنے ذکر نہین کیا اور آپکے دریافت مین نہین آیا الخ آپکی سعادت مندی ظاہر ہو
ہے کہ جو بیچارے متی نے نہین کیا وہ بہی آپ اسکے سر تہوپے دیتے ہین اسکے علاوہ
اگر غلطی ہوئی ہی اور نام چھوڑے ہین تو کتاب اول اخبار الایام کے مصنف نے کیونکہ
اوس کتاب کے دوسرے باب مین لکہا ہے وہ سب اوناشون کا بیٹا سلا اور سلی کا بیٹا
عوبد اور بوعز کا بیٹا عوبید اور عوبید کا بیٹا یشی اور یشی کا پہلوٹا بیٹا الیاب
دوسرا ابی ناداب تیسرا شما چوتہا نتنائیل پانچوان ردی چھٹا اوزم ساتواں داؤد

داؤد لیس متی نے یہین سے نقل کر لیا ہوگا کہ آپ کے زعم مین متی نے عہد عتیق بہی نہ
پڑہی تہی ہان اگر اعتراض ہے تو یہ ہے کہ چار سو برس کے عرصہ مین چار پشتین
ہوئین اور یہہ قیاس سے بعید معلوم ہوتا ہے البتہ اگر صاحب یہہ تو لکہا ہے کہ متی نے
بعد زر بابل کے کئے نام چہوڑ دئے ہین نسبت دوئم یہہ کہ ایک اس قول مین کہ بن بیٹا پوتا پڑپوتا
اور آل اور نسل کے معنی اور آخ بہائی اور خویش اور اقربا بہی معنی رکہتا ہے حضرت عیسی کا
مسیح ہونا بہی مشکل پڑا کیونکہ عہد عتیق سے تو یہہ ثابت ہوتا ہے کہ مسیح تو داؤد کے صلبی نسل
سے ہین اور جب یہان بن کا لفظ ایسا عام ہو گیا تو کہہ سکتے ہین کہ حضرت مسیح اور داؤد
مین کہین دور کا رشتہ ہوگا نسبت دوئم یہہ کہ قول ایکا اور پشتونکا عدد اس طرح
سے ہے کہ داؤد کا نام پہلی تقسیم کے آخر اور پہر دوسری تقسیم کے شروع مین گنا جائیگا
کچہہ نیا جواب نہین یہہ تو اورون نے بہی لکہا ہے بلکہ ایسی پانچ توجہین اور بہی کی گئی
ہین کہ آپ کو نہین معلوم بہلا یہہ کیا جواب ہے کہ ایک شخص کو دو دفعہ گنکے عدد پورا
کرنا چاہئے ایسے تو تیرہ کے ۲۶ ردا کتالیس بہی ہو سکتے ہین قطع نظر اسکے تماشا یہہ ہے
کہ اس تکلف پر بہی اعتراض نہین اوٹہتا کیونکہ اس صورت مین دوسری قسمت
مین جو یکنیاہ پر ختم ہوئی ہے پندرہ پشت ہو جاوینگے نہ یہہ کہ قسمت سیوم مین
تیرہ کی چودہ ہوون اسے بہتر تو مین تمہین ایک توجیہہ گہڑ دیتا ہون وہ یہہ

سے کہ آپنے یون کیون نہ کہدیا کہ عیسائیون کے عقیدہ کے موافق مسیح مین
دو صفتین ہین الوہیت کی اور انسانیت کی لہذا اونکو دو پشتین لکھنا چاہئیے پس
اِس صورت مین تیرہ کی چودہ ہوجائینگے بست ۲۲ معلوم قول آپکا خلاصہ وہ ساتون
اعتراض جنکو اپنے منکر ڈاکترا ستراس صاحب کے قول پر بڑے تفاخر سے پیش کئے
ہین سب بیجا اور بے اصل نکلے سو یہہ بات صرف آپ ہی کے زعم مین ہے ہان اگر
آپ جواب ادا کردیتے تو ایک بات تہی لیکن اوس سے آپ قاصر رہے کیونکہ جو جواب
آپ نے دئے وہ جواب نہین اوسپر تو لڑکے بہی ہنستے ہین کیونکہ جو اصل اعتراض
تھا وہ نہین اوٹھا بلکہ آپ اوسکی اور تصدیق کرتے ہین یعنے معترض کہتا ہے کہ
کہ جب کسی مصنف نے ایک زمانہ متعین کرکے یہہ کہا کہ اوس زمانہ مین اتنی پشتین
ہوتی ہین من بعد خواہ قصداً یا پاس خاطر کسیکے چند نام چہوڑ دیئے تو ایسے شخص
کی تاریخ کا اعتبار نہین یہان تک نامہ ساحی کا جواب ہوچکا اب ہم آپ کو بنی نوع
ہونے کے سبب کچھہ سمجہاتے ہین اور امیدوار ہین کہ آپ اوسے مانین اور وہ
یہہ ہے کہ آیندہ کو آپ کسی مسلمان سے ہرگز نہ اولجھین کیونکہ جب آپ سے
جواب نہین بن پڑتا تو آپکو آئین بائین شائین لکھنا ہوتا ہے اور دوسرے لوگ
ہنستے اور کہتے ہین کہ پادری صاحب خط کا جواب تو نہین لکھتے بلکہ اپنی

نوکری کا کام سمجھا ہے اور جانتے ہین کہ نمیشن یہہ جانے کہ پادری صاحب ایک کام
مین لگے ہوئے ہین تا وانخواہ مین خلل آوے اور ایسا ہو کہ جیسے کلیسہ
لوتہرین سے چرچ آف انگلنڈ مین داخل ہونا پڑا ویسا ہی کہین مردمین
کاتہلک کی طرف بہی التجا کرنی پڑے لہذا آپکو مناسب ہے کہ اپنے قوم کے لوگون کو
غیون جمع کرکے وعظ او نصیحت کیا کرین اور کسی طرف طعن اور تشنیع سے پیش نہ آوین اگر
آپ مخلص ہین جیسا چاہین ویسا کرین ہمنے جو حق تہا سو کہدیا کیونکہ مین نہین چاہتا کہ لوگ آپکو ایسا سمجہین
کو حقیقت مین آپ کیسے ہی ہون آپ فرماتے ہین کہ شاید جناب ایسے جواب سے ناراض ہونگے لیکن حق تو یہہ ہے
جو مینے لکہا جناب من بہلا مین آپسے کیون ناراض ہونے لگا یہہ تو پادریون کی عادت
مین داخل ہے کہ جب جواب سے عاری ہوتے ہین تب یا تو لکہتے ہین کہ تم گستاخی
کرتے ہو تمہارا جواب نہ دینگے یا تمہاری بات قابل جواب کے نہین بس آپنے بہی
عادت کے موافق کیا اسمین آپ کی کیا شکایت ہے قطع نظر اسکے جب مین
پادری میدر صاحب کے اوس بہتان اور افترا سے جو اونہون نے مجہپر باندہا
اور بے سبب شرمی سے اوسے خیرخواہ ہند مین کرا دے بدخواہ کہا چاہئے چہپا یا ناخوش
ہوا بلکہ پادریون کی دیانت کا حال دیکہکر جیسکا ہونا تو ہوا اب مین آپ سے کیا
ناراض ہونگا آیندہ جو کام میرے لائق ہو مجہے اطلاع کرتے رہینگا اور بس فقط

مگر یہہ تھی کہ میرا ارادہ ہے کہ آپ کے اور اپنے خطوں کو چھپوا دون تا خواص و
عوام کے ملاحظہ مین گذرین مگر چونکہ آپ کا اول خط میرے پاس سے گم ہو گیا ہے
لہذا آپ کو لکہا جاتا ہے کہ آپ از راہ مہربانی کے اوس خط کی نقل بھیج دیجیئے +
مورخہ آٹھوین جولائی الراقم ڈاکٹر محمد وزیر خانصاحب

جناب ڈاکٹر صاحب شفیق مخلصان ڈاکٹر محمد وزیر خانصاحب سلامت
بعد ما وجب کے التماس یہہ ہے کہ آپ کے اصل دو خط اول و سوم باین عرض آپکی
خدمت شریف مین بھیجتا ہون کہ جیسے اس آخری خط مین انگلستانی نامون کو
انگریزی حروف مین بھی لکہہ دیا ہے اسیطرح ان دونون خطون مین بھی اردو کے
محاذی یا اوپر انگریزی مین ہر ایک انگلستانی نام کو لکہہ دیجیئے کہ اونکے پڑھے جانے مین
کچھہ شبہ نہ رہے اور بعد انگریزی لکہہ دینے کے یہہ دونون خط واپس کر دیجیئے مہربانی
ہوگی اور جب یہہ دونون خط آپ کے پاس سے واپس آجاینگے تب مین آپ کے
اس آخری خط کا جواب لکہونگا فقط مرقوم ۱۲ جولائی ۱۸۵۴ء الراقم فنڈر صاحب کشیش

جناب پادری صاحب شفیق مخلصان کشیش فنڈر صاحب سلامت
بعد ما وجب کے التماس یہہ ہے آپکا خط مورخہ ۱۲ جولائی سنہ حال کا معہ میرے
دو خط اول و سوم باین غرض کہ مین اون انگریزی نامون کو جو اون خطون

مین مرقوم و مسطور ہوئے ہین انگریزی حروفون مین ہی لکہہ دون بہیجا خیال کر
حسب خواہش آپکے مین اون ناموں کو ایک کاغذ پر لکہہ کر معہ اون دونون خطون کے
آپکے پاس مین بہیجتا ہون امید کہ جناب خط سوم کا ہی خط آخری کے ساتہہ جواب با واپس
الراقم
مکرر عرض یہہ ہے کہ شاید میرے آخری خط
ڈاکٹر محمد وزیر خانصاحب
مین مارٹلی صاحب کی حاشیہ صاحب بہوت سے لگ گیا ہے اگر ایسا ہوا ہو تو آپ از راہ مہربانی
سکو اوسے بنا دیجئے فقط مورخہ ۱۳ جولائی سنہ ۱۸۵۴ عیسوی ✦

جناب ڈاکٹر صاحب شفیق مخلصان ڈاکٹر محمد وزیر خانصاحب سلامت

بعد ماوجب کے التماس یہہ ہے کہ آپکا خط معہ فہرست اسمائے انگریزی اور دونو
اصل خطونکے پہنچا اب عرض یہہ ہے کہ از راہ مہربانی اون مصنفونکی کتابون کے
نام اور اون صفحون کے نشان بہی جنمین آپکے وہ اقوال جنسے لیتے استدلال
کیا ہے واقعہ ہین لکہہ بہیجئے کہ بعض انمین غیر مشہور ہین فقط
الراقم
بندہ کشیش فنڈر صاحب
مرقومہ ۱۵ جولائی سنہ ۱۸۵۴ع

جناب پادری صاحب شفیق مخلصان کشیش فنڈر صاحب سلامت

بعد ماوجب کے التماس یہہ ہے آپکا خط مورخہ ۱۵ جولائی کا اس استدعا کے
ساتہہ کہ مین اون مصنفونکی کتابون کے نام اور صفحونکے نشان جنکو مین نے سند میں

ذکر کیا ہے لکہہ بہیجون اس وجہ سے کہ بعض اونمین غیر مشہور ہین بہیجا اور
باعث استعجاب عظیم ہوا کیونکہ ایسی چند دن ہوئے کہ آپ اپنے خط مین لکہہ چکے ہین
کہ گویا آپ اون سب مصنفون سے خوب واقف تہے اور اونکی کتابین آپ کی
نظر سے گذر چکی ہین اور آج وہی لوگ غیر مشہور ہو گئے مگر آپنے پہلے ویسا لکہکر
اپنی بیخبری پر پردہ ڈالا تہا اب کی ضرورت بڑی تو پوچہا ہی مصلحت جانکر
جو چہپا رکہا تہا وہی بر سر عیان ہے یہہ کیسے لنترانی اب کہان ہے بہرحال مجہے
اون مصنفون کے نام سے کہ جنہین آپ غیر مشہور بتلاتے ہین اطلاع دیجئے
ہین اونکی کتابونکے نام لکہہ بہیجونگا فقط الراقم ڈاکٹر محمد وزیر خانصاحب ۶ جولائی سنہ ۱۸۵۴ء

جناب ڈاکٹر صاحب شفیق مخلصان ڈاکٹر محمد وزیر خانصاحب سلامت
بعد ما وجب کے التماس یہہ ہے کہ آپکا خط مورخہ ۶ جولائی سنہ حال کا میرے خط
کے جواب مین پہنچا مضمون معلوم ہوا اے صاحب آپ کسواسطے غیر حق اور بیجا
بات لکہنے سے باز نہین آتے مین نے تو کہین نہین کہا کہ وے سب کتابین میری
نظر سے گذر چکی ہین بلکہ یون لکہا ہے کہ جو آپنے انگریزی کتابون سے انجیل پر ایراد
نکالے ہین کچہہ نئی بات نہین ہے کہ گویا صرف آپ ہی کو معلوم ہو اور کسیکی نظر مین آتی ہون
ہوئی ہو اور جو بات اور اعتراض جواب کے لائق تہے دیندار علماء مسیحی نے

اسکے جواب مدت سے بخوبی و درستی دے گئے پس ہماری بات کہان اور آپکا پایان کہان خیر دہ کتابین جو میری یاد کہی تو ہی ہون یا ہون بات اسپر نہین ہے بلکہ اسپر ہے کہ جناب میری عرض کے موافق ان سب مصنفون کی کتابین خواہ وہ مشہور ہون خواہ غیر مشہور جنکے مصنفونکا نام آپنے اپنے خطونمین ذکر کیا اور انپا دلیل بنایا ہے اون سب کتابون کا مع نشان صفحہ اور کتاب کی جلد کے مسطور کیجئے کیونکہ مجیب کو مباحثہ کے وقت ایسی درخواست کرنا حق ہے اور اگر معترض انسے انکار کرے تو البتہ مجیب یہہ کہیگا کہ معترض نے ان باتون کو اپنی آنکہہ سے نہین دیکہا بلکہ صرف سنی سنائی بات لکہی ہے اور چونکہ میری درخواست سب کتابونکے نام کی ہے لہذا ضرور نہین جانتا کہ اون مصنفون کی کتابون کا جو میری دانست مین غیر مشہور ہین نشان کرون اور ایک اور التماس ہے کہ آپ اون کتابونکا نام اور جلد اور صفحہ کے عدد سب انگریزی حرفونمین لکہیے جو کچہہ شبہہ نہ پڑے فقط

الراقم

کشیش فندر صاحب

مرقوم ۲۰ جولائی سنہ ۱۸۵۴ع

جناب پادری صاحب شفیق مخلصان کشیش فندر صاحب سلامت

بعد ما وجب کے التماس یہہ ہے آپ کا خط مورخہ ۱۴ جولائی سنہ حال پہنچا کمال حیرت ہے کہ جناب یہہ کیا سمجہہ کے لکہتے ہین کہ اسنے صاحب آپ کسواسطے عذر

حق اور بیجا بات لکھنے سے باز نہین آئے کیلئے کہ آپ نے ان جلوں سے
تو یہہ مین بہی جانتا ہون الخ اور جناچہ ایکوا و نہین کتاب انگریزی سے خوب
معلوم ہوا ہوگا الخ اور آپ نے ذکر نہین کیا اور آپ کی دریافت مین نہین ہے
الخ کچھہ اور نہین سمجھا جا سکتا مگر یہی کہ آپ چھپایا چاہتے ہین کہ گویا وے سب
کتابین جنسے مین نے استدلال کیا ہے آپ کی ہی نظر سے گذری ہین
بلکہ اونسے بہی کچھہ زیادہ چنانچہ تیسرا فقرہ اسی بات پر دلالت کرتا ہے پس ایکا
یہہ لکہنا کہ مین نے تو کہین نہین کہا کیا سمجھا ہے اور آپ جس عبارت کو نقل کرکے
کہتے ہین بلکہ یون لکہا تھا سوا وسے تو مین آپ کی چالاکی و مغالطہ دہی کی باتون
مین سمجھا ہون کیونکہ آپ لکھتے ہین جوابات و اعتراض جواب کے لایق ہے علما
دینداز مسیحیہ اوسکے جواب مدت سے بخوبی و درستی دے گئے ہین حالانکہ وہ
لوگ جنہین مین نے ذکر کیا ہے خود علما دیندار مسیحیہ تہے اور اون کے کسی بیئے
جواب بہی نہین دیئے بلکہ اونکے قولون کو مستند جانکے اور علما مسیحیہ اپنی کتابون
مین نقل کرتے ہین ورا لیسپ مارش و وآ سن و ہارن و لارڈنر کی کتابونکو
دیکہیئے کہ اون لوگون نے انہین مضمون کی شان مین کیا کچھہ لکھا اور ان کی کتابونکو
کیسا مستند کہا ہے اور شرح ترودالی و رحرڈ و منٹ کو ملاحظہ کیجیئے کہ او سمین ان

لوگون کی کتابون سے کتابچہ نقل ہوا ہے بس وہ آپکے خیالی علما دیندار لوگون سے ہین جنہون نے ان لوگون کے رد مین لکہا ہے تعجب ہے کہ آپ ایسی چالاکی اور مغالطہ دہی سے باز نہین آتے اور مجہے لکہتے ہین کہ اے صاحب آپ کسواسطے غیر حق اور بیجا بات لکہنے سے باز نہین آتے عجب تماشہ ہے اولتے چور کو توال کو ڈانڈے قطع نظر اس سے بالفرض اگر یہہ مانا بہی جاوے کہ اوسی عبارت کی طرف اشارہ ہے گو حقیقت مین ایسا نہین ہے تو بہی کیا مین پوچہتا ہون آپکو یہہ کیونکہ معلوم ہوا کہ اونکا کسی نے جواب لکہا ہے آیا آپ نے اون کتابون کو دیکہا ہے یا نہین صورت اول مین تو ہمارا مطلب ثابت اور صورت دوسری مین کیونکہ بے دیکہے آپنے لکہا کہ اونکے جواب ہوگئے ہین بس شکایت آپکی بیجا و بے موقع نکلی اور بفرض محال اگر یہہ بہی ہم تسلیم کرلین کہ حقیقت مین یہہ بات بیجا ہی تو بہی آپکو شکایت کرنی نہین پہنچتی کسلیئے کہ آپ اس سے زیادہ بیجا و غیر حق باتین لکہہ چکے ہین مثلاً یہہ اور اس مرحلہ سے کہ آپ اُنکی کتابونکو معقول سمجہتے ہین یہہ شبہہ ہوتا ہی کہ جناب بہی اونکے زمرے سے ہین حالانکہ مین نے ایسا نہین لکہا تہا جیسا کہ پہلے خطو مین ذکر ہوا یا مثلاً یہہ اور اُنیکے بے تحقیق و دریافت اونکی پیروی کرکے اسکا قول مان لئے امید کہ آئندہ جناب منکرین اور بدعتیون کے قول اپنی دلیل نہ بناوینگے الخ

حال آنکہ مین نے ایسا کبہی نہین کیا کیونکہ اسستر اس صاحب کے اعتراض اوسکے نقض قول
ہی نہین بلکہ اوسنے تو بیبل مین جگہہ بتلادین جو چاہے دیکہلے اور باقی مضمون مین
سے بتلائیے کون منکر یا بدعتی ہی شاید بیجا تو نہو تو مضائقہ نہین کیونکہ اوسکے کلیہ سے
آپنے مونہہ موڑ لیا ہے دل تو چاہتا ہے کہ اس باب مین کچہہ اور بہی لکہون لیکن
چونکہ اصل مطلب سے دوری ہوئی جاتی اور خط بہی بڑہتا جاتا ہے لہذا بر سر مطلب آتا ہون
آپ جو اون کتابون کے نام چاہتے اور کہتے ہین کہ معترض کے ذمہ پر ہے کہ بتلادے اور
مجیب کو پہنچتا ہے کہ پوچہلے سو سمجہیے اس سے کب انکار تہا مین نے تو صرف اتنا ہی لکہا تہا
کہ جن مضمون کو آپ غیر مشہور بتلاتے ہین اون سے مجہے اطلاع دیجئے مین اونکی
کتابونکے نام لکہہ بہیجونگا لیکن اب جو آپ سب کے نام پوچہتے ہین لہذا مین اون کتابون
کے نام ایک الگ کاغذ پر لکہہ کر اس خط مین ملفوف کرتا ہون امید کہ جناب از راہ
مہربانی اون مضمون اور اونکی کتابون کے نام سے کہ جنہونمین ان لوگون کے
خصوصاً بوسوبرا ورلیا فان وڈاکٹر نبس وجامعین تفسیر ہنری اور اسکاٹ
وغیرہ کے جواب لکہے ہین اطلاع دیجئے فقط

الراقم
ڈاکٹر محمد وزیر خان صاحب — مرقومہ ۲۴ جولائی سنہ ۵۴ع

جناب ڈاکٹر صاحب شفیق مخلصان ڈاکٹر محمد وزیر خان صاحب سلامت
بعد ماوجب کے التماس یہہ ہے کہ اون کتابونکا نام جنکو آپ نے کل کے خط کے
ساتھہ میرے پاس بہیجا آپ کے اگلے خطون سے مقابلہ کرکے معلوم ہوا کہ ان مضمون
مین سے جنکا ذکر آپنے اپنے خطون مین کیا ہے آدہون کی کتاب کا بہی نام
نشان آپنے نہین لکہا یا مین نے تو آپسے اون سب مصنفون کی کتابونکے
نام کی درخواست کی تہی پس التماس یہہ ہے کہ باقی کتاب کے بہی نام ونشان
مع عدد صفحہ لکہہ بہیجیے مثلاً ایولت برجیٹیڈ استیلین لیکلرک کوتی
میکابلس لیسنگ سملر نیامیر الخورن مارش سونکلیس فاندرہوف
وغیرہا اور مارن صاحب کی کتاب سے اس قول کا بہی نشان اور صفحہ
بتادیجیے جو آپنے فرمایا ہے کہ مارن صاحب یون لکہتا ہے کہ جہان مین
کسی کتاب کے دو نسخے ایسے مختلف نہین ہین جیسے کوڈکس اسکندر یہ اور کس
اور واٹیکانوس فقط الراقم
بندہ فنڈر صاحب مرقوم ۲۹ جولائی سنہ ۱۸۵۴ء
جناب پادری صاحب شفیق مخلصان مسٹر فنڈر صاحب
بعد ماوجب کے یہہ التماس ہے آپکا خط مورخہ ۲۹ جولائی سنہ حال کا پہنچا
اور باعث استعجاب عظیم ہوا کیونکہ جن لوگون کی بابت آپ یہہ لکہتے ہین آنکا

دال نہین کتابون مین بہی کہ جنکا نام مین پہلے لکہہ چکا ہون منقول ہے مثلاً
لیکرک کوپ اور میکالیس اور لیسنگ اور نیمیر اور مارش اور اکہارن کا مال
نارن کی جلد ۴ کے صفحہ ۲۹۵ مین دیکھئے جیسا کہ مین آگے بہی لکہہ چکا ہون یہ
حیرت کی بات ہی کہ آپ نے اوس صفحہ کو تو ملاحظہ نکیا اور مجہے لکہہ بہیجا شاید جلدی
اور گہبراہت کے سبب سے نظر اون ناموں پر نہ پڑی ہوگی اے صاحب الیسی
اضطرابی تو اچہی نہین ذرا دلمین ڈہارس باندہئے اور قول الیوالڈ اور استالن
کا کاتہلک ہیرلڈ مین موجود ہی چنانچہ اوسکا صفحہ بہی مین بتلا چکا ہون اور
بریسٹینڈ اور ڈیگلیس کا کتابون کے نشان انگریزی مین لکہہ کر ملفوف
کرتا ہون جو وہ کتابین نملین تو نارن صاحب کی جلد چوتہی کے ۳۰۹ صفحہ
کو اور وارڈ صاحب کے ۲۳ صفحہ کو دیکہہ لیجئے اور قول سے مابیکلیہ نارن
صاحب کی دوسری جلد کا ۷ صفحہ ملاحظہ کیجئے اور نسخون کے اختلاف
کی بابت اوسی جلد کے ۵۱ صفحہ کو دیکہئے اور وانڈ رہوٹ کیلئے بہی اوسی
جلد کا ۲۴ صفحہ ملاحظہ کیجئے اور چار رسالہ گفتگو کے جواب نے بنابت کئے سووہ
حسب خواہش آپکے اون لوگونکو بہیجے گئے چنانچہ ایک تو مولوی رحمت اللہ
صاحب کو ڈاک میں روانہ ہوا اور دوسرا مولوی امیر اللہ صاحب مختار راجہ

بناریس کو دیا گیا اور تیسرا جواب مولوی محمد مظہر صاحب کو بہیجا لیکن مولوی صاحب
موصوف نے اوسے ایک رقعہ کے ساتہہ واپس کیا لہذا وہ ایکے پاس معہ
اوسی رقعہ کے اس خط کے ہمراہ بہیجا جاتا ہے اور وہ جو مجہے شکایت ہوا تہا
سو اوسے مینے بغور دیکہا آیندہ اوسکا حال مفصل عرض کرونگا ابہی اتنا کہتا ہون
کہ ایسی حرکات کو ہماری اصطلاح مین تحریف کہتے ہین اور کیون نہو جب آپکے ہاتہہ
سے کتب مقدسہ نہ بچین تو اسکی کیا حقیقت ہے اور مناسب یہہ معلوم ہوتا ہے
کہ پہر ایک جلسہ مقرر ہو اور وہی اشخاص جو اوس جلسہ مین آئے تہے بلائی
جاوین اور اونکے سامنے یہہ رسالہ پیش کر کے پوچہا جاوے کہ آیا یہہ رسالہ
ٹہیک ہے یا وہ جو دہلی مین بعض لوگون نے بعبارت فارسی چہاپا ہے چنانچہ
اسیلئے مین نے آج اوسکی کئی ایک جلدین طلب کین ہین اور یہہ حال تو
مین پہلے ہی دیکہہ چکا ہون اور اسیکا مین نے چوتہی خط کے آخر مین اشارہ
کیا تہا لیکن اب زیادہ تعجب اسلیئے ہوا ہے کہ اوسپر یہہ لکہا ہے اب بادر
فنڈر صاحب کی معرفت کچہہ تصحیح و تفصیل پاکر دوبارہ چہپنے مین آیا حال آنکہ
اوسمین بہت سے بہتان صریح ہین از انجملہ وہ جو صفحہ ۲ مین دوسری
سے ۵ سطر تک لکہا ہے کیونکہ مولویصاحب نے تو جسٹن اور اگستاین وغیرہ

ودہ عبارتین جنمین صاف صاف یہودیونکو تحریف کا الزام دیاہے پیش کین تہین
لیکن آپ اونہین ایسا ہضم کرگئے کہ کوئی ڈکار بھی نہ لی باجوشروع ہی مین مولوی
صاحب نے میزان حق کی وہ عبارتین کہ جنکی مین نے اپنے پہلے خط مین نقل بہی
لی ہتی پیش کرکے کہا ہتا کہ یہہ آپکا قران اور مفسرون پر بہتان صریح ہے اور
اوسکے جواب مین آپ سے غلطی کے اقرار بجز کچھہ بن پڑا چنانچہ اوسکو تو آپکے
منشی قمرالدین خانصاحب نے بہی ۱۰ و ۱۷ رجولائی کے پرچونمین چہاپا ہے
شاباش مصرع این کار از تو آید و مردان چنین کنند ٭

الراقم فقیر محمد وزیر خان — مرقومہ ۲۶ رجولائی سنہ ۱۸۵۴ع

مکرر عرض یہہ ہے کہ مین نے لفظ ڈاکٹر صاحب محض اس لئے لکہوایا ہتا تاکہ
اسبات سے مطلع ہون کہ آپ خلاف محاورہ اردو کے دستخط لکہوایا کرتے ہین
لیکن چونکہ اسپر آپ نہ چہیڑے لہذا کیا ضرور ہے کہ مین وہی بات کہے جاؤن فقط

جناب پادری صاحب شفیق مخلصان کشیش فانڈر صاحب سلامت

بعد ما وجب کے التماس یہہ ہے کہ کل کے خط مین مینے یہہ عرض کی ہتی کہ اوس رسالہ کے باب مین
جواب نے مجھے غایت کیا ہتا آئندہ اوسکا حال مفصل عرض کرونگا پس
حسب وعدہ آج کچھہ ارادہ ہتا کہ گذارش کرون لیکن چونکہ اوسمین

کبھی ایک بات کا پہلے استفسار ہو لینا ضرور ہے لہذا مسکلف خدمت ہوا ہون امید کہ جناب مہربانی سے اون باتون کا جلد ہی جواب عنایت فرما دین

اول یہہ کہ جناب ۲۴ صفحہ مین لکھتے ہین ہمارے علما مثل گریسباخ

اور شولز وغیرہ نے انجیل کے سب قدیم نسخونکو نزدیک اور دور ملکون

سے جمع کر کے بڑی محنت اور دقت سے اونکا مقابلہ کیا اور جہہ سو چوہتر نسخو

مین سے قریب تیس ہزار حروف اور الفاظ کی سہو و غلطی پائی گئی ہین

اب مجھے اسمین کئی باتین پوچھنی ہین اولاً یہہ کہ جناب یہہ بتلا دین کہ

آیا شولز اور گریسباخ نے الگ الگ نسخونکا مقابلہ کیا ہے یا ملکر اور اون

مین سے کیسے تیس ہزار اختلاف عبارت کے نشان دئے ہین ثانیاً

یہہ کہ آیا شولز اور گریسباخ نے الگ الگ نسخونکا مقابلہ کیا ہے یعنے ہر یک نے چہہ سو چوہتر کا یا کیسے کم اور کیسے زیادہ ثالثاً یہہ کہ یہہ سب نسخہ پورے پورے تھے یا ادہورے یعنے کسی مین صرف کچھہ خبرین تہی اور کسی مین ایک ہی انجیل اور کسی مین چار انجیلین اور کسی مین خالی پولوس کے نامہ اور کسی مین اعمال رابعاً یہہ کہ لفظ سب سے کیا مراد ہے آیا کوئی نسخہ جہان مین بغیر مقابلہ کیا ہوا نہین ہے یا اب بھی ایسے نسخہ باقی ہین خامساً یہہ کہ خاص گریسباخ نے جس کتاب مین یہہ لکھا ہے اوسکا نام اور صفحہ بتلا دیجئے سادساً یہہ کہ ویرلوس ریڈنگ کی کیا تعریف ہے اور اوسکی جمع اور اسکے اقسام اور اونکے مین کیا فرق

ہے جناب جس کتاب سے او سکا حال لکہین اوس کتاب کا نام و صفحہ کا نشان بہی بتلا دیجئے
اور اس بات کا بہی لحاظ رکہین کہ جواب مفصل ہو کیونکہ مجمل تو اوس رسالہ مین
بہی مرقوم ہے فقط الراقم حقیر محمد وزیر خان مرقومہ ۴ جولائی سنہ ۱۸۵۲ء

جناب یاور لطیف مہربان شفیق مخلصان کشیش فانڈر صاحب سلامت
بعد ما وجب یہہ التماس ہے کہ آج خط لکہنے کے وقت ایک بات مجہے فراموش ہو گئی
حالانکہ اوسکا استفسار ہونا بہی بہت ہی ضرور تہا لہذا اب تکلیف دیتا ہون کہ مہربانی سے
اوسے بہی بتلا دیجئے اور وہ یہہ ہے کہ جناب صفحہ ۱۰ مین لکہتے ہین مگر زیادہ تحقیق سے
معلوم ہوتا ہے کہ آیات مشتبہ جلد پانچ سے زیادہ ہونگی پس جناب اون آیات
مشتبہ کو نشان دیدیوین کہ وہ کونسی ہین فقط
الراقم حقیر محمد وزیر خان مرقومہ ۴ جولائی سنہ ۱۸۵۲ء بعد دوپہر

جناب ڈاکٹر صاحب شفیق مخلصان ڈاکٹر محمد وزیر خان صاحب سلامت
بعد ما وجب کے التماس یہہ ہے کہ آپکا خط پہنچا صفحات محولہ آپ کی کتاب کے مطابق دیکھے گئے
تو ہارن کی ۴ جلد کے ۲۹۵ صفحہ مین صرف میکائیلس کا نام ہے اور ۳۰۰ صفحہ مین
جنہین آپنے پہلے خط مین نشان کیا صرف سملر اور اکہارن اور مارش کا نام ہے مگر لیکلرک
اور شمیر کا نام نہین ہے اور پہر ہارن کی دوسری جلد کے ۱۰۴ صفحہ مین وہ نام نہین ہین

آپنے اشارہ کیا اور پہر بار ثانی کی اس جلد کے ۹ صفحہ میں نسخوں کے اختلاف کے بابت
کچھ بات نہیں ہے اور خانہ ہوت کا بہی ۳۱۴ صفحہ میں کچھ ذکر نہیں ہے شاید آپکا نسخہ
اور ہو اس حال میں آپ اپنے نسخہ کا نام بتفصیل بتا دیجئے یا ہمارے پاس بہیجدیجئے ہمارا
نسخہ وہی ہے جو لندن میں ۱۸۲۲ع میں چہاپا گیا اور اسکا چہاپا چہاپہ ہے پہر یہہ بہی
عرض ہے کہ مین نے آپسے اُن سب مصنفونکی کتابکا نام اور عدد صفحہ بتفصیل مانگا تہا نہ
انکے نشان اور کتابون مین اور یہہ جواب فرماتے ہین کہ شاید آپنے جلدی اور گہبراہٹ
کے سبب صفحہ نہین دیکہا یہہ آپ کی ذہین بیجا با تو نہین سے پہر ایکبات ہے جسکا ذکر
مین نے ہمگا بہی کیا فقط   الراقم گیشتن مند رصاحب   مرقومہ ۲۰ جولائی ۱۸۵۴ع
جناب پادریصاحب شفیق مخلصان کشیشن پاندر صاحب سلامت
بعد ما وجب کے یہہ التماس ہے آپکا خط مورخہ ۲۰ جولائی سنہ حال کا پہنچا حسب
خواہش آپ کے مین کتابین نشان دیکر بہیجتا ہون امید کہ جناب ملاحظہ کر کے واپس
کردین لیکن ایک حوالہ مین نہ معلوم آپنے غلطی کی یا میرے خط مین سہو ہوا کیونکہ میرا
مسودہ تو درست ہے یعنے دوسری جلد کے ۹۰ صفحہ کے بدلے چوتہی جلد ۹۰ صفحہ چاہئیے پس اگر
میرے خط مین سہو ہوا ہو تو آپ بنا دیجئے اور وہ جو آپنے لکہا ہے یہہ آپکی ذہین بیجا
باتونمین سے پہر ایکبات ہے الخ سو اسکا حال تو آپ اپنے دلمین خوب

جانتے ہین کہ ہین سطکیں بجا لکہا تہا بقول شخصے ایکی صورت ہی گواہی دیتی ہے لیکن آپنے اپنی عادت کے موافق اوس سچا کو بیجا لکہا فقط الراقم حقیر محمد وزیر خان مرقومہ ۴ جولائی سنہ ۱۸۵۴ع

جناب پادری صاحب شفیق مخلصان کشیش فانڈر صاحب سلامت

بعد ما وجب کے یہہ التماس ہے کہ بندہ نے ۴ جولائی سنہ حال کو جناب کی خدمتمین دو خط اس استدعا سے بہیجے تہے کہ جناب یہہ بتلادین کہ وہ چار پانچ آیات مشتبہ جنہین آپنے زیادہ تحقیق سے معلوم کیا کونسی ہین اور وہ جو آپنے رسالہ مباحثہ کے ۴۴ صفحہ مین نسخونکے مقابلہ اور سہو کاتبونکی بابت لکہا ہے کہان سے نقل کیا لیکن ہنوز جنابنے اوسکا جواب نہین دیا لہذا امیدوار ہون کہ جلدی اون سوالونکا جواب جو اون خطون مذکورہ مین آپسے کئے گئے ہین ادا کیجیے نہین تو آپکی نسبت بہی وہی گمان جو آپنے خط مورخہ بیسوین جولائی سنہ حال مین لکہا ہے کیا جاویگا فقط الراقم حقیر محمد وزیر خان مرقومہ ۵ اگست سنہ ۱۸۵۴ عیسوی

مکرر عرض یہہ ہے کہ جناب یہہ بہی بتلادین کہ اپکے نزدیک آیات مشتبہ کی کیا تعریف ہے آیا یہی مراد ہے کہ وہ آیات بعض نسخ مین پائی جاتی ہین اور بعض مین نہین یا کچہہ اور فقط

جناب پادری صاحب شفیق مخلصان کشیش فانڈر صاحب سلامت بعد ما وجب کے یہہ التماس ہے کہ بندہ نے ۲۷ جولائی سنہ حال کو آپکی خدمتمین دو خط بہیجے تہے اور اونمین اوس رسالہ مباحثہ کی بابت جو آپ کی کچہہ تصحیح اور تفصیل یا کرنے

جیسا کہ چند باتین استفسار کی تہین مگر جناب نے اونکا کچہہ جواب دیا تب مینے آپ کو یاد
دلانے کے لیئے ۵ اگست کو ایک اور خط لکہا اوسپر بہی جناب خاموش ہو رہے
اور ہنوز جواب نہ لکہا اس لیئے پہر تکلیف دیتا ہون کہ آپ عنایت کرکے اون سوالونکے
جواب ادا کرین اور جو کچہہ اس رسالہ خصوصاً اوس حصہ کی بابت جو آپنے پیچہے
الحاق کیا مجہے عرض کرنا ہے مفصل گذارش کرون لہذا آپکو لکہتا ہون کہ اگر آپنے
اون سوالون کے جواب ایک ہفتہ کے اندر نہ دیئے تو مین یہہ سمجہونگا کہ جیسا آپ عاجز ہو کر
تیسرے خط کے جواب دینے سے قاصر رہے اور اسلیئے مباحثہ کو ایک عذر پر موقوف کیا
ویسا ہی آپ ان سوالونکے جواب دینے سے بہی عاری ہین اور جو کچہہ آپنے اون رسالہ
ذکو مین لکہا ہے سب بے سند اور غیر واقع ہے اور یہہ بہی جانیئے کہ جب تک آپ اون
سوالونکے جواب دینگے تب تک ہم بہی اور کچہہ نہ لکہینگے اور یہی خط ہمارا اخیر خط ہوگا پس اگر آپ
کو کچہہ لکہنا منظور ہو تو اول اسی بابت لکہیئے نہ کسی اور بابت فقط الراقم
حقیر محمد وزیر خان مرقومہ ۱۲ ماہ اگست سنہ ۱۸۵۵

جناب ڈاکٹر صاحب شفیق مخلصان محمد وزیر خانصاحب سلامت

بعد یاد حسب عرض یہہ ہی کہ نامہ سامی مورخہ ۸ جولائی پہنچا اور بندہ اسکے
مضمون سے حالی ہوا مگر جاے افسوس ہی کہ جناب نے اس دفعہ غیر حق اور بیجا
باتون پر طعن بہتان بہی علاوہ کیا ہے اور یہہ نہ صرف مجہہ اورا در پادری

صاحبان پر بلکہ جناب منی پر بھی جو حضرت مسیح کا رسول تھا لہذا مناسب یہی ہے کہ آپکا خط بے جواب واپس دیتا لیکن اوروںکی خاطر اور فائدہ کے واسطے جواب لکھتا ہون اور اُنس بہتان سے جسکو آپ نے ہمارے اور اور پادری صاحبوں کے حق مین قلمی فرمایا ہے نہ تو مجکو کچھ نقصان عائد ہوگا نہ اور پادری صاحبونکو اور صاحبان انصاف قدر دانون کے نزدیک آپ کی عزت کا باعث بھی نہوگا شاید جناب ایسی ایسی بات اپنے قدر و منزلت کے موافق و مطابق تہذیب قوانین ہمیں آپکا اختیار ہے فالجواب اول جناب نے سوائے اُن چودہ نام کے جنکا ذکر آپکے پہلے خط مین ہے دوسرے خطوط مین بیس مصنفون کے نام مسطور کئے اور انہیں دلیل بنانا چاہا اور ویسا لکھا ہے کہ لوگ گمان کرین کہ آپ نے اُن سب مصنفونکی کتابین دیکھی اور پڑھی ہین مگر آپ کی ایسی مغالطہ دہی صرف اُن لوگون کے سامنے کچھ چلے گی کہ اُن مصنفون سے بے خبر ہین مجھے تو اول ہی سے معلوم تھا کہ آپ اکثر انکی کتابون کو نہ دیکھی نہ پڑھی ہین اور صرف برائے نام انکا ذکر کیا ہے کیونکہ بہتیری جرمنی اور بعض لاتینی زبان مین لکھی ہوئی ہین اور اُن زبانون سے آپ واقف نہین ہین اور جب مین نے آپ سے اُن مصنفونکی کتابونکا نام و نشان پوچھا تو آپ آدھون کے بھی نام نہین

بناسکے اور آپ کو اقرار کرنا پڑا کہ ہین نہ وہ کتاب ملاحظہ نہین کی بلکہ صرف
نام دیکھا اور سنا ہے اور اسطرح میری بات صادق آئی اور مطلب حاصل ہوا
اب آپکا بڑا بول کہان رہا دانا اور منصف خود جانے کہ آپ کی ایسی بات کا کیا
نام رکھنا چاہیے **دوم** آپنے اس بات مین بھی خلاف کیا کہ آپنے یا سہواً یا
قصداً ایسا لکھا کہ گویا ہم لوگ ہر مصنف کو معتقد علیہ جانین یا اسکو معتبر جانکے
اسکی ہر ایک بات تسلیم کرین سو ایسا تو نہین چنانچہ آپکو بھی معلوم ہے اور ایک
جگہہ آپنے بھی لکھا ہے کہ ہم محمدی محدثین کا قول صرف اُسوقت قبول کرتے
ہین کہ دلیل عقلی قطعی یا دلیل نقلی قطعی کے خلاف نہو پس جیسے محمدی مصنفین
کے قول بے دلیل قبول نہین کرتے ایسے ہی ہم لوگ بھی لہذا معلوم ہوتا ہے کہ آپنے
صرف اپنے مفاد کے واسطے ایسا لکھا کہ گویا ہم اپنے سب مصنفون کے قول
قبول کرلین اور مان لیوین اور یہہ کہ منکرین سے مثل اسٹراس
رینن و ولیٹر وغیرہ کے ہمین کچھہ کام نہین اور کہ انکے اعتراضون کے
جواب ہمارے دیندار علماء سے بخوبی ادا ہوگئے اسکا ذکر ہوچکا اور باقی علما کا
ذکر آپنے کیا ہے پس انکا قول صرف اُسوقت دلیل ہوگا خواہ لوطر اور کلوین
بھی ہو جب معلوم ہو کہ کلام اللہ یعنی توریت اور انجیل کے مطابق اور موافق ہے

اور اگر علمی یا تاریخی بات ہی تو اوس حال مین قبول کرینگے کہ معتبر دلیلون سے مثبت ہو
لہذا اول یہہ لازم تھا کہ آپ ہمسے دریافت کریے کہ فلانے مصنف کی فلانی بات آپکے
نزدیک معقول ہی کہ نہین اسکے بعد ہمارے واسطے دلیل لا سکتے تھے نہ قبل
ظاہر ہی کہ معترض صرف اثبوت کسی کتاب سے دلیل لاسکتا جب اسکو معلوم
ہو کہ اوس کتاب کی سب باتیں مجیب کے معتقد علیہ ہین یہہ ہمارا جواب ہے اون سب
باتونکا جنکو آپنے ہمارے علما کے قول پر اپنے خطون مین لکھا یا اشارہ کیا ہے
اور اسی صورت مین کہ آپنے اول اس بات کو ہم سے نہین پوچھا پس آپکی وہ
سب محنت ایک محنت بیفایدہ ہوئی پھر یہہ کہ آپکو بتایا اور سمجھایا کہ مذکورہ مضمونکی
فلانی بات معقول اور میری معتقد علیہ ہی اور فلانی بات نہین ہے یہہ بھی معلوم
ہوگی کہ جناب اول انجیل کی حقیقت اور صحت پر مقر ہون اور تعصب خلاف
اور تکرار بیجا اور طعن اور بہتان سے ہاتھ اوٹھا کر طریق حق جوئی اختیار کرین
وہ جو تکراری ہے تو اوس نے کسواسطے وقت بیفایدہ ضایع کرین اور مجھکو
جو لینے والے ہی بر خلاف انجیل کو غیر حق بالا وجود کہتا ہے تو ظاہر ہے
اگر وہ تکراری ہے اور اسمین سے کسو سطر جوابتونکی وحی اور الہام کی بات میں
مباحثہ کرین یہہ تو محض بیجا اور لاحاصل بات ہوگی مگر انمونہ جرکی راہ سے

جوابدہی مین درست پاکر نشان کر دکھاوے اور بتاوے کہ آپ نے بہتیری جگہہ نہایت اوروں کے
قول خلاف واقع بیان کیے ہین تا اسطرح اپنی دلیل بنا دین منجملہ
جناب نے جابجا کہا ہے کہ مینے انجیل کی تحریف کا اقبال کیا ہے اور کہ ہمارے
علماء اور مصححین نے بھی اس بات پر گواہی دی مگر یہہ آپ کی ناراست
اور غیر حق باتون مین سے ایک ہے اور بس الغیاث مینے کب کہا کہ انجیل
تحریف اور تبدیل ہوئی اور اسکے مضمون اور مطالب ادہر گئے یا ہمارے علماء
اور مصححین مین کسنے ایسی بات کہی کیا ہارن یا گریس باخ یا
میکاایلیس وغیرہ نے اگر کہین انکا ایسا قول ہو تو آپ بتائیے اور کتاب
اور صفحہ نشان دیجیے بلکہ برعکس اسکے سبکے سب اس بات پر متفق ہین کہ باوجود
سہو کاتبان کے مضمون اور مطالب اور تعلیمات بلا کم و بیش اب بھی وہی ہین
جو ہر وقت اور اول ہی سے تھے اور ایکی انجیل اصل انجیل ہے چنانچہ مباحثہ کے وقت
گریس باخ اور کیلیکات اور ترنگل صاحب کی گواہی اس بات کے حق مین
آپکو سنائی گئی اور ہارن کی ۲ جلد کے پہلے حصہ کے ۲ باب ۳ فصل کے پہلے دفعہ کے
اخیر مین یون مرقوم ہے کہ سترہ سو برس کے بعد باوجود مختلف فرقہ کہ عیسائیون
بیچ تھے اور باوجود دشمنون کی عداوت اور زمانہ کی مخالفت کے انجیل مقدس

اب بھی وہی ہے جو اول مین تھی یعنی قدیم نسخے اور قدیم ترجمے اور قدیم مسیحی معلمون کی کتابین بادقت تمام مقابلہ کرنے سے معلوم ہوا ہی کہ انجیل مین نہ کم و بیش نہ کچھہ تغیر و تبدیل ہوئی ہی بلکہ سب نسخون مین وہی اناجیل اربعہ ہے وہی کتاب اعمال اور وہی نامجات ہین اور سب مین وہی تعلیمات اور وہی احکام ہین اور میکاایلس نے بھی اپنی کتاب کی پہلی جلد کے ۲ باب ۵ فصل مین اور دوسری جلد کے ۱۴۲ اور ۱۸۱ صفحہ مین اس بات پر گواہی دی ہے اور مباحثہ کے وقت بھی ہماری یہی بات تھی ہان مین ویرلوس ریڈنگ یعنی کاتبون کے سہو کا مقر ہوا چنانچہ رسالہ دینی مباحثہ مین اسکی تفصیل آئی ہی اب مین پر آپ لکھتے ہین کہ مین نے انجیل کا تحریف قبول کیا اگر یہہ وہی بات ہے کہ مین کہون اس حال مین کہ آپ قرآن مین اعراب و قرأت کے اختلاف کے مقر ہین پس آپنے قرآن کا تحریف اقبال کیا ہے اور یہہ کہ آپ کہتے ہین کہ انجیل مین اختلاف عبارت اتنے بہت ہین کہ بالجزم نہین کہہ سکتے کہ یہہ اصل مصنف کی عبارت ہے یا تحریف تو یہہ صرف آپ ہی کا قول ہے اور بس اور آپ تو یونانی نہین جانتے اور اتنا بھی ایسا علم نہین رکھتے کہ دو نسخے کیا بلکہ دو آیت بھی اصل زبان مین مقابلہ کر نہین سکتے پس آپکی بات کو ہمارے محققین کیا مذکورہ گواہی کے سامنے جو زبان دان اور عالم

کامل سمجھے اور اپنی عمر قدیم نسخون کے مقابلہ کرنے مین صرف کی ہے کیا قدر ہوئی ظاہر
ہے کہ ہر صاحب انصاف اور مرد دانا آپکا قول محض بیجا اور کمال غرور اور
بے وقوفی جانیگا پس اگر کوئی شخص جو عربی سے کچھہ بھی واقف ہو کہے کہ اس
صورت سے کہ مین نے سنا اور کسی اُردو کتاب مین دیکھا کہ قران کے اعراب و قرأت
مین اختلاف ہے پس ظاہر ہے کہ بالجزم نہین کہہ سکتے کہ قران کی اصل عبارت باقی
ہے یا سب تحریف ہوئی بلکہ ہر ایک پر صدق اور کذب کا احتمال ہے تو کیا محمدی ایسی
بات کو محض غرور اور کمال بے وقوفی نہین جانینگے اور نہین کہینگے کہ تو اول عربی سیکہہ
اور بعد اُسکے قران کی قرأت کے باب مین بات کر فقط چہارم آپنے بار بار لکھا
کہ مینے انجیل کی تحریف با چند دلیل ثبوت مین پہنچائی تو اسمین اتنا سچ ہے
کہ اسکا دعویٰ جناب نے بہت جگہہ کیا ہے مگر کوئی اور دلیل نہین لائے صرف
وہی دو تین باتین جنکی خبر آپکو ہماری کتابون سے ملی ہے اور اُن مین سے
وہ دو آیات انجیل بھی ہین جنکی طرف آپ نے اشارہ کیا یعنی پہلے یوحنا کی ۵ باب
کی ۷ و ۸ آیت اور یوحنا کے ۸ باب کی پہلی سے ۱۱ آیت تک جنکو اکثر مصحیین
مشتبہ جانتے ہین اور اُسی جگہہ آپ یہہ بھی کہتے ہین کہ ایسی آیات اور بھی بہت
ہین مگر یہہ صرف آپکی غلط باتون مین سے ایک بات ہے اور بس کیونکہ

انکے سوا صرف دو آیات اور ہین جنکی صحت پر شبہ ہے یعنی یوحنا کے ۵ باب کی ۴ آیت اور اعمال کے ۸ باب کی ۳۷ آیت اور پھر دو مقام ہین جنکی بابت نہ صحت کا بلکہ صرف مقدم و موخر کا شبہ ہی یعنی رومیون کے ۸ باب کی پہلی آیت اور ۱۶ باب کی ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ آیت مگر یاد رکھنا چاہئیے کہ اُن چار آیتونکا غیر صحیح ہونا یقین نہین صرف شبہ ہے کیونکہ وہ آیات سب قدیم نسخون مین نہین پائی گئی ہین اور فرض کرین کہ فی الحقیقت غیر صحیح ہون تو بھی انکے مضمون سے ظاہر ہے کہ انکے غیر صحیح ہونے کے سبب نہ انجیل کی کوئی تعلیم نہ کوئی حکم اور نہ کوئی گذارش بدل گئی ہے اب اگر آپکو ذرا بھی انصاف ہوتا تو کبھی یہہ بات نہین کہتے کہ اُن ویرلوس ریڈنگ کے سبب سے انجیل تحریف ہوئی ہے کیونکہ آنہین مصححین نے جنھون نے انکو بیان کیا اُن ہی مقامون مین یہہ بھی کہا چنانچہ مذکور ہوا کہ سب نسخہ مقابلہ کرنے سے معلوم ہوا کہ باوجود اِسی تحریف در حروف اور الفاظ و شبہ در بعض آیات تھوڑی کچھہ ایسی غلطیان ہم نہین پائین جن سے کسی حکم یا کسی تعلیم یا کسی گذارش مین کچھہ خلل آیا یا انجیل کا مضمون تغیر و تبدیل ہوا ہو اور کیا اُنکی یہہ بات آپنے نہین دیکھی اور اُنکی اِس گواہی سے اپنے انصاف کی آنکھہ کسواسطے بند کی جناب نے کسواسطے اِس تفصیل کو بیان ہی

چنانچہ پادری ہورن کی دوسری جلد کے پہلے حصہ کے ۹ باب مین اور پادری السیس
کی پانچویں جلد کے ۲ باب مین انجیل کے ویدیوس ترتیب کے بیان مین مفصل
مذکور و مسطور ہے اور کیا اس بات سے کہ آپنے ان مصححین کے بیان اور گواہی پر
لحاظ ہی توجہ نہین کی آپکا تعصب اور تکرار بیجا ثابت نہین ہوتا لازم
واجب تھا کہ آپ یا تو ہمارے علما کی گواہی انجیل کی صحت اور اصلیت کے حق مین
قبول کرتے یا زبان یونانی سیکھکر قدیمی نسخونکو خود مقابلہ کرتے اور اگر مقابلہ
کے بعد آپ ثابت کر سکتے کہ قدیم نسخون کے مطابق ہمارے پاس کی انجیل سے مثلاً ان
مین نہ مسیح کی الوہیت اور نہ تثلیث ہے نہ مسیح کی ابنیت اور نہ اسکا کفارہ
و شفاعت کی خبر نہ اسکی موت اور قیامت وغیرہ اُس مین ہے تو آپ کا دعوی
ثابت ہوتا مگر جب تلک آپ نے یہہ امر عمل مین نہین لایا آپکا قول محض ایک
دعوی بلا دلیل ہی اور بس تعجب ہے جو آپنے خط مورخہ ۹ جون مین انجیل کے
غیر حق اور غیر الہامی اور مصنوعہ ہونے کی بابت تطویل سے لکھا تو اسکا جواب
یہہ ہے اولاً محمدیون سے مباحثہ اس بات پر نہین ہے کہ انجیل الہام سے
لکھی ہوئی اور حق اور خدا سے ہے کہ نہین اور کسطرح اسکے صحیفے ایک جلد مین
جمع ہوئے ہین کیونکہ کوئی دیندار محمدی انجیل کا حق اور خدا سے ہونیکا شک

نہین لاسکتا بلکہ صرف اس بات پر ہے کہ آپ کی انجیل وہی ہے جو محمد صاحب کے وقت مین
تھی یا نہین مگر اس مطلب سے آپ کے وے اعتراضات کچھ علاقہ نہین رکھتے
ثانیاً وے علما جنکو آپ نے انجیل کے غیر الہام ہونیکے لیئے اپنی دلیل بنایا تو انکے
قول بالفرض آپ نے خلاف نہین سمجھے اور راست بھی نقل کیئے ہون پر ایسا
متفق علیہ نہین اور نہ یہہ جمہور مسیحی علما کے قول کے مطابق ہی اگر بعض نے
الہام و وحی کے حق مین خلاف واقع بیان کیا ہے تو کیا اس سے ثابت ہوگا
کہ انجیل الہام سے نہین لکھی گئی ہے اور کیا آپ نے نہین دیکھا جو ہارن کے پہلی
جلد مین توریت اور انجیل کے الہام و وحی سے لکھے ہونیکی بابت مفصلاً بیان اور
مدلل ہوا ہی اور پھر وہ جو ۴ جلد کے دوسرے حصہ مین اناجیل اربعہ اور مکتوبات
کے حق اور اصل ہونیکے بیان مین مفصلاً مسطور ہے اگر آپ ابواب مذکورہ کو
غور اور انصاف سے دیکھتے اور حق گوئی پر آتے تو یہہ بات کبھی نہ کہتے کہ انجیل غیر
الہامی اور مصنوعی ہے اور پھر یہہ بھی دیکھئے جو منسوب ولسن کی کتاب اسناد
کی پہلی جلد مین اور پھر بالڈمین صاحب کی کتاب اسناد کی پہلی جلد مین اور پھر وہ جو
اکز کمننگ صاحب کی اسناد کی کتاب مین انجیل کے حق اور الہامی ہونیکے بیان
مین مفصلاً لکھا ہوا ہے اور میزان حق کے ۲ باب کی ۷ فصل مین بھی ہم نے

بیان اور ثابت کیا ہے کہ حواری رسول اور صاحب معجزہ تھے اور الہام اور وحی اُنکو پہنچا تہا اور رسالت اور الہام کا دعوی بہی کرتے تھے مگر آپنے اُن سب باتونکو قصداً اپنی نظر سے ڈالا ہی ثالثاً پھر آپ لکھتے ہین کہ انجیل عبرانی مین لکھی گئی اور اپنی ایک علماکے نام اِس بات کی دلیل بتلاتے ہین اب یہہ بات اور اُن علماکے نام آپ نے ہارن صاحب کی ۴ جلد مین دیکھا مگر قصداً خلاف واقع بیان کیا کیونکر اُن تو نہ ساری انجیل بلکہ صرف متی اور مرقس اور لوقا کا ذکر ہے اور اُن مصنفونکے قول کا یہہ بیان ہے کہ کہا شاید متی مرقس اور لوقا کے پاس عبرانی مین ایک ایسا صحیفہ تہا جسمین حضرت مسیح کے کار نمایان لکھے ہوئے تہے اور انہون نے اُس سے نقل کیا اور متی نے بہت اور مرقس اور لوقا نے تہوڑی نقل کی مگر ہارن صاحب اُسی جگہہ بتا تا اور مدلل کرتا ہی کہ قول مذکورہ باطل اور اُن علماکی بات قابل تسلیم نہین ہے اور کیا ہارن صاحب کی یہہ بات آپنے نہین دیکھی بس قصداً ایسا خلاف واقع بیان کرنا یہہ کیسا انصاف ہے ہان متی کی انجیل کی بابت بعض علماکا یہہ گمان ہی کہ اول عبرانی مین لکھی ہوئی تھی اور بعد یونانی مین لیکن اکثر علما اس بات پر متفق ہین کہ متی نے یونانی مین لکھا ہے اسکا بیان ہارن کی ۴ جلد کے ۲۶۶ صفحہ مین دیکھئے رابعاً پھر اُسی جگہہ آپ لکھتے ہین کہ موافق قول آپ ہی کے علماکے معلوم ہوتا ہے

کہ انجیل لکھی نہین گئی اور اگر لکھی بہی گئی ہو تو مفقود ہی اب ایسی جھوٹ بات سے جواب
مین کیا کہین اُن علما کا نام اور کتاب جسمین ایسی بات ہے آپ نے کسواسطے مسطور
نہین کیا ہے اور کیا آپ کو لحاظ نہین آیا ایسی بات کہنا اُن سب اسناد اور دلیل
کے روبرو جو ہارن صاحب نے اپنی کتاب کی ۴ جلد کے دوسرے حصہ مین انجیل اور
انجیل کے ہر یک صحیفہ کے حق اور اصل آنکے بیان مین مفصلاً منقول کی ہین اور
ضرور آپکے دیکھی ہوئی بہی ہین یہہ البتہ ہی کہ مسیح نے خود اپنے ہی ہاتھ سے انجیل
نہین لکھی بلکہ اپنے حواریون کے ہاتھ سے الہام کی راہ سے لکھوائی اور یہہ بہی درست
ہی کہ حواریون کے ہاتہ سے لکھے ہوئے نسخے اب موجود نہین ہین مگر اس بات کو
ایسا بیان کرنا اور کہنا کہ انجیل لکھی نہین گئی یہہ بعینہ ایسی فاحش جھوٹھ بات
ہی کہ گویا مین کہون کہ قرآن لکھا نہین گیا اور ہی نہین کسواسطے کہ وے اوراق
اور صحیفے جن پر محمدؐ کے اصحاب نے قرآن کو لکھا تھا مفقود ہین خاصکر پھر آپ
کہتے ہین کہ چونکہ فرضی انجیلین بہت سی تھین تو اس صورت مین ہرگز یہہ بات
معلوم نہین ہوتی کہ اصل انجیل کے اقوال کتنے کتنے اناجیل اربعہ مین آگئے
ہونگے مگر یہہ بہی حرف آپکا خلاف بیان ہی اور بس سچ ہی کہ اگلے دنون مین
فرضی یا جعلی انجیلین بہت نہین جنکو ہم لوگ اپاکرفیکل انجیلین کہتے ہین

اور انکے لعض نام آپ نے ہماری کتابون سے نقل کئے ہین مگر ان ہی کتابون مین آپ
نے یہہ بھی دیکھا ہوگا کہ وے کتاب کبھی اناجیل اربعہ کے برابر نہین گنی گئین بلکہ ان
ہی سے جمہور علماء مسیحیہ نے انکو غیر حق اور جعلی جانکر رد کیا ہے چنانچہ ہارن صاحب
بھی پہلی جلد کے اخیر مین اسباب کا تفصیلاً بیان کیا ہے صرف بعض بدعتی لوگ
بعض کو ان مین سے مانتے تھے مگر مسیحی لوگون نے انکو کبھی حق سمجھا اور نہ کبھی قبول
کیا اب ایسی کتابون سے جنکو جمہور عیسائی اول ہی سے غیر حق اور جعلی جانتے تھے
گو انکے مصنفون نے انکا نام انجیل بھی رکھا ہو اصل انجیل کی صحت پر کیا شبہ یا خلل
لہذا ظاہر ہے کہ آپکا شبہ اور دعویٰ بیجا اور بے اصل ہے اور ایک ایسی بات ہی کہ کوئی کہے
اس صورت مین کہ بہت حدیثین غیر حق ہین پس قرآن کے واسطے صحت کا شبہ ہے
یا کوئی محمدی کہے کہ غیر معتبر حدیث اور قرآن یکسان ہین ۶ ششم جناب آخر فصل
کے مرحلۂ دوم مین ایسا لکھا ہی کہ گویا مین نے مسلمانونکو دہوکا دینے کے واسطے
میزان الحق مین کاتبون کے سہو و غلطیان ذکر نہین کین مگر یہہ بھی آپکا قول
اور ایک غیر حق بات ہے کیا آپ کو یاد نہین ہے کہ مین نے ۲۰ صفحہ کے آخر مین لکھا
کہ کتب مقدسہ مین تیرہ سو چودہ سو برس کے عرصہ مین کاتبون کا سہو از
قسم تبدیل اعراب حروف و الفاظ بہت سا وقوع مین آیا مگر اسی مقام مین

یہہ بھی کہا کہ باوجود ان سب کے سب نسخے مطلب اور مضمون مین موافق
اور مطابق ھین ۔ پھر آپنے مہربانی سے ہمارے یے الفاظ نکالے کہ اگر محمدی
مسیحیون کی مشہور و معتبر کتابون سے ایسی باتین (یعنی اختلافات قرأت
توریت و انجیل کی بابت نکال لا سکتے تو البتہ انکا یہہ ادعا کہ کتب مقدسہ تحریف ہوئی
ہین بیجا نہوگا اب وہ بات جو حلقہ مین ہین جناب نے علاوہ کین اور قصداً
جھوٹ لکھی ھین مین تو اس مقام مین کسی بات سے اُس اختلاف کی طرف جو
قرآن کے اعراب اور قرأت مین واقعہ ھین اشارہ بھی نہین کیا ہے بلکہ ۲۴ صفحہ
سے ۲۹ تک مین نے تفصیلاً سنی لوگونکی وہ بات ذکر کی ہی جو کہتے ہین کہ عثمان
نے قرآن کو کم کردیا اور بعض آیات اور سورہ اصل قرآن سے نکالین ہین اور
پھر وہ بات جو کتاب مشکات سے مسطور کی کہ عثمان نے قرآن کو تصحیح دیکے اور اُ
کا نسخہ مشہور کرکے اگلے نسخون کو سب جلادیا اس امر کے حق مین مینے کہا کہ اگر
محمدی الخ اب قرآن سے سورہ نکال دینا اور اُسکے سب اگلے نسخون کو جلا دینا
اور بات تھی اور اختلاف قرأت اور ہے اور میری اُن باتون کو اختلاف قرأت
کہنا یہہ البتہ قصداً جھوٹ لکھنا ھے اگر کسی ظالم عیسائی بادشاہ نے انجیل کی بابت
کبھی کوئی ایسا کام کیا ہوتا جیسا عثمان نے کیا تو البتہ ہم پھر اس دعوی کو نہین

رکھتے کہ انجیل اپنی اصل پر ہو اور ظاہر ہی کہ عثمان کے اس امر کے بعد محمدی بہ تحقیق
نہین کہہ سکتے ہین کہ ہمارا یہہ قرآن اصل قرآن ہی اگر عثمان صرف سورتون
کی ترتیب اور کرنا جیسا سنی کہتے ہین تو چاہئے تھا کہ اگلے نسخون کو خراب کر کے
انکے مقابلہ سے تحریف و تبدیل کا شبہہ دور ہو جاتا پس انکے سب کے سب جلا دینے
سے کچھہ اور بات نہین نکلتی مگر یہہ کہ یا تو عثمان نے قرآن کو فی الواقع کم کر دیا ہے
یا یہہ کہ اگلے نسخے ایک دوسرے سے ایسے مختلف تھے کہ معلوم نہوا کہ صحیح کون اور
اصل کون ہے پس اس فرق اور اختلاف کے چھپانے کو سب نسخے جلا دئے فقط
ہفتم آپ کہتے ہین کہ وے کوڈکس یعنی انجیل کے وے قدیمی نسخے جنکا
ذکر مین نے کتاب میزان الحق مین کیا محمد سے آگے نہین جیسا مینے لکھا ہے بلکہ محمد سے
پیچھے لکھے ہوئے ہین مگر آپ کی یہہ بات بھی درست نہین اور آپ نے یہہ قصداً نارن
صاحب کی کتاب سے خلاف واقع بیان کیا ہے صاحب موصوف نے اپنی کتاب
کی دوسری جلد مین ان قدیم نسخون کا بیان کر کے ذکر کیا کہ بعض علماء مثلاً وے
جنکے نام آپ نے اسکی کتاب سے نقل کئے یہہ گمان کرتے ہین کہ شاید وے نسخے
ساتوین صدی کے بعد لکھے ہوئے ہون مگر اکثر مسیحی ہین چنانچہ نارن صاحب بھی
اسی مقام مین بتاتا ہے اس بات پر متفق ہین کہ وے نسخے ساتوین صدی سے

آگے یعنی محمد کے وقت سے آگے لکھے گئے ہین مثلاً گریجی شولرح ویطیستین
دوید مونتفاسون ہوک وغیرہ نارن کے مذکورہ مقام کے سواد یکھئے
بروفیسر ہوک کی کتاب کی پہلی جلد ۲۵۲ صفحہ سے ۲۶۳ تک اب ان نامون
اپنی انکھ بند کرنا اور قصداً خلاف لکھنا اور بعض کو کل کہنا یہہ کیا انصاف ہے
اور یہہ کہ ان نسخون مین بعض اوراق کھو گئے اور بعض بوسیدہ هین اور
کاتبونکی غلطی بھی اُن نسخون مین پائی گئی اور کہ کوڈکس الکسندرینوس کے
جلد مین اور کتاب بھی اُسکے ساتھ مجلد ہین یہہ سب آپنے نارن صاحب کی
کتاب مین دیکھا کہ اُسکی دوسری جلد مین یہہ بات تفصیلاً بیان ہوئی ہے
اور مجھے کبھی آگے سے معلوم تھی اور مینے میزالحق مین صرف خوف تطویل کے واسطے
نہین لکھی مگر اُن باتون سے یہہ کبھی ثابت نہین ہوتا کہ گویا وے نسخے معتبر نہین
جیسا آپ کہتے هین البتہ ہمارے علما کے قول آپ کی بات سے کہ علم اور زبان یونانی
سے واقف نہین اور اُن نسخونکو نہ دیکھا نہ پڑھا بہت زیادہ معتبر اور قوی تر
دلیل ہے انھون نے تو وے نسخے دقت سے دیکھے اور مقابلہ کئے ہین اور مقابلہ
کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ تعلیمات اور گزارشات اور احکام انجیل جیسے اب ہمارے
انجیل مین ہین ویسے ہی اُن قدیمی نسخون مین بھی ہین اور اس لحاظ سے

کہ اگر ان الفاظ مین کچھہ مضمون ہے تو البتہ یہہ ہے کہ اسوقت اہل کتاب
پاس یعنی عیسائیون کے پاس ایک کتاب انجیل موجود تھی اور اسوقت وہ
انجیل صحیح بھی تھی اور یہہ کہ اسوقت کوئی اور انجیل عیسائیونکے بیچ مشہور
نہین تھی مگر یہہ جواب ہی اسکا بیان و ثبوت ہوچکا اور آپ بھی ایک جگہہ
کہتے ہین کہ ہم اُس انجیل پر کہ حضرت مسیح کو وحی کی گئی ایمان لاتے ہین
پس آپ اُس انجیل کو ظاہر کیجئے اور بیچ مین لاکر بتایئے کہ یہہ اور انجیل سے اسکے
مسیحیون کے بیچ مین ہمیشہ مستعمل تھی اور اب ہی یہہ تو آپ سے برابر ہماری
درخواست تھی مگر ابتک آپ نے اُسکو ظاہر نہین کیا اور اس صورت مین
کہ محمدی اس بات مین لاچار ہین پس لیجیے دعوی بیجا اور بے دلیل سے آپ
ہاتھہ اٹھایئے اور انصاف پر آکر مقر ہوجیئے کہ ایکی انجیل وہی اصل انجیل ہے فقط
نہم ۹ آپ کئی ایک جگہہ کہتے ہین کہ معلوم نہین کہ عیسائی آپ کسکو کہتے
گریک یا رومن کتولک یا نستوری یا پروتستنت اب اگرچہ معلوم ہوتا ہے
کہ آپ نے محض تکرار کی راہ سے ایسا لکھا ہے تو بہی اور ونکی خاطر کے واسطے
اسکا بہی جواب دونگا پس منکرین انکو کہتے ہین جو نہ کلام و الہام نہ وحی
نہ نبی اور نہ رسل کو مانتے ہین بلکہ ان سب سے انکار کرتے مدعی وہی ہے جو

بالکل تعلیمات انجیل کو قبول نہین کرتا اور اور بات اسکے علاوہ دیتا ھی عیسائی وہی
ھی جو انجیل کی تمام تعلیمات تسلیم کرتا ہے مثلاً وحدت تثلیث مسیح کی الوہیت
اسکی ابنیت اور شفاعت اسکی موت اور قیام و عروج گناہ کی بخشش مسیح کے
کفارہ اور فدیہ کے سبب سے اور روز انصاف و قیامت وغیرہ چنانچہ قانون اصول
دینیہ مین اختصاراً مذکور ہوا ہے وہ جو اُن سب کو مانتا اور مقر ھی سو ظاہری
عیسائی ھی اور وہ جو انجیل کی سب بات مانتا اور عمل مین بھی لاتا ہے سو
حقیقی عیسائی ہے خواہ گریک یا نسطوری یا ارمنی یا رومن کاتولک یا
پروتستنت اسکا نام ہوا ور ھم صرف ان رومن کاتولک اور گریک وغیرہ
کو بت پرست کہتے ہین جو فی الحقیقت صورت اور مورت کو مانتے اور انکی پوجا
کرتے ھین وھذا ھم آپ کہتے ہین کہ اگر منیٔے اُن لوگون کو یعنی (استراس
اور بایبن اور ولتایر اور اسپنیوزہ کو) مسیحیہ لکھا تو کیا غضب کیا جواب
کہ یہ غضب آپنے کیا کہ یہ ایک غیر حق اور جھوٹ بات لکھی استراس
بایبن اور ولتایر تو منکرین مین سے تھے اور اسپنیوزہ ایک یہودی تھا
اور اپنی بے ایمانی کے سبب یہودیون کے مجمع سے بھی نکالا گیا ۔ یازدھم
جو خباب مرحلہ ششم مین لکھتے ہین کہ جو بیچارہ منی نے نہیر کہا وہ بھی آپ

اُسکا سسر کو بیٹا دیتے ہیں الخ تو یہہ بھی ایک کی بچا اور غیر مناسب باتو نہیں
سے ایک ہے اور آپ کی ناکبھی نہین کرتے کہ متی کے حق مین جو حضرت مسیح کا
حواری اور رسول تھا ایسے طعان اور بہتان لکھتے ہین ایسی بات کا کیا کوئی
منصف آپکے ایسے انصاف کی منسوخی کرے اور جو آپ نے نسب نامہ کی بابت
میرے جواب مین لکھا سو سب بیجا او بیمطلب ہے اور معلوم ہوا کہ آپنے
محض کچھہ کہنے کے واسطے جو قلم مین آیا سو لکھا ہے کیونکہ مینے تو نہین کہا کہ
متی حواری سے غلطی ہوئی یہہ آپ ہی کا انصاف ہے بلکہ مین نے نسب نامہ
کی پانچوین آیت پر اشارہ کرکے کہا کہ اسی میت مین بھی متی نے نام چھوڑ دئے
ہین اور یہہ کہ اخبار الایام مین بھی وہی نام چھوڑ دئے گئے ہین یہہ اُسی
ہماری بات کی دلیل ہی کہ توریت مین بھی بعض مقام مین نسب نامے اختصار
لکھے ہوئے ہین فقط آپ پھر نسب نامہ کے حق مین لکھتے ہین کہ تماشا یہہ ہے
کہ اس تکلف پر بھی اعتراض نہین اٹھا کیونکہ اس سورت مین دوسری
قسمت مین جو یکنیا پر ختم ہوئی پندرہ پشت ہو جائینگی الخ آپ یہان
بھی آپنے قصداً خلاف کہا تا اپنے اعتراض کی نادانون کے سامنے کچھہ صورت
بنائین کیا آپ کو معلوم نہوا کہ جب دوسری قسمت داؤد کے نام سے شروع

جیسا مین نے بیان کیا تو اسکی آخر پشت یعنی چودھوین پشت کو سیاہ
اور دیکھنا تیسری قسمت کا پہلا پشت ہے اور اس طرح تین قسمت کی پشت
ٹھیک آتی ہین **یازدھم ۱۲** آپ اپنے خط کے آغاز مین لکھتے ہین کہ
مین نے اس مباحثہ کو شروع کیا ہے مگر یہہ بھی درست نہین ہے کیونکہ مین نے
تو وہ تین کتاب انگریزی زبان مین صرف آپکے ملاحظہ کے لیئے بھیجی تھین نہ
آپ سے اُن کتابون کا جواب طلب کیا نہ جواب میرا مقصد اور مطلب تھا
بلکہ آپ نے کتابون کو واپس دینے کے وقت انکے ساتھ اپنا پہلا خط بھیجا
اور جواب طلب کرکے مباحثہ شروع کیا + پھر آپ کی ایک اور غیر حق
ذکر کرکے اس جواب کو ختم کرونگا اور وہ یہہ ہے کہ آپ پہلے خط مین لکھتے
ہین کہ مین نے صاحب استفسار کا جواب ہنوز نہین دیا یہہ تعجب کی بات ہے
کہ آپ نے اسکا جواب ہماری کتاب حل الاشکال مین صفحہ ۹۹ سے ۱۴۰
تک نہین دیکھا اور آپ کو یاد نہین ہے کہ اب سات برس ہوئے کہ وہ کتاب
طبع مین آئی ہے فقط خلاصہ آپ کے خطونکا جواب ادا ہوا اور ہمارے
کی غیر حق اور بیجا باتونکا بیان اور ثبوت کہ جسکا طلب آپ نے کیا ہے یہہ بھی عمل
مین آیا اور اگرچہ مین نے آپ کے سب غیر حق اور بیجا باتون کا بیان نہین کیا

اٹھا جو لکھا گیا کافی اور وافی ہے کہ منصف اور دانا پر آپ کا الفاظ اور حق گوئی ظاہر وعیاں ہوئی اور اگرچہ مین نے اس جواب کو کچھہ سختی آمیز لکھا تو یہہ خوشی یا عداوت کی راہ سے نہین بلکہ ایسی سختی آپ نے مجھہ پر لازم کی ہے فقط فی الجملہ الصاحب اگر آپکے گوشہ دل مین محبت اور دوستی کی بات کے واسطے کچھہ جگہہ ہوا ور آپ ایسی بات کو طعن نہ سمجھیں تو محبت کی راہ سے یہہ بھی مجھے کہنے دیجئے کہ انجیل مقدس کو حق جوئی کی راہ سے غور و تفکر سے پڑھیئے اور اگر حواریون کا کلام آپ کو فی الحال ناگوار معلوم دیتا ہے تو اس پر جو خاص حضرت مسیح کا قول ہے خوبی و دوستی سے متوجہ ہوجیئے اور خدا سے دعا مانگیئے کہ آپ کو حق کی طرف ہدایت کرے تو بیشک بفضل الہی رفتہ رفتہ تمام انجیل کی فضیلت اور اسکے نجات بخش مضمون آپ پر بھی روشن ہونگے اور مسیح کی شفاعت اور الوھیت کو قبول کرکے اور اس پر ایمان لاکر اسکی نجات کے فیض سے مشرف ہونگے یہی اس بندہ کی دلی دعا اور التجا درگاہ الہی سے اُس جناب کے حق مین ہے آمین

الراقم

کشیش فانڈر صاحب ۱۴ اگست سنہ ۱۸۵۴ عیسوی

مگر اتنا کہ آپنے جو میرے پہلے خط کی نقل مانگی تہی سو اوسکا مسودہ اگر ہوتا تو مین خوشی سے بھیجتا مگر اوسکا مسودہ مین نے نہین کیا تہا منشی کو زبانی مطلب بتاکر خط لکھوا دیا تہا اب اوسکی نقل کہان سے ہو مین اسمین معذور ہون ۔

چونکہ پادری صاحب نے باوجودیکہ ایسا ترا خط لکہا لیکن اوس عبارت کی جو اونھون نے رسالہ مباحثہ کے ۲۴ صفحہ مین لکھی ہے اور جسکی بابت اونسے کئی بار استفسار ہی کیا گیا سند نہ بتلائی تو ڈاکٹر صاحب نے ۱۵ تاریخ کو خاص اوسی کی نسبت ایک خط لکہا وہ یہہ ہے جناب پادری ... مشفق مخلصان کشیش فانڈر صاحب سلامت بعد ماوجب کے یہہ التماس ہے کہ آپنے آیات متشابہ کو تو نشان دیا لیکن آپ نے میرے اون سوالون کے جواب جو مین نے خط مرقومہ ۲ جولائی مین آپسے اوس عبارت کی بابت جو آپنے رسالہ مباحثہ کے ۲۴ صفحہ مین لکہی ہے کیے تہے نہین لکھے لہذا امیدوار ہون کہ جناب اونکا جلدی جواب عنایت فرماوین تاکہ مجھے آپکے خط مورخہ ۱۴ اگست کے جواب دینے مین دیر ہو لیکن اوسکے جواب مین اس بات کا ضرور لحاظ کیجئے گا کہ دیر لو سن رینگ کی تعریف کسی معتبر کتاب سے نقل ہو نہ یہہ کہ آپ کہدین کہ اوسکے یہہ ہو کا بت معنی ہین کیونکہ مین یہہ نہین پوچھتا ہون کہ آپ اوسکا کیا ترجمہ کرتے ہین بلکہ یہین اوسکی تعریف

پوچھتا ہون فقط   الراقم   محررہ ۱۵ اگست
حقیر محمد وزیر خان

اس خط کو پادری صاحب نے اپنے خط مین ملفوف کرکے ۱۶ تاریخ واپس کیا اور
مراسلات موقوف کئے اور مسیر ڈاکٹر صاحب نے بہی پادری صاحب کے اخیر خط کی نقل
رکہکر اصل خط کو اپنے خط مین ملفوف کرکے واپس کردیا وہ دونو خط جانبین کے
یہہ ہین ۔   پادری فانڈر صاحب ڈاکٹر محمد وزیر خانصاحب سے عرض کرتا ہے
کہ مین نے اپنے اخیر خط مین اسباب کا اشارہ کیا اور اب صاف لکہتا ہون کہ آپ
صاحب سے نہ اور کوئی خط قبول کرونگا نہ انکو لکہہ بہیجونگا کیونکہ صاحب موصوف
غیر مناسب اور بیجا باتین لکہنے سے دست بردار نہین ہوئے بلکہ طعن و بہتان بہی
علاوہ کیا پس اسکے لایق نہ ٹہرے کہ آیندہ اونسے یہ رسم خط کتابت جاری
برقرار رہے لہذا انکا خط بے کہولے اور بے پڑہے واپس دیتا ہون اور
ممدوح یہہ خط میرے پاس نہ بہیجین کہ مین قبول نہ کرونگا جو اونکے صاحب
کے خطوط کا ضروری جواب تہا سو میرے اخیر خط مین ادا ہوا ہے اور اگر وہ صاحب
چاہین کہ اور کچھہ لکہین تو لکہہ کر چہپوا دین اور اگر جواب کے لایق ہوگا تو مین
بہی چہاپے کی راہ سے جواب دونگا فقط ۔

پادری صاحب کے انگریزی دستخط   مرقومہ ۱۷ اگست ۱۸۵۴ع

سب اسسٹنٹ سرجن محمد وزیر خان پادری فندر صاحب سے عرض کرتا ہے کہ اوسنے تو کبھی کوئی بات بیجا یا نا مناسب اول نہین لکھی بلکہ فرضیہ باتین ایک عبارت کی بابت استفسار کی تہین اور نہ کبھی اوسنے اپنی طرف سے کسی سخت بات کے لکھنے مین تقدم کیا ہان جب پادری فندر صاحب نے بیجا اور غیر مناسب بات کا لکھنا شروع کیا تب اوسنے بہی لاچار ہو کر کچھہ سختی اختیار کی چنانچہ یہہ بات طرفین کے خطوط سے ہر شخص پر خوب روشن ہوگی اور حق یہہ ہے کہ وہ عبارت مذکور جو پادری فاندر صاحب نے رسالہ مباحثہ کے ۲۴ صفحہ مین لکھی ہے بے سند اور غیر واقع لہذا اونکے پاس اب کوئی جواب نہین ہے اسلیئے یہہ حیلہ نکال کر گفتگو کو موقوف کیا ہے پس جواب دینے سے عاری ہوتا اور اوسکے دفع کے لیئے ایک حیلہ نکال کے خط کو واپس کرنا اسکو سب اسسٹنٹ سرجن محمد وزیر خان بڑا انسلٹ سمجھتا ہے گو یہہ حیلہ سازی بہی پادری فاندر صاحب کی کچھہ کارگر نہوگی کیونکہ ہر دانشمند اب بہی سمجھہ لیگا کہ وہ صاحب موصوف جب سب طرف سے بند ہوا اور اوسے کوئی جواب نہ سوجہا تو لاچار ہو کر اس آڑ مین آ چھپا اور اپنا پیچھا چھوڑایا پس اس صورت مین سب اسسٹنٹ سرجن محمد وزیر خان بہی اون صاحب کا خط واپس کرتا ہے

اور لکہتا ہے کہ وہ صاحب ہی اب اوسے کوئی اور خط نہ لکہے اور نہ وہ اوس صاحب کو کچہہ لکہیگا کیونکہ اوس صاحب نے واب مناظرہ اور بیعلے آدمیوں کی رسم کے خلاف کیا لہذا ایسا نہ ہو کہ کوئی بہلا آدمی اوسے کچہہ لکہے یا اوس سے کچہہ بات کرے فقط مرقومہ ۱۰ اگست ۱۸۵۴ء ڈاکٹر صاحب کے انگریزی خط کا ترجمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واضح ہو کہ پادری فنڈر صاحب نے ایک لوچ وجہہ کی بناء پر مباحثہ کو موقوف کیا اور میرے خطوط مورخہ ۲ جولائی اور ۵ و ۹ اگست کے جواب میں جنہیں یہہ استفسار کیا گیا تہا کہ آپ نے جو رسالہ مباحثہ کے ۲ صفحہ میں یہہ عبارت لکہی ہے کہ ہمارے علماء مثل گریس باخ اور شولز وغیرہ نے انجیل کے سب قدیم نسخوں کو نزدیک اور دور ملکوں سے جمع کر کے بڑی محنت و دقت سے انکا مقابلہ کیا اور جہہ نسخوں میں قریب تیس ہزار حروف اور الفاظ کی سہوا ور غلطی پائی گئی فقط اسکی سند بقید نام کتاب اور نشان صفحہ بتلا دیجیے کہ آپ نے کہاں سے یہہ عبارت نقل کی ہے پادری صاحب نے کچہہ نہ لکہا بلکہ جب میں نے ۵ اگست کو دوسرا ایک خط بتاکید طلب جواب خط مرسلہ ۲ جولائی بہیجی تو پادری صاحب نے خط کو واپس کر کے یوں لکہہ بہیجا کہ اکراش صاحب کو یعنی مجہے انکے خط مرقومہ ۴ اگست کے جواب میں کچہہ لکہنا

منظور ہو تو اوسکو لکھہ کر چھپوا دون لہذا حسب خواہش پادریصاحب کے مین
ایسا ہی کرتا ہون اور آنکی باتون کا جواب لکھہ کر سامعین اور ناظرین سے
انصاف چاہتا ہون لیکن جواب لکھنے سے پہلے کئی باتو نکا اظہار مناسب معلوم
ہوا لہذا پہلے اُنہین ذکر کرتا ہون مخفی نرہے کہ پادریصاحب اپنے اخیر خط مین
مباحثہ کو موقوف کرنے کی وجہہ یون مرقوم کرتے ہین کہ کیونکہ صاحب موصوف
(یعنی مین) غیرحق اور بیجا باتین الخ حال آنکہ پادریصاحب کا یہہ لکھنا خود
سراسر غیرحق اور بیجا ہے کیونکہ مین نے اس قسم کی باتین ابتداءً کبھی نہین
لکھین اور نہ کبھی طعن وبہتان کے الفاظ کو روا رکھا ہان جب پادری صاحب نے
بیجا اور نامعقول باتین لکھنی شروع کین اور مغالطہ دہی اور چالاکی کا شیوہ
اختیار کیا تب مین نے بھی لاچار ہو کر اس امر مین کچھہ لکھنا ضرور جانا اور
بضرورت فی الجملہ سختی اختیار کی اور مین اوسمین معذور تھا کیونکہ پادریصاحب
اس ڈھب کی باتین کرنی مجھپر واجب و لازم کردین اب مین پادریصاحب
کی غیرحق اور نامعقول باتون مین سے کئی ایک کا ذکر کرتا ہون اور امیدوار
ہون کہ ہر ملت اور مذہب کے صاحبان انصاف علی الخصوص وے عیسائی لوگ
جنکے دلمین کچھہ خوف خدا بھی ہو وے تعصب کو کنارے رکھکر پادریصاحب

فی باتون اور میری باتون کو میزان انصاف مین تولین اور دیکھین کہ کونسا پلہ بھاری ہے اور درشتی اور سخت کلامی کا بادی ہم دونون مین سے کون ہوا ہے اولاً یہہ کہ پادری صاحب نے باوصف عدم اتحاد سابقہ اور باوجود اسکے کہ میرے اور اونکے درمیان کبھی رسم مراسلت بھی نہ تھی دفعتہً بلا باکانہ ایک خط کے ذریعہ تین جلد انگریزی کتابین میرے پاس بھیجدین جنکے مصنفون نے اپنا ہنہ کالا کر نا اور اپنی عاقبت بگاڑنا اور اپنی قبر مین انگارے بھرنے کے لئے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید اور حدیث شریف کی نسبت کلمات نامناسب اور اتہامات بیجا اور بہتان ناروا لکھے ہین پس اب صاحبان انصاف دیکھین کہ یہہ کیسی بیجا بات ہے اور درشتی اور سخت کلامی کسنے شروع کی ہے کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ کسی شخص کو زبان سے برا کہنا یا کچھ لکھکر اسکے پاس بھیجدینا برابر ہے سو پادری صاحب کا ان کتابون کو میرے پاس بھیجنا بمنزلہ اسکے تھا کہ گویا انہون نے میرے سامھنے سرور کائنات علیہ افضل الصلواۃ والتحیات کی خدمت مین گستاخی اور بےادبی کی اس جہت سے میرے لئے جائز بلکہ واجب تھا کہ جو چاہون سو کہون اور جو کچھ دل مین آوے لکھون لیکن مین نے پادری صاحب کی

اس حرکت کو بار ادری لوگون کی سی بات سمجھکر اور سمجھایا دہریون کی عادت اور انکی خلقت اور جبلت کا مقتضا جانکر طرح دیتا اور اپنی جہالت پر بیٹھکر چپ ہو رہا تا ہمیشہ یہ ہے کہ پادری صاحب میرے اس سکوت اور طرح دینے پر بھی متنبہ نہ ہوئے اور شاید یہ جی مین سمجھے کہ مین انسے دب گیا اور آنکی نالائق باتون کا متحمل ہوکر ان ناشنیدنی باتون پر راضی ہو اسواسطے انہون نے زیادہ جرأت پائی اور رسم و عادت کے خلاف دوسرے خط مین میری نسبت ایسے کلمات لکھے جنسے یہہ مفہوم ہوتا تہا کہ گویا مین دہریون کے زمرہ مین سے ہون اور نہ صرف میرے ہی نسبت لکھا بلکہ اور اہل اسلام پر بھی بہتان باندھکر کہا کہ چنانچہ ملت اسلامیہ مین بہت لوگ ہین کہ ظاہر مین محمدی اور باطن مین دہریہ ہین علی ہذا القیاس چوتھے خط مین مجھکو اسٹراس صاحب کا پیرو قرار دیا اور خط اخیر مین تو انہون نے کر دیا اور پودینہ کے حیلہ بنکر جو جو دل مین آیا خوب ہی فرمایا پس اب مین عموماً سب صاحبان خصوصاً صاحبان انصاف سے داد خواہ ہون کہ تعصب اور طرفداری سے پاک ہوکر طرفین کی باتون کو ملاحظہ فرما دین اور انصاف کرین کہ پادری صاحب کی حرکتین اور باتین غیر حق اور بیجا ہین یا میری قول (دفعہ اول) جناب نے سواسکے

ان چودہ نام کے اخیر تک قول پادری صاحب کا یہہ موبنہ زوری اصورت درست ہوتی اور انکا وہ طعن وتشنیع حسب بجا ٹہر تا کہ حقیقت مین مین نے ایسا لکہا ہوتا کہ وہ سب کتابین مین نے پڑہی ہین بلکہ مین نے تو پہلے ہی جب پادری صاحب نے اُن کتابون کے نام اور صفحات پوچھے صاف صاف لکہہ بہیجا کہ مین نے فلان فلان کتاب سے نقل کیا ہے لہذا ہارن اور وارڈ اور کاتہلک ہرلڈ اور واٹسن وغیرہ کی کتابون کے صفحے تبلا دئیے پر اُن کتابون کے صفحات جنکے اوپر اِن مصنفون کی کتابین حوالہ دیا گیا ہے نہ لکہے حالانکہ کتب محول الیہ کے صفحات اور جلد وغیرہ کا نشان بصراحت تمام اِن کتابون مین موجود تہا اگر مین نے اِس جہت سے کہ وہ کتابین میری نظر سے نہ گذری تہین انکے صفحات وغیرہ کا نشان دینا اپنے شیوہ کے خلاف سمجہا اگر مجہکو پادری صاحبون کی طرح مغالطہ دہی منظور ہوتی تو کون مانع تہا کہ مین بے ہچکی انکے صفحون کا نشان بتلا دیتا لیکن یہہ طریقہ صاحبان پادری ہی کو مبارک رہے معہذا پادری صاحب کا یہہ لکہنا کہ مین آدہون کے بہی نام نہ بتلا سکا ایک دروغ بے فروغ اور محض بہتان صریح ہے پس باقی رہا یہہ طعن کہ مین یونانی اور لاطینی اور جرمنی زبانون سے آگاہ نہین ہون سو اول تو یہہ

نقص کسی طرح پادریصاحب کے کار آمد اور مفید نہین ہے کیونکہ مقصود
اصلی تو یہہ ہے کہ جو کچھہ اعتراضات مین نے مصنفان مذکورہ بالا کی کتابون
سے نقل کیے ہین صحیح ہین یا غیر صحیح اگر صحیح ہین تو فہو المراد اور اگر غیر صحیح ہین
تو پادری صاحب اکو ثابت کرین صرف زبان سے ٹاہین ٹاہین کرنا لاحاصل
محض ہے اسکے سوا مین حیران ہون کہ پادری صاحب نے کس دلیل سے یہہ
جانا کہ مین ان زبانون سے واقف نہین ہون شاید روح القدس نے
اونپر اوترکر اونہین کہدیا ہو پر افسوس اوسمین بھی سہو ہوا لیکن معلوم
کس سے اور ہر چند اپنی زبان سے فخریہ کلمات کہنے معیوب ہین اور مجھکو ہرگز پسند
نہین آتا کہ ایسی بات زبان پر لاؤن جس سے میری علمیت اور استعداد کا
اظہار ہو لیکن پادریصاحب کی بڑہ بولیان سب کچھہ کرواتی ہین لہذا مین
پادری صاحب کے مقابلہ مین بلاچاری کہتا ہون کہ مین انکی عربی دانی سے
لاطینی اور یونانی اور عبرانی بمدارج بہتر جانتا ہون کیونکہ پادری صاحب کی
عربی دانی تو اوس مجمع عام مین جسمین ہزار ہا آدمی فراہم تھے مجھپر اور سب
حاضرین جلسہ پر کھل گئی کہ پادریصاحب قرآن شریف کی دو آیت جسکو انہون
نے اوس کتاب مین جسے اپنی تصنیف قرار دیتے ہین داخل کر رکھا ہے

نہ پڑھ سکے حتی کہ قاضی القضاۃ صاحب نے عین جلسہ مین الٹو ٹو کا اور فرمایا کہ آپ عربی عبارت نہ پڑھئے صرف ترجمہ ہی پر اکتفا کیجئے کیونکہ لفظ کے بدلنے سے معنی بدل جاتے ہین اور پادری صاحب کو مجبوری اقرار کرنا پڑا کہ مجھے معاف رکھئے کہ میری زبان کا قصور ہے باانہمہ اگر پادری صاحب کو پہر بہی عربی دانی کا دعویٰ ہو اور میرے اس کہنے پر کچہہ اعتراض و شک رکہتے ہون تو پہر ایک مجمع عام قرار دیوین اور اُس مجمع مین میرے سامنے کتب عربیہ پڑہ سنا دیں اور جو پادری صاحب فرماوین گے تو مین بہی اون زبانون کی کتابین پڑہ دونگا رہی زبان جرمنی سو اُسکے نجاننے سے کسی طرح مضرت نہین ہے اور مباحثہ کی باتون مین اُس سے فتور نہین آتا کیونکہ مباحثہ کچہہ اس بات پر موقوف نہین ہے کہ آدمی ساری دنیا کی زبانون سے آگاہ ہووے اور اگر پادری صاحب کے نزدیک ساری زبانونکا جاننا بہی شرط ہے تو خود بہی ذرا خدا سے ڈر کر سوچین اور گریبان مین منہ ڈالین کہ آپ کس کس زبان سے آگاہ ہین ہم کہتے ہین کہ پادری صاحب ترکی اور سریانی اور کاینگ اور سہپیانک وغیرہ زبانون سے آگاہ نہین ہین بلکہ گمان یہہ ہے کہ شاید عبرانی بہی نہین جانتے پس اب منصف لوگ انصاف کرین کہ زبان دانی کو مباحثہ سے کیا نسبت ہے قطع نظر اس سے اگر جرمنی کتابون کا

انگریزی کا ترجمہ بھی ہو گیا ہے خصوصاً اون مصنفون کی کتابونکا جنکا بین نے ذکر
کیا ہے لہذا پادری صاحب کا وہ سب طعن وتشنیع محض ایک امر لغو ہو گیا
قولہ دفعہ دوم آپ نے اس بات مین بھی خلاف کیا الخ۔ اقول اول تو پادری
صاحب کا یہہ قاعدہ کہ پہلے معترض مجیب سے دریافت کرے کہ کونسی مصنف کی
کونسی بات آپکی معتقد علیہ ہے اور کونسی نہین ایک عجیب قاعدہ ہے کہ امر مباحثہ
مین اوسکا جاری ہونا منجملہ محالات معلوم ہوتا ہے کیونکہ ہر دین مین لاکھون
کتابین لکھی گئی ہین سو ہر کتاب کی باتونکو چھانٹنے اور اونکی ایک ایک بات کی نسبت
اعتقاداً اور عدم اعتقاداً دونکا حال دریافت کرنے کے لیئے ایک عمر نوح چاہئے دوم
اگر بالفرض یہہ قاعدہ تسلیم بھی کیا جاوے تو ہر شخص جس بات کو اپنی خواہش کے
موافق دیکھیگا اسکو مانیگا اور جو اسکی مرضی کے خلاف ہوگی اس سے انکار کریگا
اس صورت مین ہر شخص مجتہد ٹھہریگا اور ممکن نہین کہ کسی شخص کی کسی شخص پر
حجت تمام ہو سیوم اس قاعدہ کے جاری کرنے کے لیئے یہہ بھی لازم ہوگا کہ آدمی
ہر زبان سے واقف ہو کیونکہ ہر دین کی کتابین مختلف زبانون مین تصنیف ہوئی
ہین مثلاً کتب اسلامیہ اردو فارسی عربی ترکی نیپالی دیشتو وغیرہ مین اور کتب
مسیحیہ عبرانی یونانی لاطینی اطالیہ جرمنی فرانسیسی انگریزی وغیرہ مین لیس

بنا تو نکا جاننا ہی محالات سے ہے چہارم قطع نظر ان سب باتون سے عین پوچھتے ہین کہ پادریصاحب نے جو میزان الحق مین بہت سی باتین ہماری کتاب سے نقل کرکے اُن پر اعتراض کیا ہے کیا اونہون نے ہم محمدیون سے پوچھ لیا تہا کہ کونسی بات تمہاری معتقد علیہ ہے اور کسبات کو تم نہین مانتے اور کونسے مصنف کی کونسی بات پر تم اعتقاد رکھتے ہو اور کون سی بات پر نہین لیکن پادری صاحب نے ایسا نہین کیا پس اُنکی سب محنت ایک محنت بیفایدہ ہوئی سمجھ یہہ کہ پادریصاحب کو بتلانا اور سمجہانا کہ کونسے مصنف کی کونسی بات ہماری معتقد علیہ ہے اور کونسی نہین یہہ اسوقت ہو گا جبکہ پادریصاحب قرآن شریف کی حقیت کے مقر ہون اور انحضرت صلعم کو نبی برحق جانین اور تعصب خلاف اور تکرار بیجا اور طعن اور بہتان سے ناہہ او ٹہاکر طریق حق جوئی پر آوین اسیطرح ہندو مشنری لوگون کے مقابلہ مین یہی کہہ سکتے ہین کہ جو کچہہ تمنے ہماری کتابون سے نقل کرکے اُسپر اعتراض کیا ہے کیا تمنے ہمسے پوچھہ لیا تہا کہ کونسے مصنف کی کونسی بات ہم مانتے ہین اور کونسی نہاین لیکن ہرگاہ تمنے ایسا نہین کیا تو تمہاری سب محنت ایک محنت بیفایدہ ہوئی یہہ یہہ کہ تمکو تبلانا اور سمجہانا کہ کونسے مصنف کی کون سی بات ہماری

معتقد علیہ ہے اور کوئی نہیں پہر اسوقت ہو گا جبکہ تم کرسٹن کو سچا اور ناچار
اور ہمارے بید کی حقیت کے مقر ہوا ور پارسی بہی ایسی ہی کچہہ گفتگو کرینگے انکا قول
پادری صاحب کے اِس کلیہ سے یہہ بات لازم آتی ہے کہ کسی ملت و مذہب کا
آدمی دوسری ملت والے پر کسی طرح کا اعتراض نکر سکے گا کیونکہ طرف مقابل
اوسی وقت کہیگا کہ کیا تمنے ہمسے پوچہہ لیا تہا کہ یہہ بات ہماری معتقد علیہ سے
کہ نہیں لہذا آگے پہر کوئی جواب نہوگا سو اِس صورت میں ہمارا تو کچہہ نقصان
نہیں ہوتا اور نہ کسی ملت و مذہب والے کا کچہہ بگڑتا ہے مگر صاحبان پادری
کی البتہ خرابی و بربادی نظر آتی ہے کیونکہ اگر صاحبان سوسیٹی کے ذہن میں
یہہ بات جم گئی تو پہر پادری لوگ کوڑی کوڑی کو مارے پہرینگے کیلئے ارباب
کمیٹی ہرگز اس بات کو روا نہ کہینگے کہ لاحاصل اور بیفایدہ محض ہزار ہا روپیہ
خرچ کرکے کتابیں چہپواوین اور مشنری لوگوں کو بڑی بڑی تنخواہیں
دیکر نوکر رکہیں پادری صاحب نے غضب کیا اپنے پانوں میں آپ کلہاڑی ماری
اور بے سوچے ایک بات مونہہ سے نکال بیٹہے اور یہہ نہ سمجہے کہ اب کہنا اپنے
ہی حق میں کانٹے بونا ہے ای صاحبو ذرا انصاف سے بولو کہ اگر کوئی
دوسرا شخص ایسی لغو اور بیہودہ بات زبان پر لاتا تو کیا تم سب صاحب

یہہ فرقے کہ جہ مذہبان ملتا ہے اسے مانکولیا ہوگیا ہے برپا دریصاحب کی
نسبت تو ایسا کیونکر کہہ سکتے ہیں کیونکہ پادری صاحب تو اپنے تئین بڑا
عالم و عاقل سمجھتے ہیں پس معلوم ہوتا ہے کہ جب پادری صاحب کو اور کوئی جواب
نہ آیا اور دیکھا کہ الزام کہا نا پڑا تو لاچار ہوکر ایسا جواب دیکر پیچھا چھوڑا بایں
افسوس صد افسوس یہہ نہ سمجھے کہ اسمین تو اور بڑا نقصان ہے **قولہ**

اور محمدی جو اپنے قرآن سے ہی برخلاف انجیل کو غیر حق یا لاوجود کہتا ہے
الخ **اقول** صاحب دیکہا کہ ان اقوال سے دو باتین لازم آتی ہین ایک تو یہہ کہ
شاید پادریصاحب تیرے منطوق مورخہ ۹ جون اور جو تیرے خط مورخہ ...
حوالتی کو بالکل نہین سمجھے اور یا یہہ کہ جان بوجھہ کر محض چالاکی اور مغالطہ دہی
کی راہ سے ایسا کچھہ کہتے ہین اگر پہلی بات ہے تو بڑا غضب ہے کہ پادریصاحب
باوصف اس استعداد کے کہ عبارت اردو کے سمجھنے مین بہی معذور ہین مباحثہ
کرنے اور کتابین بنوا بنوا کر اپنے نام سے جاری کرنے پر مستعد ہین اور نہ خدا سے
ڈرتے ہین نہ بندگان خدا سے شرماتے ہین اور اگر دوسری بات ہے تو
افسوس ہے کہ پادریصاحب دیانتدار کہلاوین اور ایسے ایسے فاش جھوٹ
بولین خدا انکو شرما دے اور راہ راست دکھلا دے **قولہ** سیوم جناب نے

جا بجا کہا ہے کہ مین نے انجیل کی تحریف کا اقبال کیا اگر کیا ہو تو اسکے صاف صاف
مین مذکور کیا کہ انجیل تحریف اور تبدیل ہوئی اقول الله اکبر پادری صاحب
بھی عجیب شخص ہین مین حیران ہون کہ انکی بیان کیا مراد ہے آیا انہون نے مطلق تحریف
کا اقبال نہین کیا یا اسبات سے منکر ہین کہ سب کتاب نہین اٹھ گئی ہے شق اول مین
تو افسوس کی بات ہے کہ اوسوقت ہزار ہا آدمی موجود تھے اور انہون نے اپنے
کانون سے اقبال تحریف سنا ہے رہی شق دوم سو یہہ ہم بھی نہین کہتے کہ پادری
صاحب نے یہہ قبول کیا ہے کہ ہر ہر لفظ اور ہر جملہ بدل گیا ہے اور نہ یہہ ہمارا دعوی
ہے اور نہ ہمنے ایسا کبھی لکھا قطع نظر اسکے بڑی عبرت ہے کہ مین نے تو یہہ بات اول
و دوم و سوم خط مین بھی لکھی تھی پھر کیا وجہہ تھی کہ پادری صاحب اسوقت
خاموش ہو رہے اور انکار نکیا ظاہرا پادری صاحب یہہ سمجھے ہونگے کہ اب اتنی
مدت کے بعد ہمارا اقبال کرنا کسکو یاد ہوگا یا یہہ کہ جب مین نے جو تھے خط مین
لکھا کہ مین ان خطوط کو چھپوا تا ہون تب پادری صاحب نے یہہ خیال کر کے کہ بڑا غضب
ہوگا کہ جو لوگ شریک جلسہ نتھے وہ بھی ہمارے اقبال سے مطلع ہو جاوینگے انکار کیا
اور اپنے خط مورخہ ۱۰ اپریل کا مضمون جسمین لکھ چکے ہین کہ تحریف و تبدیل ارسیون
کا بیان وغیرہ کتول اور دو اور لفظون مین اور بعض شیو مین بھی ہوا بالکل بھول گئے قول پادری

علماسے اور مسیحین ہین سے کسی نے ایسی بات کہی الخ اقول پادریصاحب
نے جو ایسا انکا مہمل کہا ہے مین حیران ہون کہ اسکی کیا وجہہ ہے بجز اسکے
اور کوئی بات قیاس مین نہین آتی کہ پادریصاحب اپنے علمار کی کتابون
سے ناواقف محض ہین اور کبھی انہون نے اپنے مفسرین اور مسیحین کی کتابین
نہین دیکھین پر یہہ قیاس تو ظاہر صحیح نہین ہے کیونکہ پادری لوگ تو اسی کام
کی روٹی کہاتے ہین اور نمک حلالی کے لیئے رات دن ایسی ہی کتابین دیکھا بہالا
کرتے ہین پہر یہہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ اپنی دینی کتابون کے مضمون سے مطلقاً
آگاہ نہون مگر یہہ کہ مغالطہ دینے کے لیئے جہوٹ بولتے ہین سو یہہ انکا جہوٹ
بولنا اُسکے سامہنے چل سکیگا جو انکی جڑ و بنیاد سے واقف نہو لہذا پادریصاحب
کی تشفی خاطر کے لیئے مین دو چار قول انہین علمار معتبر کے جن کا ذکر پادریصاحب
نے اپنے خط مین لکہا ہے اور جنکے اقوال انکے نزدیک بہت ہی مستند و معتبر ہین نقل کرتا ہون اول
ہارن صاحب جلد اول کے صفحہ ۵ مین توریت کی بابت یون لکہتا ہے کہ الحاق
کے باب مین یہہ قبول کیا جاوے کہ توریت مین ایسے فقرے (یعنی الحاق ہم
موجود ہین پہر دوسری جلد کے صفحہ ۴۴ مین یہہ لکہتا ہے کہ عبرانی متن مین
محرف مقامات تہوڑے ہین یعنی صرف وہی ہین جنہین ہم پہلا ذکر کر چکے اور

اسی جلد کے صفحہ ۱۳۱ مین عہد جدید کے الحاقات کے بیان کرنے کے بعد یہ لکھا ہے
کہ ایسے ہی بہت سے الحاق حواریون کے اعمال مین ہوئے ہین جو صحیح کرنے کے خیال
سے وقوع مین آئے پہر اسی صفحہ مین یون لکہتا ہے کہ قصداً تحریف اُن لوگون نے
بہی کی ہے جو دیندار کہلاتے تھے اور بعد اسکے وہی تحریف ترجیح دیجاتی اور مقبول
ٹہرتی تہی اس وجہ سے کہ یا تو مسئلہ مقبولہ کو تائید ہو یا جو کچھہ اعتراضات اُس
مسئلہ پر عائد ہوتے ہون آٹہہ جاوین اور مرتفع ہون ثانیاً اگریسباخ نے ورس
۳۵ باب ۲۷ متی مین سے یہہ عبارت تاکہ جو نبی نے کہا تہا پورا ہووے کہ اونہون
نے میرے کپڑے آپس مین بانٹے اور میرے لباس پر قرعہ ڈالا الحاقی مانا ہے اور ورس
۷ و ۸ باب ۵ نامہ اول یوحنا مین یہہ عبارت کہ تین ہین اور جو کچھہ اسمین ہے خدا
کی ہی الحاقی قرار دیکر خارج سمجہی ہے چنانچہ ان دونون الحاقون کا حال تو
صاحب نے اپنی دوسری جلد کے صفحہ ۲۳۱ اور ۲۳۳ مین لکہا ہے علاوہ اسکے
جسٹن شہید اور اگسٹاین اور کریزاسٹم وغیرہ نے یہودیون کو عہد عتیق
تحریف کرنیکا الزام لگایا ہے چنانچہ اون لوگون کے اقوال مباحثہ کے پہلے حصہ اور
اعجاز عیسوی مین منقول ہوچکے ہین اور پادری صاحب کو بہی جلسہ مین سنائے
گئے تہے پس اب مین پوچہتا ہون کہ تحریف کے ثبوت کے لئے اور کیا حاجت ہے

قولہ بلکہ اسکے برعکس سب کے سب اسبات پر متفق ہین الی **قولہ** حیا کیجیے سامنے
کے وقت کریس باخ اور کینی کاٹ اور ٹریگل صاحب کی گواہی اسبات کے حق
مین آپ کو سنا ہی گئی **اقول** سبحان اللہ پادری صاحب بڑے سچے اور بات
ہی خوب سمجھتے ہین مین کہتا ہون وہ حالانکہ نارٹن صاحب و گریسباخ وغیرہ اسبات
کے مقر ہون کہ ان کتابون مین تحریف ہوئی ہے اور انہین الحاقی موجود
ہین جیسا کہ اونکے قول ابھی اوپر گذرے ہین اور یہہ یون لکہین کہ انہین کچہہ نقصان
نہین ہوا تو کہئے اونکی یہہ گواہی کب شنوائی کے قابل ہوگی خصوصاً ہم لوگون پر
کہ اونکے قول محض الزاماً نقل کرتے ہین کب دلیل ہو سکتی ہے علاوہ برین مجہے تعجب
ہے کہ کینی کاٹ نے تو عہد عتیق کے عبرانی نسخون کا مقابلہ کیا تہا نہ عہد جدید کا
پس عہد جدید کی بابت گواہی لکہنے کا کیا موقع تہا ذرا پادری صاحب اوس
کتاب کا نام اور صفحہ تو بتلا دین جہان کینی کاٹ نے عہد جدید کی بابت مذکورہ
گواہی دی ہے اور اسی جہت سے کہ پادری صاحب نے کینی کاٹ کو معتمد علیہ سمجہکر
اپنے خط مین اوسکا ذکر کیا ہے ضرور پڑا کہ مین اوسکے دو چار قول جو اوسنے
عہد عتیق کے باب مین لکہے ہین نقل کرون ذرا پادری صاحب انہین انصاف
کی نظر سے ملاحظہ کرین اول تو کینی کاٹ یہہ کہتا ہے کہ محققین میل نے

را مستند سمجھتے ہے اور جنکے بھروسے بہت بھولتے ہتے اور اپنے خط مین
ہی انہین لوگون کے اقوال سے دلیل جاہتے ہتے انہون نے کہا لکھاہے اور
پادریصاحب کی کیسی جڑ کھودی اسپر بہی اگر پادریصاحب ویسی ہی باتین
کئے جاوین اور تحریف کو نمانیں تو یہہ پادریصاحب کے انصاف اور دیانت
کی دلیل ہے خدا جانے انہون نے اپنے ذہن مین تحریف کس چیز کو سمجہہ رکہاہے جو
ایسی بات بار بار کہے جاتے ہین اور جو پادریصاحب نے ازالہ کی دوسری جلد
کے پہلے حصہ کے تیسرے باب کی تیسری فصل کی پہلی دفعہ کا حوالہ دیا ہے سو ہمارے
نسخہ مطبوعہ سنہ ۱۲۸۲ ھ مین جو لندن مین تیسری دفعہ چہپا ہے ایسی فصل کا
پتہ بہی نہین ہے بلکہ اُس باب مین صرف دوہی فصلین ہین جنکو انگریزی
مین سیکشن کہتے ہین نہین معلوم پادریصاحب سے ایسی فاش غلطی
کیونکر ہوئی یہہ تو یقین نہین آتا کہ پادریصاحب ایسا صریح جہوٹ بولین
جو کسی طرح بہی مخفی نرہ سکے اور ایک گہنٹہ نہ چہپ سکے لیکن شاید سہو و غلطی
سے لکھہ دیاہے یا جیسا اُنکی عادت ہے عوام الناس کو مغالطہ مین ڈالنے کے
لئے جال بچھایا ہے بہرکیف اگر پادریصاحب کے پاس اُسکا کوئی ثبوت ہووے تو پیش کرین
منصف لوگ خود انصاف کرلینگے **قولہ** ہان ہین دو سرو شرت رنگ یعنی

کا ہون کے سہو کا مقر ہوا چنانچہ رسالہ دینی مباحثہ مین اسکی تفصیل آئی
اب اسپر آپ کہتے ہین کہ مین نے انجیل کا تحریف قبول کیا اگر یہہ وہی بات ہے
تو مین کہون اوس حال مین کہ آپ قران مین اعراب و قرات کے اختلاف
مقر ہین پس آپنے قران کا تحریف اقبال کیا ہے انتہی اقول الحمد للہ کے
پادری صاحب کی مغالطہ دہی کیا اونکے دل سے خدا کا خوف بالکل اوٹھہ گیا ہے جو ایسی
ایسی باتین کرتے ہین صاحبو ذرا انصاف کرو اور دا دو مین کہتا ہون
جس صورت مین ویریوس ریڈنگ ایسی مختلف عبارتون کو کہتے ہون
کہ جنمین بالیقین نہ معلوم ہو کہ انمین سے کونسی اصل مصنف کی عبارت ہے
اور کونسی تحریف بلکہ ہریک پر صدق اور کذب کا احتمال ہو اور اب جسکے سبب
سب کی سب مشتبہ ہون چنانچہ ہارن صاحب بہی جلد دوسری کے ۳۲۵
صفحہ مین یون کہتا ہے کہ اراٹہ یعنے غلطی کاتب اور ویریوس ریڈنگ
یعنی اختلاف عبارت مین میکائیلس کی تفریق سچی معلوم ہوتی ہے
(یعنے) جب دو یا زیادہ مختلف عبارتین پائی جاوین تب اونمین ایک
ہی سچی ہوسکتی ہے اور باقی یا قصداً تحریف یا بہول کاتب کی ہین اور اصل
عبارت کو جہوٹی و ساختہ عبارت سے تمیز کرنا اکثر دشوار ہے لیکن جب

ذرا بہی شبہہ رہے تب سب کو اختلاف عبارت کہینگے مگر جب صریح معلوم ہوکر یہان کاتب نے جہوٹ لکہا ہے تب اوسے غلطی کاتب کہینگے انتہی اور معہذا ایسی ہی ڈیڑہ لاکہہ عبارتین عہد جدید کے متعدد نسخون مین پائی جاوین اور اونہین سے ہم ہزار تو پادری صاحب بہی تسلیم کرلین اور جبکہ اسکے عہد جدید کی کتابون کا تواتر لفظی بہی محفوظ نہو تو بہلا کہئے پہر کونسی دلیل باقی پادری صاحب ایسے اختلاف عبارت کو قبول کرکے تحریف سے انکار کرتے ہین ذرا خدا سے ڈرین تحریف اور کسکا نام ہے اور انصاف کی کیون گردن مارتے ہین جو ایسے اختلاف عبارت کو اختلاف قرات کے ساتہہ مناسبت دیتے ہین ہان اگر اختلاف قرات ایسے ہوتے کہ صرف ایک ہی عبارت اللہ تعالی کیطرف سے نازل ہوتی اور آنحضرت صلعم بہی آوہ ایک ہی طرح پڑہا ہوتا اور بعد آنحضرت صلعم کے لوگ اپنی طرف سے عبارتین گڑہ گڑہ کر قران مین داخل کرتے اور قران کا تواتر لفظی بہی نہوتا اور پہر یہہ بہی نہ معلوم ہوسکتا کہ اونمین سے قران کی اصل عبارت کونسی ہے اور لوگون کی کونسی تو البتہ پادری صاحب کا کہنا درست ہوتا لیکن جبکہ ایسی بات نہین ہے بلکہ قران کی ساتون قراتین آنحضرت صلعم سے بتواتر منقول ہین تو پہر کیا جاے اعتراض ہے پس معلوم ہوتا ہے کہ یا تو پادری صاحب

اپنے زمانہ اور ہمارے زمانہ کی کتابوں سے کچھہ خبر نہین رکھتے یا باوجود خبر
رکھنے کے محض خلا الٰہی سے مغالطہ دیا چاہتے ہین **قولہ** اسیہ کہ آپ کہتے ہین
انجیل مین اختلاف عبارت اسقدر بہت نہین کہ بالجزم نہین کہہ سکتے کہ کونسی
مصنف کی عبارت ہے اور کونسی تحریف ہوئی یہہ حرف آپ ہی کا قول ہے
اور بس الخ **اقول** صاحب ذرا انصاف کیجئے کہ جب ویرلوکس ریڈنگ کے
یہہ معنی سمجھہ چکے جو دیپر ذکر ہین معہذا وہی ویرلوکس ریڈنگ بعہد جدید کے
نسخون مین ڈیرہ لاکہہ نشان دئے گئے ہین جیسا کہ آگے بیان ہوگا اور
جنمین سے تیس ہزار تو پادری صاحب نے بہی اقبال کر لئے ہین تو کیسے مینے
جو لکہا تہا کہ کتب مقدسہ مین ایسے اختلاف عبارات کے ہین کہ جنمین یقیناً نہین
معلوم ہو سکتا کہ ان مین سے کونسی اصل مصنف کی عبارت ہے اور باقی تحریف
تو کیا خلاف کیا کیونکہ مین نے تو وہی بات کہی تہی جو اونکے ہارن اور میکائیلس
صاحب کہتے ہین بس اپنی کتابون سے خبر نہ رکھنا یا باوصف خبر رکھنے کے اوسکو
خلاف بیان کرنا اور میری حق باتون کو جھٹلا کے درشتی اور سخت کلامی اختیار
کرنا کیسی نخوت ہے اب منصف لوگ ملاحظہ فرماوین کہ کس کا قول محض بیجا
اور کمال خود برائی ہے ہوتونی ہے **قولہ** (دفعہ چہارم) آپ نے بار بار لکہا کہ ہین انجیل

تبدیل کی تحریف با چند دلیل ثبوت مین بتہا ی الخ اقول سبحان اللہ پادری
صاحب کیا خوب تقریر کرتے ہین شاید اُس مجمع عام مین پادری صاحب نے بلا دلیل
ہی تحریف کو قبول کر لیا تہا کیا اگستاین اور جستن وغیرہا کے قول جو پادری صاحب
اِس بات کی نسبت سنائے گئے تہے کہ یہود یون نے عہد عتیق مین تحریف کی تہی
یا جلد بہول گئے اور ورس ۱۰ و ۵ باب ۵ نامہ اول یوحنا کو جو پادری صاحب
نے الحاقی مانا اور ایسی ہی سات آٹہ جگہہ تحریف کا اقبال کیا تہا اِسی سے فراموش
کر گئے اگر ایسا ہی سہو ہے تو خدا حافظ اور یہہ جو پادری صاحب کہتے ہین کہ
ویرئیوس ریڈنگ کے سوا اور کوئی دلیل پیش نہین ہوئی سو بالفرض اگر
یہہ صحیح بہی ہو تا ہم پادری صاحب کا کوئی مطلب حاصل نہین ہو تا کیونکہ ویرئیوس
ریڈنگ کا ہونا عین تحریف ہے اور ہماری اور پادری صاحب کی صرف نزاع لفظی ہے
آپ جسکو ہم تحریف کہتے ہین آپ اُسکو پادری صاحب ویرئیوس ریڈنگ بتلاتے ہین
چنانچہ اِسکا حال آگے آتا ہے باقی رہا یہہ کہ پادری صاحب جو کہتے ہین کہ چار آیتین
مثبت ہین اور اُنکے سوا اور نہین ہین سو یہہ محض انکا دعوی بلا دلیل ہے
اور بس کیونکہ اول تو درست بیانی انکی یہہ ہے کہ آپ ہی ہندرہ آیتون کا نشان
دیتے ہین اور آپ ہی اُنکو چار بتلاتے ہین خدا جانے یہہ انہین ہوش کی ہین

یا عالم مستی مین کچھہ کا کچھہ لکھتے ہین دوم انکی راست بیانی یہہ ہے کہ ان آیات
کو مشتبہ بتلاتے ہین حال انکہ نارٹن صاحب جلد ۳ کے ۱۰۳ صفحہ مین لکھتا ہے
کہ اراسمس اور کالوین اور بیزا اور گروشیس اور لیکلرک اور وٹسٹین
اور سملر اور شلز اور موریٹ اور ہین لین اور پالس اور شمٹ اور
اور مصنف جنکا ذکر دو لفیونس اور کوچنے کیا ہے ان درسون یعنی درس
باب ۷ سے تا درس ۱۱ باب ۸ یوحنا کی سچائی پر گفتگو کرتے ہین اور یہہ لکھتا
کہ کریزاستم اور تہیو فلکت اور نونس کی شرح مین جنہون نے انجیل
کی شرح لکھی ہے نہ یہہ درس نقل ہوئے نہ انکی شرح کی گئی ہے اور یہہ درس
ٹیرٹیولس اور ترتولیانوس کے حوالون مین بھی نہین ہین گو انہون نے
عفت اور زنا کی بابت بہت کچھہ لکھا ہے اور اسی لئے نقل کرنے کا بڑا موقع
رکہتے تھے اگر یہہ درس اونکے نسخون مین موجود ہوتے پس جب اتنے علماء
ایک طرف ہون تو پادری صاحب یا فرض کرین کہ نارٹن صاحب ان درسون
کا حامی بنکر کہے کہ انپر کچھہ شبہہ ہے تو بہلا کب پذیرائی کے قابل ہوگا سیوم
پادری صاحب کی راست بیانی یہہ ہے کہ کہتے ہین کہ ان آیات پر اسواسطے
شبہہ ہے کہ بعض نسخون مین پائی گئین اور بعض مین نہین اور انکے

سو اور ایسی آیتین نہین ہین حال آنکہ ایسی آیتین بہتیری اور بہی ہین
چنانچہ مشتے نمونہ از خروارے کسیقدر آیات کا ذکر کیا جاتا ہے مثلاً

ورس ۵ و ۳ باب ۲۲ متی مین تارجو نبی نے کہا تہا پورا ہووے کہ انہون نے میرے

کپڑے آپسمین بانٹے اور میرے لباس کیلئے قرعہ ڈالا الحاقی مانا گیا ہے ہارن
صاحب دوسری جلد کے صفحہ ۳۲۰ و ۳۳۰ مین لکہتا ہے کہ یہہ عبارت اکثر
یونانی نسخون مین اور ترجمہ سریانی اور کاپٹک اور عربی ڈک اور انہیوپک
اور روسی کے تمام خطی نسخون مین نہین پائی جاتی اور کریز استم اور تہیو فلاکت
اور یوتہیمس اور تہیو فلکت اور آریجن اور ہیلری اور تہیوسس کے پرانے ترجمہ
اور آگستاین اور جوونکوس کے حوالون مین بہی یہہ عبارت نہین حتی کہ گریسباخ
نے جو اسکو بلاشبہ ساختہ سمجہکر چہوڑا خوب کیا پہر ورس ۲۸ باب ۱۰ نامہ اول
کرنتیون کی اسقدر عبارت کہ زمین اور اسکی آبادی خداوند کی ہے الحاقی
مانی گئی ہے ذرا سنیئے وہی ہارن صاحب جلد ۲ کے صفحہ ۳۴ مین لکہتا ہے کہ یہہ
عبارت کو ڈکس الکسندریانوس اور واٹی کانوس اور اور پارہ نسخون مین
اور کئی ترجمون اور بہتیرے مشایخون کے حوالون مین نہین پائی جاتی گریسباخ نے
اسکو متن سے خارج کیا ہے مخفی نرہے کہ ہارن صاحب نے اُن سب ترجمون

اور مشایخ کا نام بھی لکھا ہے مگر مین نے خوف تطویل سے یہان چھوڑ دیا جسکو
کچھہ دیکھنا ہو پارن صاحب کی کتاب مین دیکھہ لے یا اعجاز عیسوی مین کہ وہان
کل عبارت ترجمہ کی گئی ہے اور ورس ۱۳ باب ۶ متی مین یہہ عبارت کیونکہ
بادشاہت اور قدرت اور جلال ہمیشہ تیرا ہے اور ورس ۹ باب ۸ یوحنا مین
یہہ عبارت کہ انکے بیچ ہو کر اور یون چلا گیا الحاقی مانی گئی ہے چنانچہ اسکا حال
اعجاز عیسوی کے ۴۰۴ صفحہ مین تفصیلاً بیان ہوا ہے پس اب پادری صاحب
کا یہہ فرمانا کہ اُن آیات کے سوا جنکا انہون نے نشان دیا اور آیتین مشتبہ
نہین ہین کیسا الٹا اور بیجا ٹھہرا اور میرے کہنے کو غلط کہا کیا غلط ہو گیا
کیونکہ انکے سوا کئی آیتین الحاقی ثابت ہو گئین اور یہہ جو پادری صاحب لکھتے
ہین کہ وہ آیتین جنکا ہم نے نشان دیا اسلئے مشتبہ ہین . کہ وہ آیات
سب قدیم نسخون مین نہین پائی گئی ہین سو مین کہتا ہون کہ اگر پادری
صاحب کے نزدیک سب قدیم نسخون مین آیات کا نہ پایا جانا موجب اشتباہ
ہے تو ایسی آیتین تو بہتیری اور بھی ہین جو اگلے نسخون مین نہین پائی
گئین مثلاً ورس ۱۷ باب ۲۳ لوقا کا کوڈکس الکسنڈر یانوس اور کریزبس
اور استفنی اور ترجمہ کا پٹک اور سہی ڈک اور ہیرا غہ اٹالک سے

نسخہ اسکندریس مین نہین ہے اور درس ۲۶ باب ۹ مرقس کا
کوڈکس واطیکانوس نمبر ۱۲۰۹ اور کوڈکس استیفنی اور واطیکانوس
نمبر ۳۵۴ اور سات اور نسخون من اور ترجمہ کاپشتک اور ایک نسخہ مین
اتیالک کے نہین ہے اور آپسے تھیو فلکٹ نے چھوڑ دیا ہے اور درس ۴۳ باب
متی کا کوڈکس بیزری مین نہین ہے اور درس ۴۳ باب ۲۲ لوقا کا نسخہ
کوڈکس اسکندریانوس اور بعض اور نسخون مین چھوڑا گیا ہے کیونکہ بعض
دینداروں نے فرشتہ کا مسیح کو قوت دینا مسیح کی الوہیت کے خلاف سمجہا اور
بعض نسخون مین اور کلیمنس اسکندریانوس اور اوریجین اور یوسیبیس
کے حوالون مین درس ۳۳ باب ۶ متی کے بعد یہہ عبارت زائد ہے بڑی چیزین
ڈہونڈہو اور چہوٹی چیزین بہی تمہین دے دیجاوینگی آسمانی چیزین
ڈہونڈہو اور زمینی چیزین بہی تمکو عطا ہونگی چنانچہ پادری صاحب کے نزدیک
معتبر ہارن صاحب نے اپنی جلد دوسری کے صفحہ ۳۲۴ و ۳۲۸ و
۳۳۴ مین اسکا ذکر کیا ہے **قولہ** اور فرض کرین کہ فی الحقیقت غیر صحیح ہون

تو بہی انکے مضمون سے ظاہر ہے کہ انکے غیر صحیح ہونے کے سبب نہ انجیل کی
کوئی تعلیم نہ کوئی حکم نہ کوئی گذارش بدل گئی ہے **اقول** مین حیران

ہوں کہ یا درکھیں کی عقل پر کیا پردہ پڑہ گیا ہے جو کہتے ہیں کہ اِن آیات کے مشتبہ
ہونے سے کسی مسئلہ میں فتور نہیں پڑا کیا پادری صاحب نہیں دیکھتے کہ باب ۸
یوحنا کے ورس ۱ سے تا ۱۱ کے غیر صحیح ہونے سے کیا ایک بڑا مسئلہ اُلٹ
گیا کیونکہ ان ورسوں میں اوس زانیہ عورت کا قصہ مذکور ہے جسکو
یہود نے حضرت عیسی اکے سامہنے لاکر کہا کہ یہہ عین حالت زنا میں پکڑی گئی
ہے اور ہمکو موسی نے توریت میں حکم دیا ہے کہ ایسی کو سنگسار کریں
اب تم کیا کہتے ہو پس اسپر حضرت عیسی نے ایسی ایک وجہہ نکالی جس سے
وہ حد اسپر جاری نہو ئی پس اس قصہ کے غیر صحیح ہونے سے عیائیوں
کے اوپر چاہیے کہ حد زنا جاری ہو ہاں اگر اوس حکم موسوی کو منسوخ
مانیں تو البتہ ایک عذر ہوگا لیکن لوگ کے واسطے انجیل یا توریت میں ناسخ آیت کا ثابت کرنا
انکے ذمہ ہوگا علاوہ اسکے یہہ ورس توریت کے محرف ہونے کے لئے
ایک معقول دلیل ہیں کیونکہ ان آیتوں میں آیہ رجم کا ذکر ہے جو اسوقت
توریت میں موجود تھی ورنہ یہود حضرت عیسی سے کیونکر کہہ سکتے کہ موسی نے
توریت میں ایسا حکم کیا ہے پر اب وہ حکم بالکل مفقود ہے لہذا معلوم ہوا
کہ اوس مقام میں یہودیوں نے حضرت عیسی کے بعد تحریف کی ہے اور

مقام حیرت ہے کہ باوجود یکہ مین نے اپنے جو تہے خط مین اسی مسئلہ کے متعلق دو سیلے اور بہی لکہے تہے مگر پادری صاحب اونکو ہضم کرگئے اور اونکے جواب مین کان بہی نہ ہلائے اور جو پادری صاحب بار بار یہہ کہتے ہین کہ ہمکو سب علماء کی گواہی ماننی واجب و لازم نہتی تو ہم کہتے ہین کہ اگر پادری صاحب کے نزدیک یہی بات مسلم ہے کہ شخص معترض جب فریق مقابل کے کسی مصنف یا کسی کتاب سے کوئی بات الزاماً ذکر کرے تو اسکو یہہ بہی لازم سمجہے کہ اسکی سب باتون کو مانے تو اس صورت مین پادری صاحب کے لیئے بڑی مشکل ہوگی کیونکہ انہون نے بہی قرآن شریف اور تفسیر و حدیث کی کتابون سے بہت کچہہ الزاماً نقل کیا ہے حالانکہ قرآن شریف اور سارے مفسرین اور محدثین کا اسپر اتفاق ہے کہ جو شخص جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی برحق نہ جانے وہ کافر ہے اور اوسکا ٹہکانا دوزخ کتب مقدسہ یہود و نصاریٰ کی محرف اور اونکے احکام منسوخ ہین تثلیث باطل اور صلیب کا قصہ جہوٹا ہے **قولہ** جناب نے کسواسطے اُسکا تفصیل اور بیان پڑہا لانکہا جو ارن صاحبہ کی ۲ جلد کے پہلے حصہ کے پانچوین باب ہین **اقول** ولیم لیوس رینڈنگ کے بیان مین مفصلاً

مذکور اور مسطور ہے **اقول** واہ واہ پادریصاحب نے یہہ تو خوب ہی کیا جو
ایسا لکہا کہ جس سے ہم ویرلوس ریڈنگ کا کچہہ حال لکہین ہر چند کہ ہم تو ایک
مدت سے اسکو دیکہے اور پڑہے بیٹہے تہے پر اُسکا اعلان وا ظہار بخیالات
چند در چند مستحسن نہ معلوم ہوتا تہا اسلیئے اوس سے اغماض کیا تہا از انجملہ
ایک خیال تو یہہ تہا کہ شاید بے محل ذکر کرنے سے لوگ ہمارے اُس کہنے اور لکہنے
کو تعصب پر محمول کرین گے لیکن اب کہ پادریصاحب نے ہارن صاحب کا حوالہ
کیا تو مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جو کچہہ ہارنصاحب نے اپنی کتاب کی دوسری
جلد مین ویرلوس ریڈنگ کی بابت لکہا ہے اُسکا ذکر کرین لیکن اوس سے
پہلے ایک بات کا اظہار کرنا بہت مناسب معلوم ہوا اسلیئے اوسے پہلے ذکر کرتے ہین
اور وہ یہہ ہے کہ پادریصاحب نے ویرلوس ریڈنگ کے بیان کی جگہہ اوس جلد
کے پانچوین باب مین نشان دی ہے حالانکہ ہمارے نسخہ مطبوع سنہ ۱۸۲۲ع
مین اوس باب مین انکا کچہہ ذکر نہین ہان البتہ ہارن صاحب نے اوسی جلد
کے آٹہوین باب مین ویرلوس ریڈنگ کی بابت خوب لکہا ہے چنانچہ اوسکا
خلاصہ نقل کیا جاتا ہے سنو صاحبو ہارن صاحب نے ویرلوس ریڈنگ کے
وقوع کے لیئے چار سبب لکہے ہین **اول** سبب غفلت اور سہو کاتب اور یہہ کبہی

وجہہ سے ہوسکتا ہے پہلی وجہہ یہہ کہ لکہانے والے نے خود کچہہ کا کچہہ بتلا دیا یا لکہنے والے نے بتلانے والے کی بات نہ سمجہکر کچہہ کا کچہہ لکہدیا دوسری وجہہ یہہ کہ عبرانی اور یونانی حروف باہم مشابہہ ہین پس ایک کی عوض سہواً دوسرا لکہا گیا تیسری وجہہ یہہ کہ کاتب نے اعراب کو لکیر سمجہا یا لکیر کو جسپر لکہتا تہا اسکو حرف کا جزو جانا یا اصل مطلب سمجہکر عبارت بنا دی اور یون غلطی کی چوتہی وجہہ یہہ کہ کاتب کہین سے کہین لکہہ گیا اور جب مطلع ہوا تو سمجہا کہ چہپانے پس جہان سے چہوڑ دیا تہا پہر وہین سے لکہنا شروع کیا اور جو عبارت کہ لکہہ چکا تہا اوسکو بہی رہنے دیا پانچوین وجہہ یہہ کہ کاتب نے کچہہ چہوڑ دیا اور بعد کچہہ لکہنے کے خیال آیا تو اوس چہوٹی ہوئی عبارت کو لکہہ لیا پس اوس صورت مین ایک جگہہ کی عبارت دوسری جگہہ جا ملی چہٹی وجہہ یہہ کہ کاتب کی نظر چوک کر ایک سطر سے دوسری سطر پر جا پڑی پس کچہہ عبارت رہگئی ساتوین وجہہ یہہ کہ کاتب نے الفاظ مخفف اور کوتاہ کو کچہہ کا کچہہ سمجہکر پورا لفظ لکہدیا اور اسیطرح غلطی ہوئی آٹہوین وجہہ جہالت یا غفلت کاتبون کی ویریوس ریڈنگ کے وقوع کا بڑا منشا و منبع ہوئی ہے کہ اونہون نے حاشیہ بالتفسیر کو جزو متن سمجہکر داخل کر لیا دوسرا سبب اختلاف کا

نقصان خود نسخہ کا جس سے نقل کی گئی اور وہ بہی کئی طور پر ہے اول یہہ کہ
حرکات اور شوشہ حروف کے اوڑ گئے اور محو ہو گئے ثانیاً وہی حرکات اور
شوشے جو صفحہ کے دوسری طرف تہے پہوٹ کر اس صفحہ کے حروف کے
ساتہہ ایسے مل گئے کہ انکا جزو سمجہے گئے ثالثاً یہہ کہ کوئی فقرہ کسی نسخہ
مین چہوٹ گیا اور کاتب نے اسکو حاشیہ مین بے نشان لکہہ دیا سو اس سے
دوسرے لکہنے والے کو غلطی ہوئی اور معلوم نہ ہوا کہ اوس عبارت حاشیہ کو
کہان داخل کرے تیسرا سبب اختلاف کا خیالی تصحیح اور اصلاح ہے
اور یہہ بہی کئی صورت پر ہوئی اول یہہ کہ کاتب نے کسی عبارت کو جو حقیقت
مین ناقص نہ تہی ناقص سمجہا یا مطلب کے سمجہنے مین غلطی کی یا خیال کیا کہ
اوس عبارت مین قاعدہ کی غلطی ہے حالانکہ وہ خود غلطی پر تہا یا وہ قاعدہ
کی غلطی جسکو وہ صحیح کرتا ہے حقیقت مین مصنف ہی سے واقع ہوئی
دوم بعض محقق کاتبون نے صرف قاعدہ کی غلطی درست نہین کی بلکہ
عبارت غیر فصیح کو فصیح کیا یا فضول لفظون یا الفاظ مترادف کو جنکا فرق
اونکو نہ معلوم ہوا حذف کر ڈالا اور اوڑا دیا سیوم سبب زیادہ صحت
یہہ ہوئی ہے کہ مقابل فقرون کو یکسان کیا اور اسطرح کا تصرف انجیلون مین

حضو صاہوا اور پولوس کے نامون بین اسکے سبب اکثر الحاق ہوا تاکہ عہدعتیق
سے جو حوالے اوسنے دیئے ہین سپٹواجنٹ کے موافق ہوون چہارم
بعض محققین نے عہد جدید کو ولگیٹ (یعنے لاطینی) ترجمہ کے موافق بنا دیا
چوتہا سبب اختلاف عبارت کا قصداً تحریف ہے جو کسی نے اپنے مطلب
کے لیئے کی ہو وے عام اس سے کہ تحریف کرنے والا دیندار ہو یا بدعتی اور قدیم
بدعتیونمین مارسیون سے زیادہ کسی پر تحریف کا الزام نہین دیا گیا ہے اور
یکوئی ایسی حرکت ناشایستہ کے سبب اوس سے زیادہ ملامت کا مستحق نہیا
سوا اسکے یہہ بہی تحقیق باتہے کہ بعض تحریفات قصدی اون لوگون
نے کی ہین جو دیندار کہلاتے تھے اور بعد اونکے وہی تحریفات ترجیح دیجاتی تہین
تاکہ مسئلہ مقبولہ کی تائید ہو یا جو کچہہ اعتراض اوسپر وارد ہوتا ہو اوٹھہ جاوے
انتہی ملخصاً مخفی نرہے کہ ہارن صاحب نے و بیر لوس ریدنگ کے واقع ہونے
کے سببون کے ساتہہ بہت سی مثالین بطور نمونے کے لکہی ہین مگر اون
سب کا بیان موجب تطویل سمجہہ کر یہان چہوڑ دیا گیا ہے پرکئی نمونے جو
ہارن صاحب نے فاف صاحب کی کتاب سے دینداروں کی تحریف کرنے کی
بابت ذکر کئے ہین نقل کئے جاتے ہین مثلاً ورس ۴۳ باب ۲۲ لوقا کے

ذکراوپر ہوچکا اور ورس ۲۵ باب ۱ متی مین یہہ الفاظ قبل اسکے کہ وے ہم بستر ہون اور ورس ۲۵ مین لفظ اوسکا پہلوٹا بعض نسخون مین قصداً چھوڑے گئے ہین تاکہ حضرت مریم کی ہمیشہ کی دوشیزگی پر شبہہ نہ پڑے اور ورس ۵ باب ۱۵ نامہ اول کرنتھیون مین بجائے بارہ گیارہ بنائے گئے ہین تاکہ پولوس پر جھوٹ کا الزام عاید نہ ہونے پاوے کیونکہ یہودا اسخریوطی مرچکا تھا اور ورس ۳۲ باب ۱۳ مرقس مین کچھ لفظ چھوڑ دیئے گئے اور بعض مرشدون نے بھی اون الفاظ کو رد کیا ہے کیونکہ انکو یہہ خیال تھا کہ وہ لفظ ایرین فرقہ کے مؤید تھے اور ورس ۳۵ باب اول لوقا مین کچھ لفظ سریانی اور فارسی ور عربی اور اتھیوپک اور اور ترجمون کے نسخون مین اور بہت سے مرشدون کے حوالون مین فرقہ یوٹیکنیس کے مقابلہ مین بڑہائے گئے کیونکہ وہ فرقہ حضرت عیسی کے دو صفتون کے ساتھہ متصف ہونے کا منکر تھا پس اب ناظرین انصاف کرین اور دیکھین کہ عبارت مرقومہ بالا کی رو سے کوئی دقیقہ تحریف ہونے مین باقی رہا یا نہین ظاہر و آشکار ہے کہ تحریف کی جتنی صورتین ذہن و قیاس مین گذرتی ہین ہارن صاحب نے سب کا بیان کردیا اور ہر طرح کی مثالین ذکر کرکے یہہ بات ثبوت مین

پہنچائی گرکتب مقدسہ میں سب صورتون سے تحریف واقع ہوئی پس
اس صورت مین کہ ہارن صاحب نے ایسا لکھا ہے کہ جس سے یہہ بات اظہر
من الشمس ثابت ہوئی کہ دینداروں اور بدعتیون نے قصداً تحریف
کی اور کاتبونکے وہم سے سہواً بھی وقوع مین آئی یعنی کبھی تو حاشیہ کی
عبارت متن مین داخل ہوگئی اور کبھی متن کی عبارت خارج کردی گئی
کبھی محققین نے عبارت کو قاعدہ کے خلاف سمجھکر کچھ کا کچھ بنا دیا اور کبھی عبارت
غیرفصیح کو فصیح کیا کبھی دینداروں نے اپنے مطلب کے موافق تحریف کی اور
کبھی بدعتیون نے حسب دلخواہ اپنے کتاب کو بگاڑا تو بھلا اب کونسی صورت
تحریف کی باقی رہی اگر پادری صاحب وقوع تحریف کی اور کوئی صورت جانتے
ہون تو ذکر کرین نہین تو ایسی لغو باتین کہہ کہکر کیون لوگون کو اپنے اوپر
ہنسواتے ہین ذرا تو دلین سوچین اور خدا کا خوف کرکے خیال کرین کہ
کونسی وجہہ اور کس دلیل سے دینداروں اور بدعتیون کی قصداً تحریف
اور محققین کی قیاسی اصلاح اور کاتبون کے وہمی تصرف کو سہو کاتب مین
داخل کرکے کہتے ہین کہ سہو کاتب سے تحریف ثابت نہ ہوگی بھلا یہہ کیا انصاف
کی بات ہے معلوم ہوا کہ پادری صاحب بہی نامنصف کوئی نہوگا اور جو ایسی

پادریصاحب ان ساری باتونکو جنکا ذکر ہوا سہو کاتب کہئے تو بہی ہمارا کچہہ نقصان نہیں ہے
کیونکہ اس صورت مین ہمارے اور پادریصاحب کے درمیان صرف نزاع لفظی باقی رہتی ہے
جسے ہم تحریف کہتے ہین اوسکا پادریصاحب سہو کاتب نام رکہتے ہین کو مقصود دونونکا ایک
ہی ہے قولہ اور کیا اسبات سے کہ آپنے اُن مصححین کے بیان اور گواہی پر کچہہ بہی توجہ نہین کی
الخ اقول ہے تو پادریصاحب کے علماءمصححین کے بیان اور گواہی پر خوب توجہ کی ہے
اور ایک مدت سے انکی بات مانتے ہین ہان ہم مجملاً تحریف کا ذکر کرتے ہیے اور ان علمانے ہمین
بہت سی ضمنین نکالی ہین اور ایسی وجوہ کافی سے ثابت کیا ہے کہ کسی نہج پر تحریف کے وقوع مین
شک و شبہ باقی نہین رہا جیسا کہ ابہی مذکور ہوا قولہ (دفعہ پنجم) اولاً محمدیون سے مباحثہ
اسبات پر الخ اقول محمدی تو اُسی انجیل کی حقیقت کے قایل ہین جو
حضرت عیسیٰ علیہ پر نازل ہوئی تہی نہ اس مجموعہ عہد جدید کی جسکے بعض
اجزا کو کونسلی حکم سے کئی سو برس کے بعد الہامی ٹہیرے چنانچہ اسکا حال
مظاہر قوسمہ ا حون مین مفصلاً اور مشروحاً بیان ہوچکا ہے پس [illegible]
محمدیون کے ساتہہ اس مجموعہ کے الہامی ہونے کی بابت مباحثہ کیون نہین
سے معلوم یہہ ہوتا ہے کہ پادریصاحب [illegible] سکے جواب دینے میں [illegible] ہیں
اسیلئے اس بحث سے کنارہ کرنا [illegible] قولہ ثانیاً وسے ہتا جنکو آپ نے

انجیل کے الخ **اقول** الحمدللہ کہ پادریصاحب نے یہاں ایک بات تو ایسی
لکہی ہے جو بہت کام آئیگی یعنی یہہ کہ جمہور کے قول کے آگے بعض کا قول
مستند نہیں ہو سکتا پر خدا پادریصاحب کو توفیق دیوے کہ کہیں اپنی
عادت کی موافق اس قول سے بہی پہر نجادین اور اسکو یاد رکہین پر خیر
پادریصاحب کا یہہ دعوے کہ جو کچہہ مین نے کہا ہے وہ جمہور علما رکا مذہب
نہین بلکہ بعض کا قول ہے سراسر خلاف واقع اور محض دعوی بلا دلیل
ہے کیونکہ مین نے جن لوگون کے اقوال سند کے طور پر بیان کئے ہین
وہ دو چار نہین ہین بلکہ ایک جم غفیر کا وہی مذہب ہے اب انکی تفصیل سنئے
تفسیر ہنری اور اسکات وہ کتاب ہے جو ایک سو کئی علمار کی کتابون سے
جمع کی گئی ہے اور وہ عیسائیون کے نزدیک بڑی معتبر اور مستند سمجہی
جاتی ہے چنانچہ لندن کی ترکت سوسیٹی نے بہی اسکو ایسا ہی سمجہکر چہپوایا
اور جو قول کہ مین نے اپنے خط مین نقل کیا تہا وہ اسی کتاب مین الکزینڈر
نیمن یعنی الکزنڈر کے اصول ایمانیہ سے نقل کیا گیا ہے جو بنفسہ بڑی سند کی
اور اعتباری کتاب ہے چنانچہ پادری وارن صاحب نے بہی لاکرین صاحب
کے مقابلہ مین انجیل کی صحت و عدم صحت کی بابت اسی کتاب کا حوالہ

دیا ہے اور بائبل ترادرلیا قائل ہی ہیں۔ بڑے نیست مشہور عالم میں سے
ہین اور اُنکی کتاب بھی بڑی معتبر سمجھی جاتی ہے جیساکہ ہارن اور واٹس نے
لکھا ہے اور ڈاکٹر بنسن کی کتاب کا بھی یہی حال ہے چنانچہ ریس کی
سائیکلوپیڈیا کی ۱۹ جلد مین ڈاکٹر بنسن کے حال مین یون لکھا ہے کہ بنسن نے
جوکچھہ الہام کے باب مین بیان کیا ہے وہ بادی النظر مین آسان اور قرین
قیاس معلوم ہوتا ہے اور جانچنے پر بھی نہایت بے نظیر اور لاثانی سمجھا جاتا ہے
اور سائیکلوپیڈیا برٹینیکا کی جلد ۱۱ کے صفحہ ۲۷۴ مین الہام کے بیان مین
لکھا ہے کہ اسبات پر گفتگو ہے کہ آیا کتب مقدسہ کی ہر بات اور ہر معاملہ الہامی
ہے یا نہین جیروم اور گروٹیس اور ارازمس اور پیڈوکوبیس اور بہت سے
اور لوگ کہتے ہین کہ کتب مقدسہ کی سب باتین الہامی نہین ہین پھر اُسی
کتاب کی ۱۹ جلد کے صفحہ ۲۰ مین لکھا ہے کہ جو لوگ اسبات کے قائل ہوگئے ہین
کہ کتب مقدسہ کا ہر معاملہ اور تمام گذارشات الہامی ہین وسے اپنے دعوی
کو آسانی نہین ثابت کرسکینگے پھر لکھا ہے کہ اگر از راہ تحقیق ہمسے استفسار کیا
جاوے کہ تم عہد جدید کے کونسے اجزا کو الہامی مانتے ہو تو ہم جواب دینگے کہ
مسائل اور احکام اور پیشین گوئیان ایسی چیزین ہین جو دین عیسوی کی اصل الاصول

ہین ایسے الہام کا خیال علحدہ نہین ہو سکتا لازرتا تشکیہ یہ حواریون کی تع
کافی ہنی اور ریس کی سائیکلوپیڈیا کی ۱۹ جلد مین لکھا ہے کہ لوگون نے کتب
مقدسہ کے تمام تر الہامی ہونے کی نسبت گفتگو کی ہے اور وے کہتے ہین کہ آن کو
یعنی مولفین کے افعال اور ملفوظات مین غلطیان اور اختلاف ہے
متی کے ۱۰ باب کے ۱۹ و ۲۰ ورس اور مرقس کے ۱۳ باب کے ۱۱ ورس اور
اعمال کے ۲۳ باب کے پہلے سے تا ۶ ورس کو باہم مقابلہ کرکے دیکھو یہہ
بہی کہا گیا ہے کہ حواری لوگ ایک دوسرے کو صاحب وحی نہین سمجہتے تہے
جیسا کہ یروشلم کی کونسل کی آپس کی بحث اور پولوس کے پیٹر کو الزام دینے
سے ظاہر ہے اور یہہ بہی کہا گیا ہے کہ قدماء مسیحین آن لوگون کو خطا
خالی نہین سمجہتے تہے کیونکہ بعض اوقات آنکے افعال پر روک ٹوک کی گئی
ہے (اعمال کے ۱۱ باب کے ۲ و ۳ ورس اور اعمال کے ۲۱ باب کے ۲۰ سے
۲۴ ورس تک) اور یہہ بہی کہا گیا ہے کہ پولوس مقدس جو اور حواریون
سے اپنے تئین کمتر نہین سمجہتا (دوسرے کرنتہیون کے ۱۱ باب کا ۵ ورس
اور ۱۲ باب کا ۱۱ ورس) خود اپنے حال مین ایسا بیان کرتا ہے جس سے
صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اپنے تئین ہمیشہ اور ہر وقت الہامی نہین سمجہتا

تہالا پہلا کرنتیون کے ۱۴ باب کا ۱۰ و ۱۲ و ۲۵ و ۴۰ ورس اور ۲
کرنتیون کے ۱۱ باب کا ۱۷ ورس ۴ اور یہہ نہین پاتے ہین کہ حواری
لوگ ایسے طور پر گفتگو شروع کرتے ہین جیسے پیغمبر لوگ شروع کرتے تہے
کہ گویا وے خدا کی طرف سے بولتے ہین پہر لکہا ہے کہ میکالس نے اصل
ہوشیاری اور خیال سے جو ایسے بڑے مطلب کے واسطے ضرور تہا
طرفین کے دلائل کو تول کر اس اعتراض کا یون فیصلہ کرنا مناسب جانا
ناموں کے لیئے تو الہام البتہ مفید ہے لیکن تاریخی کتابون کے واسطے
مثلاً انجیلین اور اعمال اگر الہام سے بالکل قطع نظر کیجاوے تو کچہہ نقصان
نہین بلکہ کچہہ فائدہ ہی ہوگا اگر تاریخی معاملون مین حواریون کی گواہی
صرف آدمیون کی سی گواہی مانی جاوے جیسا حضرت عیسیٰ نے
بہی ورس ۲۷ ۱۵ باب یوحنا مین خود کہا ہے تم بہی میرے گواہ ہوگے اسلیے
کہ تم میرے ساتہہ شروع سے ہے تو بہی کچہہ نقصان نہین اور کوئی شخص منکر
کے مقابلہ مین دین عیسوی کے صداقت کی بابت کسی مسئلہ کو اولاً فرض و تسلیم
کرکے گفتگو نہین کریگا بلکہ مسیح کی موت اور جی اوٹہنے اور معجزات کی صداقت
کی دلیلون کی بناء انجیل نویسون کے اعتبار پر کہیگا یہہ سمجہکر کہ گویا وے

مورخ ہیں اور وہ لوگ جو اپنے ایمان کی بنا ان پر رکھنا چاہیں انکا دل رہ سکتا ہے
کہ انجیل نویسوں کی گواہی انسانوں کی گواہی سمجھیں کیونکہ انجیل کی گذارشات
کو الہامی قرار دیکر سچا ٹھہرانے میں دور لازم آتا ہے اسلیئے کہ انجیلین
بلحاظ مضامین الہامی ٹھہرائی گئی ہین پس حالات مذکورہ بالا مین
بجز اسکے اور کچھہ چارہ نہیں کہ انجیل نویسوں کی گواہی اور آدمیون کی سی
گواہی سمجھی جاوے اور تمام تاریخی معاملون مین حواریوں کو ایسا سمجھنے سے
دین عیسوی مین کچھہ نقص و قباحت لازم نہ آویگی اور ہم کہیں صراحتہً لکھا نہیں
پاتے کہ عام معاملے جنہیں حواریوں نے اپنے تجربہ سے اور لوقا نے اپنی تحقیق
سے دریافت کیا الہامی ہو وین بلکہ اگر ہمکو اس خیال کرنیکی اجازت
حاصل ہووے کہ بعض انجیل نویسوں نے کچھہ کچھہ غلطی کی اور پیچھے سے یوحنا
نے اسکو درست کیا تو انجیل کی تطبیق کے لیئے بڑا فائدہ حاصل ہوگا مستر
لڈل صاحب کی راے اپنے رسالہ الہام کے دوسری فصل مین میکالس
کی راے کے ساتھہ متفق ہے عہد جدید کی آن کتابون کے الہامی ہونے
کی نسبت جنکو حواریوں کے شاگردوں نے لکھا یعنی انجیل مرقس
اور لوقا اور اعمال حواریین میکالس تامل کرتا ہے انتہی ملخصاً بس آپ

پادری صاحب بنظر انصاف دیکھیں کہ یہہ لوگ بعض ہیں یا ایک جم غفیر کا ہی مذہب ہے قطع نظر اسکے اگر پادری صاحب ہارن صاحب ہی کے قول کو جمہور کا مذہب سمجھتے ہیں تو ہم اسپر ہی راضی ہیں انہیں کے قول پر فیصلہ سہی پادری صاحب مہربانی کرکے بگوش دل سنین ہارن صاحب جلد اول کے صفحہ ۱۳۱ مین لکہتا ہے کہ اگر ہم تسلیم کرین کہ بعض کتابین پیغمبرون کی جاتی رہین تو کہتے ہین کہ وے کتابین الہام سے نہین لکہی گئی تہین اور اس بات کو اگستائن بڑی قوی دلیل سے ثابت کرتا ہے اور کہتا ہے کہ سلاطین یہودا اور اسرائیل کی تاریخون مین بہت ایسی چیزون کا ذکر ہے جنکا بیان وہان نہین اور حوالا انکے بیان کا پیغمبرون کی کتابون کیطرف ہے اور بعض جا نام ان پیغمبرون کا بہی مذکور ہوا ہے اور وے کتابین اس قانون مین جسکو کلیسیٔ خدا واجب التسلیم مانتا ہے موجود نہین اور سبب اسکا سوا اسکے نہین بتلا سکتا کہ تحریر (یعنے اگستائن) پیغمبرون کی جنکو روح القدس بڑی بڑی چیزین سندی مذہب کی الہام کرتا تہا دو طرح ہتی ایک مثل مورخون انسان دانشمند کے (یعنے بغیر الہام کے) دوسری الہام سے اور انکے دونون قسم کے مکتوبات مین ایسا فرق تہا کہ اول

انکی طرف اور دوم خدا کی طرف منسوب ہوتے تھے اور اول سے ہمارے علم کی زیادات اور دوسرے سے ہمارے دین اور قانون کی سند مقصود تھی

پھر اسی جلد کے صفحہ ۱۳ مین جنگنامہ کے گم ہو جانے کے بیان مین جسکا ذکر درس ۱۴ باب ۲۱ کتاب گنتی مین ہے یون لکھا ہے کہ یہہ کتاب جسکا گم ہونا مظنون ہے موافق رائے بڑے محقق ڈاکٹر لائٹ فٹ کے وہی جسکو موسیٰ نے بعد شکست دینے عمالیق کے خدا کے حکم سے بطور تذکرہ اور یادداشت یوشع کے لکھا تھا پس معلوم ہوتا ہے کہ اوس کتاب مین فقط حال اوس فتح کا اور تدبیرین انتظام لڑائی آیندہ کی بطور تعلیم یوشع کے مرقوم تھین اور اسطرح سے وہ الہامی نہ تھی اور نہ جزکتاب قانونی کا پھر اسی جلد کے صفحہ ۴۴۲ مین حاشیہ پر یون لکھا ہے کہ جب ہم کہین کہ کتب مقدسہ خدا کا کلام ہین ہماری یہہ مراد نہین ہے کہ وہ سب کلام خدا نے بولا یا لکھوایا ہے یا ہر چیز اسمین ہے کلام خدا ہے بلکہ انصاف اور رحم اور زندگی کی پاکی کے اون کے بیان اور اون تاریخی حصون مین جنمین ایسی زندگی کا جو ان اصول و احکام کے برخلاف ہے نتیجہ دکھایا گیا ہے تفریق کرنا چاہیئے پہلا تو پاک اور کلام خدا ہے اور دوسرا یعنی تاریخی حصہ اسمین بعض کلام نیک آدمیون

اور بعض شریروں کا اور بعض کلام شیطان کا ہے اور اس سبب سے اسکو
کلام خدا نہین کہہ سکتے انتہی ملخصاً اور یہہ اُسی جلد کے ضمیمہ اول مین یون لکھتا ہے
دعب یہہ کہا جاوے کہ کتب مقدسہ خدا کی طرف سے وحی کی گئی ہین تو ہم یہہ
نسمجھین کہ خدا نے ہر لفظ یا ساری عبارت بتلائی ہے بلکہ اختلاف محاورہ
اور مختلف طرز بیان سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ اُن مصنفون کو اجازت ہی کہ
اپنے اپنے مزاج اور سمجھہ اور عادت کے موافق لکھین اور علم الہام اُسی طور
اور قاعدہ پر جیسا کسی علوم کام مین آیا کرتے ہین کام مین آیا اور یہہ
خیال کیا جاوے کہ ہر ایک معاملہ مین جو وہ بیان کرتے تھے یا ہر ایک حکم مین جو وہ
دیتے تھے انکو الہام ہوتا تہا انتہی ملخصاً پہر لکھتا ہے کہ عہد عتیق کی تاریخی کتابون
کے مصنفون کو کبہی کبہی تو الہام ہونا متحقق ہے پہر یون لکھتا ہے کہ انہین سے
بعض کتابین پیچھے سے اُن پاک ملفوظات سے جنکے مصنف پیغمبر یا سیر لوگ تہے
اور اُن دفتر کے کاغذات یا اور سچے ملفوظون سے جمع کی گئین جو غیر الہامی
لوگون کی تصنیف ہتی انتہی اب منصف مزاج لوگ ذرا انصاف کرین اور دیکھین
کہ ہارن صاحب جسکے اوپر پادری صاحب کو بڑا بہروسا تہا اور جسکے اوپر
پادری صاحب بہت پھولتے تھے کیا کہتا ہے رسالہ الہام کے مصنف نے کیا

سچا لکھا ہے جسپر پادری صاحب اتنا کہدیتے ہین اب دیکھین کہ پادری صاحب
اور مصنف رسالہ کے کلام مین کیا فرق ہے کیا پادری صاحب کے اقوال سے
یہہ بات بخوبی تمام ثابت نہین ہوتی ہے کہ یہہ مجموعہ عہد جدید بالیقین خدا کا کلام
نہین ہے بلکہ اسمین کلام غیر الہامی بہی شامل ہے پس اب اگر پادری صاحب
اسکے برخلاف دو چار آدمیون کی سند بہی ڈہونڈہ ڈہانڈہ کے نکال لاوین تو
اس جم غفیر کے مقابلہ مین ہرگز قابل اعتبار نہین **قولہ** یہہ آپ کہتے ہین
کہ انجیل عبرانی مین لکہی گئی الخ **اقول** سبحان اللہ پادری صاحب مطلب بہی
خوب سمجہتے ہین افسوس کہ عبارت اردو بہی انکے فہم مین نہین آتی اے
صاحبو مین نے تو یہہ لکہا تہا کہ اگر آپ تعصب یا کسی اور وجہ سے کہین کہ
ہمنے یہہ تو مانا کہ یہہ سب مجموعہ غیر الہامی ہے لیکن یہہ وہ انجیل جسکا ذکر کلام اللہ
مین آتا ہے کیا ہوگئی اگر ہو تو پیش کرو سو اسکا جواب یہہ ہے کہ آپ ہی کے
مورخون اور قدما کی کتابون سے بلکہ ان اناجیل اربعہ موضوعہ سے بہی یہہ بات
ثابت ہوتی ہے کہ حضرت عیسے علیہ السلام تو کوئی کتاب آپ نہین لکہوا گئے
اور وہ جو وہ بہی لکہتا ہے کہ لوگونکی یہہ عادت تہی کہ حضرت عیسے کے وعظ اور
مشہور باتین کچہہ کچہہ لکہہ لیا کرتے تہے اور حواریون کے وقت مین بہت سے ملفوظات

پاسے جاتے ہیں یا جو لیکارک اور کوپیا اور سکیلس لیبنیک اور تیمیرا ور اکہورن اور
ہارش کہتے ہین کہ اصل ایک عبری نسخہ تہا اور اوسکے کئی ترجمہ بہی ہیں سو یہہ
سب بہی ایسا کہ علما کے نزدیک یقینی بات ہے کہ مفقود ہین بس اب بموافق
قول آپ ہی کے علما ہسکے معلوم ہوتا ہے کہ انجیل لکہی نہین گئی اور اگر لکہی بہی
گئی ہو تو مفقود ہے رہین یہہ کتابین کہ جنکا آپنے انجیل نام رکہا ہے اونکی
حضرت عیسے کی تواریخ کے طور پر بہت دنون کے بعد لکہی گئی ہین الخ بس
دیکہیے کہان میری گفتگو کہان پادریصاحب کا جواب اسمین آسمین زمین
آسمان کا فرق ہے قولہ اب اسی جگہہ آپ لکہتے ہین کہ موافق آپکے
کے علما کے الخ اقول اب حضرات ناظرین ذرا انصاف فرمائین کہ
عبارت مرقومہ بالا سے بجز اسکے اور کونسی صورت نکلتی ہے کہ یا تو انجیل
لکہی نہین گئی اگر کہیے لکہی بہی گئی ہو تو مفقود ہے کیونکہ نہ تو حضرت عیسے کا
انجیل لکہنا لکہوانا ثابت ہے اور نہ اون متی وغیرہ کا جنکا ذکر یوسیبی کرتا ہے اور نہ
اوس عبرانی نسخہ کا جسکا میکائلس وغیرہ نے ذکر کیا ہے وجود ثابت ہے
لیکن آپ نہین پادریصاحب کی الٹی سمجھ فہمی کو ہم کیا کہین رہا قول انکا
کہ انجیل کی بابت بعض علما کا یہہ گمان ہے الخ سو اس مقام پر

یا تو براہ مغالطہ دہی ایسا لکہتے ہین اور اخفاء حق کرتے ہین یا صحیح تاریخ انکو معلوم نہین ہے کیونکہ متی کی انجیل کا عبرانی زبان مین لکہا جانا جمہور متقدمین کے نزدیک ثابت ہے اور بہتیرے متاخرین کا بہی یہی مذہب ہے کچہہ بعض علما کا یہہ گمان نہین ہے جیسا یادری صاحب لکہتے ہین اب ذرا انگوش ہول یادری صاحب متوجہہ ہوکر سنئین ریو صاحب اپنی تاریخ انجیل مین لکہتا ہے کہ یہہ بات غلط ہے جو لوگ کہتے ہین کہ متی نے انجیل یونانی مین لکہی تہی اسلیئے کہ یوسیبس اپنی تاریخ مین اور اسیطرح بہت مرشدون عیسائی نے لکہا ہے کہ متی نے انجیل عبرانی مین لکہی ہے نہ یونانی مین جیروم کہتا ہے کہ پین ٹی نس نے اس انجیل کی ایک عبری جلد انڈیا مین پائی تہی اور اوسنے اوسکو اسکندریہ مین لاکر سی سریا کے کتب خانہ مین رکہی تہی کہ وہانسے وہ جاتی رہی مگر ترجمہ یونانی اوسکا باقی رہا اور نام مترجم کا ٹہیک نہین معلوم یہان تک قول ریو کا ہے اور تفسیر جوزف اسکات مین ہے کہ سبب مفقود ہو جانے نسخہ عبری کا یہہ ہوا کہ فرقہ ابیونیہ نے جو منکر الوہیت جناب مسیح کا تہا اوس نسخہ مین تحریف کی تہی اور بعد تباہی یروشلم کے نسخہ انجیل عبری کا جاتا رہا اور بعضے کہتے ہین کہ ناصریون یا یہودیون نے جو نئے عیسائی ہوئے تہے انجیل عبری کو محرف کیا تہا اور فرقہ ابیونیہ نے بہت سے

فقرے اوسکے نکال ڈالے تہے اور یوسی بیس اپنی تاریخ مین لکھتا ہے کہ
کاریپیس کہتا ہے کہ متی نے اپنی انجیل عبری مین لکھی ہے اور کلیات لارڈ نر کی
دوسری جلد کے ۷۰ صفحہ مین یون لکہا ہے کہ پی پیس لکہتا ہے کہ متی نے انجیل
عبری مین لکہی اور ہرکسی نے اپنی لیاقت کے موافق اوسکا ترجمہ کیا اور صفحہ ۱۱
مین یون مرقوم ہے کہ اریبوس لکہتا ہے کہ متی نے یہودیون کے لیئے اونکی
زبان مین انجیل لکہی جن دنون پولوس اور پطرس روم مین وعظ کرتے
تہے پہر صفحہ ۷۱ مین یون مسطور ہے کہ یوسی بیس کہتا ہے کہ پین ٹی نس
جب انڈیا (یعنے حبش) مین آیا اوسنے وہان ایک نسخہ عبری انجیل متی
کا پایا جو وہان کے لوگونکو برتولما حواری سے پہنچا تہا اور اوسوقت سے اونکے
پاس محفوظ تہا اور جیروم کہتا ہے کہ پین ٹی نس اوس نسخہ کو وہان سے اسکندریہ
مین لایا اور لارڈ نر بعد نقل کے قول یوسی بیس کی تضعیف کرتا ہے اور صفحہ ۷۴
مین لکہتا ہے کہ ارجن کے تین فقرے ہین ایک وہ کہ یوسی بیس نے نقل کیا ہے
کہ متی نے انجیل یہودی ایماندار ونکو عبری مین دی دوسرا یہہ کہ روایت ہے کہ
متی نے پہلے لکہا اور انجیل دی عبریون کو تیسرا یہہ کہ متی نے لکہا عبریون کے لیئے جو
منتظر اوسکے تہے جو ہونے والا تہا ابراہیم اور داود کی نسل سے پہر جلد ۴ کے

صفحہ ۹۵ مین لکہتاہے کہ یوسی بیس لکہتاہے کہ متی نے عبریون مین وعظ کرکے
جب ارادہ جانے کا اور قومونکی طرف کیا تو اونکو اونکی زبان مین انجیل لکہکر
دیسے گیا اور صفحہ ۱۶۵ مین قول اتھانی سیس یون نقل کرتاہے کہ متی نے
اپنی انجیل عبری مین یروشالم مین لکہی تہی اور یعقوب خداوند کے بہائی نے اوسکا
ترجمہ کیا (یعنے یونانی مین) اور صفحہ ۱۴۴ مین لکہتاہے کہ سرل کہتاہے کہ متی نے
انجیل عبری مین لکہی اور صفحہ ۱۶۰ مین لکہتاہے کہ اپی فانیس لکہتاہے کہ متی نے
وعظ کیا اور لکہی انجیل عبری مین پہر لکہتاہے کہ متی نے انجیل کو عبری مین لکہا اور وہی
صرف لکہنے والا عہد جدید کا ہے جسنے اوس زبان کا استعمال کیا اور صفحہ ۳۴۹
مین لکہتاہے کہ جیروم لکہتاہے کہ متی نے یہودیہ مین ایماندار یہودیونکے لیے انجیل عبرانی مین
لکہی اور سایہ امّن کا سات سچ انجیل کے نہین ملا یا اور صفحہ ۴۴۱ مین لکہتاہے
کہ جیروم اپنی فہرست مورخین مین لکہتاہے کہ متی نے اپنی انجیل یہودیہ مین یہودی
ایمانداروںکے لیئے عبری زبان مین اور عبری حرفون مین لکہی اور یہہ بات کہ
اوسکا ترجمہ یونانی مین ہے اور یہہ بات کہ کسنے اوسکا ترجمہ یونانی مین کیا ہے
تحقیق نہین علاوہ اسکے کتب خانہ سیریا مین جسکو پمفلس شہید نے بڑی
جانفشانی سے جمع کیا تہا وہ نسخہ عبری موجود ہے اور مینے باجازت ناصریون کے

جو بیزیا صلیح سسریا مین ستے تھے اور اوس نسخہ عبریکا استعمال کرتے ہے ایک نقل
لی اور صفحہ ۱۰۵ مین لکہتاہے کہ اگسٹائن لکہا ہے کہ ان چارون مین سے متی کو
صرف کہا گیاہے کہ اوسنے عبری مین لکہی اور باقیون نے یونانی مین اور صفحہ ۵۳۸
مین لکہتاہے کہ کریزاسٹم لکہتاہے کہ کہا گیاہے کہ متی نے بدرخواست یہود
ایماندارون کے اپنی انجیل عبری مین لکہی ہے جلد پانچوین کے صفحہ ۱۳۷ مین لکہتاہے
کہ ایسی دوس لکہتاہے کہ ان چارون سے متی نے صرف عبرانی مین لکہی اور باقیون
نے یونانی مین اور تفسیر ڈوالی اور رچرڈ مینٹ مین ہے پہچلے زمانہ مین بڑا
اختلاف تھا کہ کس زبان مین یہہ انجیل لکہی گئی اور بہت قدما صراحۃً کہتے ہین
کہ متی نے انجیل اپنی عبری زبانمین جو اوسکے زمانہ مین ملک فلسطین مین بولی
جاتی تہی لکہی ہے اور اس قسم مین قول متفق علیہ قدما کا (یعنی یہہ کہ یہہ انجیل
عبری زبانمین تہی) قول فیصل گناجا وسے اور ہارن صاحب جلد چوتہی اپنی تفسیر مین
نام اون شخصون کے جو عبری الاصل ہونے اس انجیل کے قائل ہین یون لکہے ہین
بلارمین کردئیس کسابن بشپ والٹن بشپ ٹاملائن ڈاکٹر کیو
بل ہارڈو اودون کیمبل ای کلارک سیمائیر پرل منٹ یرحی تیس
دوین کامٹ میکالس اریی نس ارحن سنرل ایڈ ٹائیس کریزا

جیروم اور اور علمار متقدمین اور متاخرین کے نزدیک مختار قول پی پیس کا ہے کہ یہہ
انجیل عبری مین لکھی گئی تہی انتہی اور سائیکلو پیڈیا برتینیکا کی ۱۰ جلد مین لکہا ہے
کہ عہد جدید کی سب کتابین یونانی مین لکھی گئین الا انجیل متی اور نامہ عبرانیان
جنکا عبرانی زبان مین لکہا جانا بدلائل متیقن ہے پس ان علمار کثیر کے مقابلہ مین
اگر چند علمار پروٹسٹنٹ کے قول سے استدلال کیا بہی جاوے تو ہرگز اہل دانش
کے نزدیک قابل اعتبار نہین **قولہ** اور کیا آپ کو لحاظ نہین آیا الخ **اقول**
ہارن صاحب نے تو صرف یہی لکہا ہے کہ متی کی انجیل متی ہی نے لکھی اور علی ہذا القیاس
ہر صحیفہ کے حال مین ایسا ہی کچہہ بیان کیا ہے یعنی جس شخص کی طرف اسکی نسبت
کیجاتی ہے اسی کی تصنیف ہے سو اس بیان کو ہمارے اعتراض سے کیا علاقہ ہم تو
یہہ کہتے ہین کہ مجموعہ عہد جدید کا بعینہ وہ انجیل نہین ہے جو حضرت عیسی کو دی
گئی تہی اور جسکا ذکر کلام اللہ مین آیا ہے ہان اگر ہارن یہہ بات ثابت کرتا کہ
یہی مجموعہ عہد جدید کا حضرت عیسی کو وحی کیا گیا تہا اور حضرت عیسی نے اسکو
لکھوایا ہے تو البتہ ہمارے اعتراض سے کچہہ علاقہ ہوتا حال آنکہ ایسا نہین ہے
اور خود پادری فنڈر صاحب بہی اسبات کے مقر ہین کہ مسیح نے خود اپنے ہاتہہ سے انجیل نہین
لکھی برخلاف اسکے یہہ دعوی کہ اپنے حواریون کے ہاتہہ سے الہام کی راہ سے لکھوائی

سو یہہ دعوی بلا دلیل ہے بہلا یاد رکہنا ایک جگہہ تو بتلادین جہان حضرت عیسے نے حواریونکو لکہنے
کے واسطے حکم کیا ہو بلکہ بخلاف اسکے متی نے اُن یہودیون کے لیئے جو نئے مسیحی
ہوئے تہے اپنی انجیل کو لکہا لوقا نے اپنی تحقیق کے موافق تہیوفلس کے لیئے اور
علی ہذا القیاس ہر جز و عہد جدید کسی خاص وجہہ سے لکہا گیا ہے مثلاً یوحنا نے
سرنتہس اور ابیون کے جواب مین اپنی انجیل بنائی علاوہ برین یہہ سارے
معاملات تاریخی ہین اور یہہ ظاہر ہے کہ اِس قسم کے گذارشات مین الہام کی
حاجت نہین جیسا پاسویر اور لیانان اور میکالس وغیرہ علماء کے اقوال سے
بخوبی تمام ثابت ہوچکا ہے قولہ پہر آپ کہتے ہین چونکہ فرضی انجیلین بہت سی
تہین الخ اقول الحمد اکبر پادریصاحب کی سمجہہ بہی بہت ہی خوب ہے آپ ہی
اعتراض کرتے ہین اور آپ ہی اسباب کو تسلیم بہی کرتے ہین کہ فرضی انجیلین
بہت سی تہین ہمنے فرض کیا کہ ایک گروہ نے اُنکو نہین مانا بلکہ صرف انہین
چار انجیلونکو مانا ہے تو بہلا اِس سے ہماری اُس تقریر پر کیا اعتراض
پڑتا ہے قولہ جناب نے اخیر خط کے مرحلہ دوم مین ایسا لکہا ہے الخ اقول
سبحان الله پادریصاحب وہان تو دہوکا دیا ہی تہا لیکن یہان بہی اتنا جو کہ
اِن اتنا ہی فرق ہوا تہا کہ وہان صرف الفاظ کی تقدیم و تاخیر کا اقبال

کیا تہا اور بیان تبدیل اعراب اور حروف والفاظ کا اقرار کیا لیکن شاید یہ
بات کہنے سے کہ ورس کے ورس بلٹ گئے اور ورس کے ورس خارج ہوگئے
اور ورس کے ورس داخل ہوگئے پادریصاحب کو شرم آئی **قولہ**
مین نہ تو اس مقام مین کسی بات سے اس اختلاف قرارت کی طرف جو
قرآن کے اعراب اور قرات مین واقع ہین اشارہ بہی نہین کیا بلکہ ۹۲ صفحہ
سے ۹۶ صفحہ تک تفصیلاً شیعہ لوگونکی وہ بات ذکر کی ہے جو کہتے ہین کہ
عثمان نے الخ **اقول** سبحان اللہ پادریصاحب بڑے سچے ہین مین پوچہتا ہون
کہ ۹۵ صفحہ مین جو پہلی حدیث لکہی ہے اور اسمین بجز اختلاف قرارت کے اور
کچہ مذکور نہین سو اسکے ذکر سے کیا مقصود ہے پس پادریصاحب کا یا انکار
کرنا کہ مین نے اختلاف قرارت کو ذکر نہین کیا صریح جہوٹ بولنا ہے اور جو کچہ کہ
پادری صاحب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے نسبت اعتراض کرتے ہین سو کئی
چند وجوہ سے قابل التفات نہین اولاً یہ کہ پادریصاحب اسی حاشیہ مین لکہتے
ہین کہ بعض کا قول جمہور کے مقابلہ مین سند نہین تو اس صورت مین اگر
کوئی شخص اہل سنت مین سے بہی ایسی بات کا قایل ہوتا تو اسکا قول
بہی جمہور کے مقابلہ مین معتبر نہوتا چہ جائیکہ دوسرے فرقہ کے بعض لوگونکا

قول جنکی خود اُسی فرقہ کے علماء معتبر اور محققین تکذیب کرتے ہین تا نیا یہہ
کہ پادریصاحب نے بموجب اپنے قاعدہ کے ہمیشہ لوجہ نہ لیاکہ اُن لوگون کا قول
ہمارا معتقد علیہ ہی یا نہین ثالثا یہہ کہ یہہ وہی پُرانا اعتراض ہی جسکا جواب جناب
استفسار اور مصنف ازالۃ الاوہام بخوبی تمام دیے چکے ہین مگر پادریصاحب نے
جوانمردی سے اُسی اعتراض کو پھر پیش کر دیا ہے حالانکہ آج تک اُسکا جواب الجواب
نہین دے سکے پر نافہم عوامون کو مغالطہ مین ڈالنے کے لیئے بار بار وہی باتین
کیئے جاتے ہین اب بنظر وجوہ مذکورہ بالا اگرچہ جواب دینے کی کچھ حاجت
نہتی لیکن ناواقف مسلمانون کے فائدہ کے واسطے یہان پر دونون طرح
کے جواب یعنی الزامی اور تحقیقی لکھے جاتے ہین جواب الزامی موشیم اپنی تاریخ
کی جلد اول کے صفحہ ۲ مین لکھتا ہی کہ فرقہ ابیونیہ جو اول صدی مین تھا یہہ
عقیدہ رکھتا تھا کہ حضرت عیسیٰ صرف ایک آدمی تھے اور حضرت مریم اور یوسف
نجار سے مثل اور آدمیون کے پیدا ہوئے اور اطاعت شریعت موسوی کی صرف
یہودیون ہی پر نہین بلکہ اور لوگون پر بھی واجب ہے اور اسکے احکام عمل پر
کرنا نجات کے لیئے ضرور ہے اور جو پولوس اوس پر عمل کرنے کو ضروری
نہین کہتا تھا اور بڑے زور سے انکا مقابلہ کرتا تھا سو اُسکو بہت برا کہتے تھے

اور اسکی تحریرون کی نسبت بڑی بے ادبی ست پیش آتے تہے انتہی لارڈنر
اپنی کتاب الاسناد کے ۲ جلد کے صفحہ ۳۰۳ میں قول آوریجن کا یون نقل کرتا
ہے فرقہ ابیونیہ کے دونون گروہ کے لوگ پولوس کے نامجات کو رد کرتے اور پولوس
کو دانا اور نیک آدمی نہین جانتے تہے اور قول یوسی بیس کا اُسی صفحہ مین یون
نقل کرتا ہے کہ یہہ فرقہ پولوس کے نامجات کو رد کرتا اور اوسکو مرتد بتلاتا تہا انتہی
بل صاحب اپنی کتاب مین اس فرقہ کے بیان مین یون لکھتا ہے کہ یہہ فرقہ عہد عتیق
کی ساری مقدس کتابون مین سے صرف توریت ہی کو مانتا اور داؤد اور
سلیمان اور یرمیا اور حزقیل علیہم السلام کے نام سے نفرت رکھتا تہا اور عہد جدید
سے انکے پاس صرف انجیل متی کی تہی اور اسمین بہی بہت جا انہون نے تحریف
کی تہی اور دونون باب اول کے خارج کر دئے تہے اور پہر بل صاحب مارسیونی فرقہ کے
بیان مین لکھتا ہے کہ یہہ فرقہ عقیدہ رکہتا تہا کہ دو خدا ہین ایک خالق خیر کا
اور دوسرا خالق شر کا اور کہتا تہا کہ توریت اور سب کتابین عہد عتیق
کی دوسرے خدا کی عطا کی ہوئی ہین اور یہہ سب مخالف عہد جدید کے ہین اور پہر
لکہتا ہے کہ وہ فرقہ عقیدہ رکہتا تہا کہ عیسی ع بعد مرنے کے جہنم مین اترے اور وہان
سے قابیل اور سدوم کے لوگون کی ارواح کو نجات دی کیونکہ وے عیسی ع کے

سامہنے حاضر ہوئے اور اونہون نے اپنی زندگی مین خدا خالق شر کی اطاعت نہ کی تہی اور ہابیل اور نوح اور ابراہیم اور قدیم نیکون کی روحون کو دوزخ مین رہنے دیا کیونکہ اونہون نے گروہ اول کا خلاف کیا تہا اور یہہ فرقہ عقیدہ رکہتا تہا کہ خالق جہان کا وہی خدا ہنین جسنے حضرت عیسی کو بہیجا ہے اسی لیے عہد عتیق کی کتابون کو الہامی نہ مانتا تہا اور عہد جدید مین سے انجیل لوقا کو مانتا تہا اور اوسمین سے بہی دو باب اول کو نہین مانتا تہا اور پولوس کے نامجات سے دس نامے مانتا تہا لیکن انہین بہی جو اوسکے خیال کے مخالف تہا اوسکو رد کر دیتا تہا اور لارڈنر اتہوین جلد کے صفحہ ۴۸۶ مین لکہتا ہے کہ مارسیون نے عہد عتیق کی کتابون کو بالکل الگ کر دیا تہا اور کہتا تہا کہ یہہ کتابین اوسکی بہیجی ہوئی ہین جو ستانہ گناہون اور برائیون کا خالق ہے اور اوسکے پیرو کہتے تہے کہ توریت اور انجیل ایک شخص کی بہیجی ہوئی نہین اسلئے کہ بہت سی چیزین اول مین دوسرے کے مخالف ہین اور کہتے ہین کہ اول مین بیان ہے کہ جہان کا خالق جاہل ہے کیونکہ آدم کو پکارا کہ تو کہان ہے اور اسطرح متلون ہے کہ مختلف حکم دیتا ہے اور جہان کے پیدا کرنے اور ساول کے بادشاہ کرنے سے پچہتایا بارہویں صفحہ ۴۸۶ مین اوسی جلد کے فرقہ مارسیونی کے حالمین لکہتا ہے یہہ فرقہ عہد عتیق سے اسقدر نفرت رکہتا تہا کہ عہد جدید کی اون کتابون سے

جسکو وہ مانتا تہا اون سب رسولون کو جنمین ذکر توریت یا اور پیغمبرونکا تہا
یا اونمین اون کتابون سے حوالا لیا گیا تہا یا اونمین حضرت عیسی کے آنے کی
پیشین گوئی تہی یا اونمین باپ کو دنیا کا خالق کہا تہا نکال کے بہت سے فقرے
اپنی طرف سے لگا دیتے تہا اور کہتے تہے کہ یہود یونکا خدا اور رب اور عیسی کا
باپ اور اور عیسی اوسین باپکے مٹانے کو آیا تہا کیونکہ وہ انجیل کے مخالف تہا اور ای
جلد مین بڑی تفصیل سے حال اونکا مرقوم ہے اور کچہہ تہوڑا اوس سے بالوضاحت
لکہا جاتا ہے کہ مارسیون عہد جدید سے کل گیارہ کتابین مانتا تہا اور اون کتابون
کو بہی ناقص و ربتدیل کی تہی اور اونکو دو قسم کرتا تہا انجیل اور نامہ
اور انجیل سے فقط انجیل لوقا کی مانتا تہا اور نامون سے پولوس کے نامجات کو
اور ان دونون قسمونسے بہی بہت کچہہ نکال ڈالا تہا اور بہت جا الحاق کیا تہا
پہر لارڈنر تیسری جلد مین فرقہ مانی کینز کے بیان حال مین قول اگستائن کا
یون نقل کرتا ہے کہ یہہ فرقہ کہتا ہے کہ وہ خدا جسنے موسی کو توریت دی اور
عبرانی پیغمبرون کے ساتہہ بولا سچا خدا نہین بلکہ ایک شیطان ہے شیطانو نمین
کا اور عہد جدید کی مقدس کتابونکو مانتا ہے لیکن الحاق کا انہین قایل ہے
اور جو دیکہے پسند آتا ہی لے لیتا ہے اور باقی کو ترک کرتا ہے اور بعض جہوٹی کتابونکو

اون پر ترجیح دیتے لکہتا ہے کہ بیٹے کتابین بالکل صحیح اونپر ہین پر لکہتا ہے کہ سب
مورخون کا اتفاق ہے کہ تمام فرقہ مانی کیز کا ہر وقت مین مقدس کتابون عہد
عتیق کو نہین مانتا تہا اور اعمال ارکلاس مین اوسکا یہ عقیدہ لکہا ہوا ہے
کہ شیطان نے یہودی پیغمبرونکو فریب دیا ہے اور شیطان ہی موسی اور یہود
کے پیغمبرون سے بولا ہے اور درس ۵ باب یوحنا کو سند کرتے ہین کہ مسیح علیہ السلام
ان سب کو چور اور قیست کہا ہے اور اعمال حواریین کو خارج کر دیا تہا اور فاستس
کہتا تہا کہ اگر تم انجیل کو مانتے ہو تو تمکو چاہیئے کہ سب اون چیزون کو مانو جو اوسمین
لکہی ہین اور تم جو عہد عتیق کو مانتے ہو تو کیا اون سب چیزونکو جو اوسمین لکہی
ہین یقین کرتے ہو بیلک ادا اون پیشین گوئیونکے جو اوس بادشاہ یہود کے حق مین
نہین جسکو تم مسیح کہتے ہو اور سوا بعض اخلاقی نصیحتون کے تم اوسکی کچہہ زیادہ قدر
نہین کرتے بہ نسبت پولوس کے جو اوسکی گندگی خیال کرتا ہے پس کیون مین عہد
جدید کے ساتہہ ایسا ہی نکرون کہ جو میری نجات کے لیئے مدد اور درست ہے اوسے
مانون اور اون چیزون سے انکار کرون جو فریب سے تمہارے باپ دادون نے
اوسمین الحاق کردین ہین اور اوسکی خوبصورتی اور بہتری کو بدشکل و خراب کر دیا
کیونکہ یہ تحقیق ہے کہ اس عہد جدید کو نہ حضرت عیسی نے لکہا ہے اور نہ اونکے حواریون نے بلکہ ایک شخص کسی

تام کرنفس شکہا ہے اور اوسنے اس لحاظ سے کہ مبادا اوسکو اون حالات سے جو لکہا ہے
سمجھکر اعتبار نکرین حواریون اور جو ابیون کے فریقون کے نام لگا دیئے ہین اور اوسنے عیسیٰ کے
وبڑی تکلیف دی ہے کہ اونکے نام سے اون کتابونکو جنمین بہت سی غلطیان اور تضاد تھا
یا یہہ حضرت عیسیٰ کے مریدون کے ساتھہ جو باہم متفق اور یکدل تھے برائی کرنی ہین
اور ہمنے یہہ دیکھکر یہہ طور درست لیا ہے کہ ہر چیز کو موافق قاعدہ عقل او یا او آکے دریافت کرکے
ان چیزونکو جو ایمان مین مفید اور وسیلہ اونکے باپ خدا بزرگ کی عزت کے قابل ہین قبول
کرین اور اون چیزونکو جو مفید اور قابل نہین رد کرین اور جیسا حضرت عیسیٰ نے عہد عتیق
مین بعض چیزونکو سکہایا اور اور وںکو رد کیا اوسیطرح سے روح القدس جسکی بابت عیسیٰ نے انجیل
مین وعدہ کیا تہا ہمین سکہاتا ہے کہ کیا ہم مانین اور کیا رد کرین اور کسلیئے ہم روح القدس کی
عہد جدید مین وہی انکرین جو ہمنے سیکہے وسیسے عہد عتیق مین کیا خصوصاً او صحائف مین جیسا کہ
کہا گیا کہ اوسے نہ عیسیٰ نے لکہا اور نہ حواریون نے بالجملہ جیسا تم عہد عتیق سے صرف بیشین گوئیان
اتین اخلاق کی لیتے ہو اور حکم ختنہ اور قربانی اور یوم السبت وغیرہا کو رد کرتے ہو تو ہمرا
یا مباحث ہے کہ ہم ہی عہد جدید سے صرف وہی چیزین لین جو اس کی عزت کے قابل ہین اور اونکو جو اوسنے یا
یاریون نے لکہا او خارج کرین اونکو جو حواریون نے حماقت سے کہین یا جہوٹ اور حیا ئی سے اونکی طرف منسوب
دین انتہی اور فرقہ رومن کاتہلک جو باتفاق علمار پروٹسٹنٹ کے ہی ستر ہم مین زیادہ تر سب ملک مین پہیلا ہوا تہا

اور اب بھی پروٹسٹنٹ کے سوا سب فرقون سے جنکا حصہ زیادہ ہی اسی مجموعہ
بیبل مین نو دس کتابین اور الہامی ٹھہراکے داخل کرتا ہی اور عشای ربانی
مین حضرت عیسیٰ کی حضوریکا قائل ہے اور اسکو سجدہ کرنا فرض جانتا ہے
پس پادری صاحب جو بعض فرقہ کے قول کو دلیل گردانتے ہین اور ہمارے
مقابلہ مین پیش کرتے ہین ذرا بچشم انصاف اپنے فرقون کے حالات پر نظر
کرین کہ کیسا عقیدہ رکھتے ہین اور لارڈنر کی کتاب الاسناد کی جلد پانچوین
کے صفحہ ۱۲۴ مین مرقوم ہے کہ جب قسطنطنیہ مین مسالہ حاکم تھا پاک انجیلین
مصنفون کی جہالت کے سبب سے بحکم بادشاہ اناسطیثوس بری ٹھہرائی
گئین اور انکی پہر کر تصحیح ہوئی اور ریس کے سائکلوپیڈیا کی جلد ۴ مین بیبل کے
بیان مین لکہا ہے کہ ڈاکٹر کینی کاٹ لکہتا ہے کہ قریب تمام نسخے موجودہ عہد عتیق کے
ہین سنہ ایکہزار اور چودہ سو ستاون کے لکھے گئے ہین اور اسی سے اسنے
یہہ بات کہتا ہے کہ تمام نسخے جو ساتوین صدی یا اٹھوین صدی کے لکھے ہوئے تھے
زدیون کی کونسل کے حکم کے سبب سے کہ وہ نسخے ان نسخون سے جنکو وہ
سمجھتے تھے بہت مخالفت رکھتے تھے نیست و نابود کئے گئے اور سیف ولیٹن
کی وجہہ یہہ کہتا ہے کہ ترجمہ سو برس کے نسخے کمیاب ہین اور ہمارات سو

اہتہ سو برس کا نسخہ نوبت ہی باب ۵۲ پادریصاحب جلد دوسری کے صفحہ
دو سو مین لکہتا ہے کہ اکہارن ان علماء جرمنی مین سے ہی جو حضرت موسی کے
الہام کے قائل ہین اور صفحہ ۲۰۱ مین لکہتا ہے کہ سلزا ور ڈ ابتہ اور روزن
اور ڈاکٹر جنس سبات کے قائل ہین کہ موسی کو الہام نہ تہا بلکہ اسنے
اپنی پانچون کتابین اسوقت کی مشہور روایتون سے جمع کی ہین اور یہی
ایسے علماء جرمنی مین بہت ہوئی ہین اور مسٹر کارن نے رسالہ ۳ مین لکہا ہے
کہ اسٹابلن جرمنی کہتا ہے کہ اشعیا کے ۴۰ باب سے ۶۶ باب تک اشعیا کی تصنیف
نہین ہو سکتے اب پادریصاحب نے گریبان مین منہ ڈال کے دیکہین
اُنکے فرقہ کتب مقدسہ اور پولوس مقدس کی نسبت کیا کچہہ اعتقاد رکہتے
ہین اور اپنے مصححین مین سے ڈاکٹر کنی کاٹ کو جسکی گواہی پر پادریصاحب
بہت اچہلتے تہے ملاحظہ کرین کہ وہ کتب مقدسہ کے نسبت نابود کرنے کے باب مین
کیا لکہتا ہے اور لارڈنر کی اوس روایت کیطرف جو اسنے انجیل کی نسبت نقل کی ہے توجہ
کرین جواب تحقیقی مخفی نرہے کہ جو پادریصاحب نے بدلیل اقوال بعض علماء شیعی قرآن
شریف کی تحریف و تبدیل کا دعوی کیا ہے سراسر بے بنیاد اور محض لغو ہے کیونکہ
پادریصاحب فرقے کے بعض آدمیونکے قول سے دلیل لاتے ہین اوس فرقے

کے علماء معتبر اور محققین اور مجتہدین اور بڑے بڑے فاضل اسبات سے
صاف انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جو شخص قرآن شریف کی تحریف کے
قائل ہونے کی بابت ہم لوگوں کو متہم کرتا ہے بالکل جھوٹا ہے اور ہم ہرگز اسبات
کے قائل نہیں ہیں چنانچہ شیخ صدوق ابوجعفر محمد ابن علی بابویہ قمی جو اس
فرقہ کا بڑا عالم ہے رسالہ اعتقادات میں یوں لکھا ہے اعتقادنا ان القرآن

ان القرآن الذی انزل اللہ تعالی علی نبیہ ھو ما بین الدفتین وھو ما فی اید ی
الناس لیس باکثر من ذالک ومبلغ سورہ عند الناس مائۃ واربعۃ عشر
وعندنا والضحی والم نشرح سورۃ واحدۃ ولایلاف والم ترکیف سورۃ و
ومن نسب الینا انا نقول انہ اکثر من ذالک فھو کاذب الخ یعنی قرآن کے باب
میں ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ قرآن جسکو اللہ تعالے نے اپنے پیغمبر پر نازل کیا ہاد ی
ہے جو بین الدفتین موجود ہے اور وہی ہے جو لوگوں کے ہاتھ میں پایا جاتا
اس سے زیادہ نہیں اور اسکی سورتیں لوگوں کے نزدیک ایک سو چودہ ہیں
اور ہمارے نزدیک والضحی اور الم نشرح ایک سورۃ ہے اور سورۃ الفیل لایلاف
ایک سورۃ ہے اور جو شخص ہماری طرف اسبات کی نسبت کرے کہ ہم کہتے
ہیں کہ قرآن اس سے زیادہ ہے پس وہ جھوٹا ہے فقط اور سید مرتضی جو بڑے

بڑا مجتہد فرقہ شیعہ کا یے کہتا ہے ان العلم بصحۃ القرآن کالعلم بالبلدان و
الحوادث الکبار والوقائع العظام المشہورۃ واشعار العرب المسطورۃ فان
العنایۃ اشتدت والدواعی توفرت علے نقلہ وبلغت الی حد لم تبلغ الیہ فیما
ذکرناہ لان القرآن معجزۃ النبوۃ ومأخذ العلوم الشرعیۃ والاحکام الدینیۃ و
علماء المسلمین قد بلغوا فی حفظہ وعنایتہ الغایۃ حتی عرفوا کل شیئ فیہ من
اعرابہ وقرائتہ وحروفہ وآیاتہ فکیف یجوز ان یکون مغیرًا ومنقوصًا مع العنایۃ
الصادقۃ والضبط الشدید الخ یعنی البتہ قرآن کی صحت کا علم ایسا ہے جیسا شہروں
اور بڑے بڑے حادثوں اور واقعوں اور عرب کے لکھے ہوئے شعروں کا علم
کیونکہ قرآن کی نقل کرنے مین بڑی کوشش کی گئی اور بہت سے سبب مجتمع ہوئے
تھے اور وے اسباب قرآن کے مقدمہ مین اُس حد تک پہنچے تھے جس حد تک
اشیاء مذکورہ مین نہین پہنچے اسلیئے کہ قرآن نبوت کا ایک معجزہ اور شرعی
اور دینی حکمون کی اصل ہے اور اسلام کے عالم اُسکی محافظت اور نگہداشت
مین نہایت کے درجہ کو پہنچے ہین یہان تک کہ جو کچھ قرآن مین از قسم حرکات
اور حروف اور آیات کے ہے انہون نے اسکو معلوم کر رکھا ہے پس باوجود ایسی
سچی محافظت اور بڑی نگہداشت کے کیونکر ہو سکتا ہے کہ اسمین تغیر یا نقصان

ہوگیا ہو علی ہذا القیاس ابو علی طبرسی صاحب تفسیر مجمع البیان جو اعظم مفسرین
شیعہ میں سے ہوا اور اسکی تفسیر عام علماء شیعہ کے نزدیک مسلم الثبوت ہے اسی
سید مرتضی سے یون نقل کرتا ہے کہ ان القرآن علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کان مرتباً علی ما ہو علیہ الآن وانہ کان یعرض علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و
یتلی علیہ وان جماعۃ من الصحابۃ ختموا علی النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم عدۃ ختمات
ومن خالف فی ذالک من الامامیۃ فلا یعتد بخلافہم فان الخلاف منسوب الی
قوم نقلوا اخباراً ضعیفۃ لا یرجع بمثلہا عن العلم المقطوع علی صحتہ یعنی قرآن رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین اسی ترتیب پر تہا جس ترتیب پر اب موجود ہے
اور بلاشک یہی قرآن پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے پڑھا جاتا اور انکے حضور
تلاوت کیا جاتا تہا اور صحابون نے بارہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور اسکو
ختم کیا اور امامیہ میں سے جو شخص اسکے خلاف کہے اسکی مخالفت اعتبار کے قابل
نہیں ہے اسلیئے کہ یہہ مخالفت اُن لوگون کی طرف نسبت کیجاتی ہے جنہون نے ایسی
ضعیف ضعیف خبرین نقل کی ہیں کہ اونکی جہت سے علم قطعی سے پہر نہین سکتے اسی
طرح قاضی نور اللہ شوستری کہ وہ بہی اعظم علماء امامیہ سے ہے اپنی کتاب مصائب
النواصب میں لکہتا ہے ما نسب الی الشیعۃ الامامیۃ بوقوع التغیر فی القرآن

لیس مما قال بہ جمہور الامامیۃ انما قال بہ شرذمۃ قلیلۃ منہم لا اعتداد بہم
فیما بینہم یعنی قرآن مین تغیر واقع ہونیکا اعتقاد جو گروہ امامیہ کیطرف
نسبت کیا گیا ہے اس قسم سے نہین ہے جسکے جمہور امامیہ قائل ہون بلکہ صرف
تہوڑے سے لوگ ہین جنکے قول کا کچہہ اعتبار نہین ایسا ہی محمد بن الحسن حر عاملی
نے جو فرقہ شیعہ مین بڑا محدث گذرا ہی اپنے ایک رسالہ مین جو اپنے بعض ہمعصر اور
معاصرین کی رد مین لکہا ہے یون کہا ہے کہ ہر کسیکہ تتبع اخبار وتفحص تواریخ
وآثار نمودہ بعلم الیقینی میداند کہ قرآن در غایت شہرت واعلی درجہ تواتر بودہ
وآلاف صحابہ حفظ ونقل میکردند آنرا ودر عہد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مجموع
مولف بود انتہی ملخصاً یعنی جسنے حدیثون اور تاریخون کو خوب دیکہا ہے
وہ اسبات کو بالیقین جانتا ہے کہ قرآن نہایت شہرت اور تواتر کے اعلا
درجہ پر رہا ہے اور ہزارون صحابی اسکو حفظ اور نقل کرتے تہے اور عہد رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم مین جمع اور مولف ہو چکا تہا اور اسی طرح اور علماء شیعہ کی تصریح
ہے علاوہ اسکے خود قرآن شریف مین اللہ جل شانہ نے سورہ حجر مین فرمایا ہے
کہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون یعنی تحقیق ہمنے آپ اتارا اس قرآن
کو اور ہم البتہ اسکے نگہبان ہین (یعنی ہر وقت مین زیادہ اور نقصان اور

تحریف اور تبدیل سے اور سورہ حم سجدہ مین ارشاد کیا ہے لا یاتیہ الباطل
من بین یدیہ ولا من خلفہ اسپر باطل کا دخل نہین اگے سے نہ پیچھے سے یعنے
اِس کتاب پر تحریف وتناقض کا دخل کسی وجہ سے نہین اور علماء شیعہ
بہی اِن آیتون کی اسیطرح تفسیر کرتے ہین چنانچہ تفسیر صراط المستقیم مین
جو علماء امامیہ کے نزدیک معتبر تفسیر ہے پہلے آیت کے بیان مین یہہ لکہا ہے
ای انا لحافظون من التبدیل والتحریف والزیادۃ والنقصان اور ملا فتح اللہ
شیرازی اپنی تفسیر مین دوسرے آیہ کے ذیل مین صاحب صراط المستقیم کے
موافق لکہتا ہے پس اسصورت مین کہ قرآن شریف مین خود اللہ تعالے اِیسا
ایسا وعدہ فرمایا اور اہل تشیع کے بڑے بڑے مفسرین اور مجتہدین نے بہی ایسا ہی
کچھ لکہا بلکہ شیخ صدوق نے دعوے کیا کہ جو کوئی ہمارے اوپر اسبات کا
اتہام کرے کہ ہم قرآن کی کمی کے قائل ہین وہ جھوٹہا ہے تو ہر صاحب
فہم اور عاقبت اندیش بخوبی معلوم کریگا کہ اگر بعض غیر معتبر آدمی اسبات کے
قائل بہی ہوگئے ہون تو انکا قول جمہور کے مقابلہ مین قابل اعتبار نہین جیسا کہ
خود پادریصاحب بہی لکہتے ہین اسپر بہی اگر پادری صاحب آدمی دینگا دہینگی
سے اپنی ہی کہے جاوے اور انصاف کی آنکہین بند کرلیوے تو ہمارا کیا نقصان

ہے س گر نہ بیند بروز شپرہ چشم چشمۂ آفتاب را چہ گناہ یہی پادری
صاحب کی وہ بدگمانی جو حضرت عثمان پر قرآن کے جمع کرنیکی نسبت کرتے
ہین سو یہہ ایک بڑا التعجب انگیز معاملہ ہے شاید پادری صاحب قرآن شریف
کو بہی مثل اور کتب مقدسہ کے سمجہتے ہین جو ایسا لغو دعوی کر بیٹہے ہین کیا
قرآن متی کی انجیل تہہرا جسکی سنہ تالیف کا بہی آج تک پتہ نہین کیا مرقس
کی انجیل ہے جسکی زبان ہنوز مشخص نہین ہوئی کہ وہ کس زبان مین لکہی
کیا قرآن کو مشاہدات یوحنا تہہرایا ہے جسکے مولف کا حال یہی جو تہی صدی
تک منحقق نہین ہوا تہا کیا قرآن کا حال مثل نامہ عبرانیان تصور کیا ہے جسکی نسبت
یہہ گفتگو ہے کہ آیا وہ پولوس کی تصنیف ہے یا نہین اور وہ یونانی مین لکہا گیا تہا
یا عبرانی مین کیا قرآن اسطرح جمع ہوا ہے کہ اٹہارہ سو برس کے بعد جبکہ کاتب اور
بدعتی اور دیندار لوگ اپنی اپنی خواہش کے مطابق خوب خاک اوڑا چکے اور دل
کہول کہول اصلاح و ترمیم کر چکے تب ایک شخص ٹشنڈارف اسکی تصحیح کرنے اور نسخون کا مقابلہ
کر اسکے درست کرنے لگا حاشا و کلا فرا پادری صاحب ایسا گمان بد حضرت قرآن شریف
کی نسبت کرکے اپنی عاقبت نہ سوارین اور ایک بات گفتہ کے لئے اپنی سخت دلی اور
تعصب بیجا سے ہاتہہ اوٹہا کر ان باتون کو سنین کہ حضرت عثمان رضی اللہ

قران شریف کو جمع کیا کچھہ اس زمانہ مین تنہا یہہ کام نہین کر لیا بلکہ ہزارون
آدمی اُس کام مین شریک تھے اور اُنہین بہت سے حافظ تھے اور زید ابن
ثابت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین کاتب وحی تھے اور اوٗر کاتبان
وحی اُسکے منتظم تھے جیسا اوس حدیث سے بہی جو یاد رہے صاحب مشکاۃ المصابیح
نے میزان الحق مین نقل کی ہے واضح و آشکار ہے اور اسکے سوا یہ
اسوقت اسلام ایک عالم مین شائع ہو رہا تہا اور لاکھون آدمی مسلمان ہو چکے
تھے اگر بالفرض حضرت عثمان رضہ کسی طرح کا بہی کچھہ تصرف کرتے تو تمام عالم
کے حافظون کا کیا علاج تہا اور اُنکے دلون پر کیونکر تصرف چل سکتا علی الخصوص
بہت صحابی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بلا واسطہ قرآن شریف کی
تعلیم پاکر حفظ کر چکے تھے کہ ایک اُنمین سے حضرت مرتضی علی خلیفہ چہارم
اور اُنکے دونون صاحبزادے حسنین علیہما السلام بہی تھے کیونکر اسپر
راضی ہوتے علاوہ برین بعد انتقال حضرت عثمان رضہ کے حضرت علی اور اوٗر
حضرات ائمہ اسی قران شریف کو مانتے رہے **قولہ** منقم آپ لکھتے ہین کہ
دوسرے کو دکس الخ **اقول** سبحان اللہ یاد رہے کیا بڑے سچے ہین او مطلب
کی خوب سمجھتے ہین مین پوچھتا ہون کہ جب پادری صاحب نے انسانات کو تسلیم

کر لیا کہ جن علماکا مین نے ذکر اِسے خط مین لکہا ہے اُنہون نے اُن نسخون
کو ساتوین صدی کے بعد کا سمجہا ہے تو پہر نقل کرنے مین خلاف واقع کیونکر
ہوا لیس ربا پادری صاحب کا یہہ عذر کہ اکثر مصحح اسبات پر متفق ہین
کہ دے نسخے ساتوین صدی سے پیشتر لکہے گئے ہین سو یہہ اُنکی چالاکی
ہے اب مین مضمون کے ملاحظہ کے لیئے ہارن صاحب کی اس مقام
کی عبارت کا ترجمہ لکہتا ہون ہارن صاحب نسخہ اسکندریانوس کے باب
مین دوسری جلد کے صفحہ ۷۳ مین لکہتا ہے کہ اس نسخہ کے پرانا ہونے مین
گفتگو ہے گریبت اور شلز گمان کرتے ہین کہ شاید یہہ نسخہ چوتہی صدی
کے آخیر کا ہو مینکالیس کہتا ہے کہ اس نسخہ کے قدیم ہونے کی یہی حد ہے
یعنی اس سے زیادہ پرانا نہین مان سکتے کیونکہ اسمین اتہانا شیس کا
نامہ موجود ہے اوڈن اُسکو دسوین صدی کا سمجہتا ہے ویتستین
پانچوین صدیکا جانتا ہے اور اُسکا یہہ گمان ہے کہ شاید یہہ نسخہ اُن
نسخون مین سے ہو جو ۶۱۵ء مین سریانی ترجمہ کے لیئے اسکندریہ مین
جمع کیئے گئے تہے ڈاکٹر سیملر اُسے ساتوین صدی کا سمجہتا ہے مونٹ فا
کی یہہ رائے ہے کہ نہ نسخہ اسکندریانوس اور نہ کوئی اور نسخہ چہٹی صدی کے

بیشتر کا یقیناً کہا جا سکتا ہے ٹیشکا لیس سمجھتا ہے کہ یہہ نسخہ اُس زمانہ
مین لکہا گیا جبکہ عربی زبان مصریون کی بولی ہوگئی ہتی یعنی مسلمانون کے
اسکندریہ پر تسلط کرنے کے ایک یا دو صدی بعد کیونکہ اُسکا کاتب میم اور
بدلکر ایک کو دوسری کے مقام پر بہتیری جگہہ لکہہ گیا ہے جیسا عربی زبان
اکثر ہوجاتا ہے اور وہ اِس دلیل سے یہہ نتیجہ نکالتا ہے کہ وہ نسخہ
آٹھوین صدی سے بیشتر کا نہین ہے وائسٹ یہہ سمجھتا ہے کہ یہہ نسخہ
چوتھی صدی کے اواسط یا اواخر کا لکہا ہوا ہے اور ہم اِس سے زیادہ اُسکو
پرانا نہین مان سکتے کیونکہ اُسمین ابواب اور فصول موجود ہین اور
اُسمین یوسی بیس کے قانون کا حوالہ ہی ہے وائسٹ کی دلیلون پر ایبٹ
نے اعتراض کیا ہے اُس نسخہ کے چوتھی یا پانچوین صدی کے ہونے کے باب مین
جو دلیلین لائی گئین وہ یہہ ہین پولوس کے نامون مین ابواب کی تقسیم
نہین ہے حالانکہ ۳۹۶ء مین یہہ تقسیم ہوگئی تہی اُسمین کلیمنت کے نامے
ہین جنکا پڑھنا کونسل لوڈیسیا اور کارتہیج مین منع ہوگیا تہا یہان سے
شلز نے یہہ بات سمجھی ہے کہ وہ نسخہ ۳۶۴ء سے پہلے لکہا گیا اور وہ ایک
نئی دلیل لاتا ہے کہ چودہوین دہرم گیت مین ایک جملہ نہین ہے جو ۳۶۴ء

اور سنہ ۴ عمین مستعمل تہا اسی سے وہ نسخہ اس سے بیشتر لکہا گیا ہوگا
وٹسٹین گمان کرتا ہے کہ نسخہ مذکور جیروم کے زمانہ سے بیشتر لکہا گیا ہو
اسلیے کہ یونانی متن کو پرانی اتالک ترجمہ سے بدلا ہے وہ کہتا ہے کہ کاتب
نہین جانتا کہ عربون کو ہگارین کہتے تہے اسلیے کہ اسنے اگاراو کے بدلے
مین اگوراو لکہا ہے اوڈون نے کہا ہے کہ یہہ صرف غلطی ہے اسلیے کہ
اگاروون پچہلے ورس مین آچکا ہے میکالس کہتا ہے کہ ان دلیلون سے
کچہہ ثابت نہین ہوتا اسلیے کہ یہہ نسخہ کسی اور پرانے نسخہ سے ضرور نقل
ہوا ہوگا اور جو ٹہیک نقل ہوا ہے تو یہہ ساری دلیلین اُس
نسخہ سے علاقہ رکہینگی نہ نسخہ کوڈکس اسکندریانوس سے صرف خط اور
حرفون کی شکل اور اعراب کے نہونے کے سبب البتہ کچہہ فیصلہ ہوسکتا ہے
جو دلیلین اسبات کے ثبوت کے لیئے کہ وہ نسخہ چوتہی صدی کا نہین ہے
پیش کی گئی ہین وہ یہہ ہین ڈاکٹر سملر خیال کرتا ہے کہ زبورون
کی بہتری کی بابت اتہاناسیس کا نامہ اسکی زندگی مین تو لگایا جانا محال
معلوم ہوتا ہے اس نامہ سے اوڈین نے دلیل نکالی ہے کہ یہہ نسخہ دسوین
صدی کا ہے یہہ نامہ جو تہا ہے اور اتہاناسیس کے حین حیات

جعل نہین ہوسکتا تھا اور دسوین صدی مین جعل سازی کا بڑا زور شور تھا
انتہی پہر ہارن لکہتا ہے کہ ان دونون نسخون یعنی کوڈکس اسکندریانوس
اور وٹی کانوس مین آرچن کے نشان نہین ہین اس سے ڈاکتر
کنی کاٹ نے استدلال کیا ہے کہ نہ تو یہہ آرچن کے نسخہ اور نہ اسکی نقلون
سے نقل کئے گئے ہین پس آپ صاحبان انصاف ملاحظہ کرین کہ آیا پادریان کیتہلک
کا وہ قول کہ نسخہ کوڈکس اسکندریانوس دو سو برس پیشتر آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے زمانہ سے لکہا گیا درست ہے یا میری وہ بات کہ یا تو وہ نسخہ آٹہوین
صدی کا جیسا میکائیلس کہتا ہے یا ساتوین صدی کا جیسا سیملر کہتا ہے
یا دسوین صدی کا جیسا اوڈین کہتا ہے ٹہیک اور درست ہے کیونکہ جن
دلیلون کو بعض علما نے اسکی قدامت کی بابت پیش کیا ہے ان سبکو میکائیلس
رد کرتا ہے کہ اگر وہ باتین درست مانی بہی جاوین تاہم اس نسخہ پر صادق
آوینگی جس پرانے نسخہ سے وہ نقل کیا گیا ہے نہ اس نسخہ پر اور جو پادری صاحب نے
ترجمہ سریانی اور لاطینی اور کاپٹی اور ارمنی کا ذکر کرکے ہارن صاحب کی
دوسری جلد کی طرف حوالہ دیا ہے سو عجب تعجب انگیز معاملہ ہے اسلیئے کہ ترجمہ
سریانی مین تو نامہ دوم پطرس اور نامہ یہودا اور دوم و سیوم نامہ

یوحنا اور مشاہدات یوحنا ہین حبین اور ورس ۷ باب ۵ نامہ اول یوحنا
اور ورس ۷ سے تا ۱۱ باب ۸ انجیل یوحنا اُسمین نہین ہے جیسا کہ ہارن
صاحب نے جلد دوسری کے صفحہ ۴۰۶ اور ۴۰۷ مین لکھا ہے اور لارڈنر
اپنی کتاب کی جلد چوتھی کے صفحہ ۳۲۳ مین لکھتا ہے کہ مشاہدات یوحنا
پر اُسنے سریانی ترجمہ میں نہیں ہے اور نہ بارہی برتوٹس اور نہ یعقوب نے
اُسپر شرح لکھی ہی اور اُسنے برجیو نے بہی اپنی فہرست مین نامہ دوم پطرس
اور نامہ دوم وسوم یوحنا اور نامہ یہودا اور مشاہدات یوحنا کو چہوڑ دیا
اور یہی راے اَور سریانیون کی ہے اور قراکتر بلس کہتا ہے کہ سریا کے
کلیسیا نامہ دوم پطرس اور نامہ دوم اور سیوم یوحنا اور نامہ یہودا اور
مشاہدات یوحنا کو نہین تسلیم کرتے تھے اور عرب کے کلیساؤن کا بہی یہی
حال تہا پھر ہارن صاحب چوتہی جلد کے صفحہ ۴۶۳ مین ترجمہ لاطینی کی بابت
یون لکھتا ہے کہ پانچوین صدی سے پندرہوین صدی تک بہت سی خرابیان
اور الحاق اُسمین ہوئے اور صفحہ ۴۶۷ مین لکھتا ہے کہ یہہ بات ضرور یاد
رکہی جاوے کہ کوئی ترجمہ مثل ترجمہ لاطینی کے خراب نہین کیا گیا اُسکے نقل
کرنیوالون نے بہت ہی ناجائز بے قیدی سے عہد جدید کی ایک کتاب

مین دوسری کتاب کے فقرے داخل کیے اور عبارت حاشیہ کو متن مین درج
کرلیا اور لارڈنر جلد چوتھی کے صفحہ ۴۵ مین لکھتا ہے کہ نامہ فلپیان کو
بعض اشخاص واجب التسلیم نہ جانتے تھے پس جب ترجمون کا یہہ حال ہو کہ
سریانی ترجمہ مین تو پطرس کا دوسرا نامہ اور یہودا کا نامہ اور یوحنا کا دوسرا
اور تیسرا نامہ اور یوحنا کے مشاہدات غائب ہون اور درس کے ورس
آسمانی پاسے نہ جاوین اور لاطینی ترجمہ مین طرح طرح کی خرابیان اور
الحاق کئے گئے ہون بلکہ اس ترجمہ مین سب تراجم سے زیادہ خرابی بھی
ہو تو بھلا پادری صاحب کا یہہ فرمانا کہ وہ ترجمے اپکے ترجمون سے بالکل
مطابق ہین کیا لغو ہوگیا افسوس ہے کہ پادری صاحب امر حق مخفی رکھتے
ہین اور لوگون کو مغالطہ دینے کے لیئے اور اپنے مفاد کے واسطے کیسی کیسی بیجا
باتین لکھتے ہین خدا انکو راہ راست دکھلا دے اور تعصب بیجا سے بچاوے
خلاصہ ان وجوہ و دلائل سے بخوبی ثابت ہے کہ عہد جدید کا یہہ مجموعہ جو اب
مستعمل ہے عرب مین ہرگز ایسا نہ تھا اور جو پادری صاحب نے اگوڈ کس جو الی کا نوس اور کوڈکس سکندریانوس کے
اختلاف کی بابت لکھا ہے کہ مین نے پادری صاحب کی عبارت کو غیر حق نقل کیا سو یہہ بڑی حیرت کی بات اور
پادری صاحب کی نسبت تعجب اور غیر حق باتون مین سے ایک بات ہے مین کہتا ہون

کہ جس حالت مین پادریصاحب اسبات کو تسلیم کیا کہ ان نسخون مین بڑا
اختلاف قرادت اور نقل کی ہین کستی نسخون سے تو پہر میرے قول اور
پادریصاحب کے قول مین کیا فرق رہا ہی تخصیص انجیل کی سو یہہ پادریصاحب
کا دعویٰ بلا دلیل ہے کیونکہ لفظ ماانکرتمو یعنی نسخہ لفظا عام ہے کچہہ انجیل
کی تخصیص نہین ہے اور اگر بالفرض تخصیص بہی کیجاوے تو صرف عہد جدید
کی تخصیص نہین ہوسکتی بلکہ عہد عتیق وجدید دونون اسمین شامل ہین اور
پہر یہہ جو پادریصاحب لکہتے ہین کہ مین نے نمونہ اور کالوین کے اقوال کو کہ کیا
سمجہا اور اسمین مبالغہ کیا سو صرف پادریصاحب کا زبان سے کہہ دینا
کافی نہین ہے اگر پادریصاحب کے نزدیک مین نے مبالغہ کیا تہا تو انکو چاہئے
تہا کہ بدلائل ثابت کرتے **قولہ** ہشتم اسمین جناب نے حق کہا الخ
اقول عجب تماشے کی بات ہے کہ جس حالت مین ہم تیسرے اور چوتہے خطا مین
ثابت کر چکے کہ کلام الٰہی سے یہہ بات کہین نہین ثابت ہوئی کہ یہی مجموعہ عہد
جدید کا حضرت عیسیٰ کو وحی کیا گیا تہا اور نہ کسی اہل اسلام کا یہہ عقیدہ ہے
اور پانچوین خطا مین بہی باقوال علماء مسیحی یہہ بات بخوبی تمام پایہ ثبوت
کو پہنچی کہ نصرانی کلیسا اور عرب کے نزدیک کلیسا اس مجموعہ کی

کئی کتابون کو واجب التسلیم نہ جانتے تھے اور نہ یہہ کتابین انکے نسخون مین تہین
تو پہر پادریصاحب کلام اللہ کی آیتون سے اس سارے مجموعہ کی بابت کیونکر
استدلال کرتے ہین تسپر لطف یہہ ہے کہ بڑی جوانمردی اور جرات سے یہہ
کہتے ہین کہ ہم نہین جانتے کہ مفسرین نے ان ایات کی کیا تفسیر کی ہے اور
نہ انکی تفسیر سے ہمارا کچہہ کام ہے الخ محاورہ مین اسی بات کو لوگ کہتے ہین
کہ چہوٹا منہہ بڑی بات البتہ اُن مفسرین کی تفسیر جنہون نے ساری عمر علم
عربی کی تحصیل مین صرف کی پادریصاحب کے قول سے جو زبان عربی مین طفل
ابجدخوان کا درجہ بہی نہین رکہتے دانشمندون کے نزدیک بدرجہا
افضل و اعلی اور واجب التسلیم ہے قطع نظر اس سے اگر یہی بات تجویز ہو
کہ کسی بات مین علماء مفسرین کے اقوال کو ماننا کچہہ ضرور نہو اکرے تو پہر
پادریصاحب کو دین عیسوی سے بالکل ہاتہہ دہونا پڑیگا اور انکی ایک بات
بہی پیش نہ جاویگی اور جن جن آیات کو تاویل کرکرا کے پادریصاحب نے
اپنا مفید ٹہرا رکہا ہے قطعاً زائل و مستاصل ہوجائینگی مثلاً انجیل مرقس
کے باب ۱۳ کے درس ۳۲ مین حضرت عیسی کا قول اسطرح منقول ہوا
کہ اُس دن اور اُس گہڑی کی بات سوا باپ کے نہ تو فرشتے جو آسمان پر

ہین اور نہ بیٹا کوئی نہین جانتا کہ وقت کب ہے اور لوقا کی انجیل کے باب ۲۳
کے درس ۴۶ مین یون فرماتے ہین اے باپ اپنی روح تیرے ہاتھون سونپتا ہون پھر یوحنا کی
انجیل کے باب ۱۴ کے درس ۲۸ مین حضرت عیسیٰ یون کہتے ہین کہ میرا باپ
مجھسے بڑا ہے پھر متی کی انجیل کے باب ۱۹ درس ۱۶ مین یون فرماتے ہین
کہ تو مجھے اچھا مت کہہ کیونکہ اچھا کوئی نہین مگر ایک یعنی خدا پھر یوحنا کی انجیل
کے باب ۲۰ کے درس ۱۷ مین کہا ہے کہ مین اپنے باپ اور تمہارے باپ
اور اپنے خدا اور تمہارے خدا کے پاس جاؤنگا اور یہہ اُسی انجیل کے باب ۵
مین یون فرمایا ہے کہ مین آپ سے کچھہ نہین کر سکتا ہون پس اب ہم نہین
جانتے کہ مفسرین نے اِن آیات کو کس طرح بیان کیا اور نہ اُنکی تفسیر سے
ہمارا کچھہ کام ہے کیونکہ مضمون ظاہر و آشکار ہے مگر اتنا جانتا ہون کہ اگر ان الفاظ
مین کچھہ مضمون ہے تو البتہ یہہ ہے کہ حضرت عیسیٰ بشر تھے اور علم غیب نہ رکھتے تھے
اور قیامت کا علم حضرت عیسیٰ کو نہ تھا اور خدا اونسے بڑا ہے جو اُنکا اور سبکا
رب ہے اور لفظ باپ سے کچھہ حضرت عیسیٰ کی تخصیص نہین ہوسکتی ہے بلکہ حضرت
عیسیٰ خدا کو جسطرح اپنا باپ کہتے ہین اُسیطرح سب بندگان خدا کا باپ
بتلاتے ہین اسی طرح متی کے باب ۳ کے درس ۹ مین حضرت یحییٰ کا قول یون

کہا ہے کہ توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہت نزدیک ہوئی اس ورس
سے عیسائیون نے یہہ سمجھا ہے کہ حضرت یحیی اس مقام پر حضرت عیسی کی
خوشخبری سناتے ہین جو انکے بعد آئے اور ورس ۱۷ باب ۴ متی مین حضرت
عیسی کا قول یون منقول ہے کہ توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہت نزدیک
ہوئی پس ہم نہین جانتے کہ اسکے مفسرون نے کیا معنی لکھے ہین اور نہ انکی
تفسیر سے ہمین کچھہ غرض ہے اگر معنی ہین تو یہی ہین کہ جیسا حضرت یحیی نے
ان الفاظ سے حضرت عیسی کی خبر دی ویسا ہی حضرت عیسی نے بھی انھین الفاظ
سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت دی اور انجیل یوحنا مین فریسیونکا
سوال حضرت یحیی سے یون مذکور ہے کہ انہون نے پوچھا کہ تو کون ہے کیا تو مسیح
ہے انہون نے جواب دیا نہین پھر پوچھا کیا تو وہ نبی ہے انہون نے کہا
نبی بھی نہین ہون اس مقام پر معلوم نہین کہ مفسرین اسکی کیا تاویل کرتے
ہین اور انکی تفسیر و تاویل سے ہمین کچھہ کام بھی نہین ہے اگر معنی ہین تو
یہی ہین کہ نبی سے آنحضرت صلعم مراد ہین **قولہ** عیسائی وہی ہے جو
انجیل کی تمام تعلیمات تسلیم کرتا ہے الخ **اقول** اولاً تو تمہاری بات کا کچھ
جواب نہین کیونکہ ہم نے سنا ہے تو یہہ لکہا تھا کہ یادریصاحب کے فرقہ کے نزدیک

رومن کاتہلک وغیرہ عیسائی نہین ہین ذرا پادری صاحب بشپ جویل وغیرہ
کی کتابون کو دیکہین اور پروٹسٹنٹ رسول خدا صلعم کے زمانہ مین تہے ہی
نہین تو پہر اسوقت عیسائی کون تہے دوم اس جوابسے پادری صاحب
کا کچہہ مطلب ہی نہین نکلتا ہے کیونکہ ہم دیکہتے ہین اور یہہ بات اظہر من الشمس ہے
کہ فرقہ پروٹسٹنٹ اور رومن کاتہلک اور گریک وغیرہ کی تعلیمات و
مسائل مین بڑے بڑے فرق ہین مثلاً رومن کاتہلک عشاء ربانی ہین
حضرت عیسی کی حضوری کے قائل ہین اور اسے سجدہ کرنا فرض جانتے ہین
اور جو اُس سے انکار کرے اُسے مبتدع کہتے ہین اور پروٹسٹنٹ ایسی باتون
کو بت پرستی بتلاتے ہین اور علی ہذا القیاس ہر فرقہ مسیحی یہی دعوی کرتا ہے
کہ ہم ہی لوگ انجیل کی ساری تعلیمات پر چلتے ہین اور باقی سب فرقے
گمراہ ہوگئے ہین چنانچہ فرقہ ایرین اور نسطوریہ اور یعقوبیہ وغیرہ بہی
دعوی کرتے تہے حالانکہ یہہ سب مبتدع کہلاتے ہین پس جب کلیسیای
روم کے حکم سے یہہ فرقے مبتدع ٹہرائے گئے تو پہر کیا وجہہ کہ پروٹسٹنٹ
لوگ اس کلیسیا کے حکم سے بدعتی نہ ٹہرین **قولہ** اور اسپینوزہ ایک یہودی
تہا اور اپنی بے ایمانی کے سبب یہودیون مین سے نکالا گیا الخ **اقول** اپنے

تو غضب نہین کیا بلکہ غضب تو پادری صاحب نے کیا کہ بہ قصد ایک غیر حق اور جہوٹہہ بات لکہی کہ اسپینوزہ کو یہودی لکہا اور اُسکی عیسائیت سے انکار کیا ذرا پادری صاحب چیمبرز کی سائیکلوپیڈیا ہمین دیکہین کہ اُسمین لکہا ہے کہ اسپینوزہ عیسائی ہوا اور اُسکا نام بارُوق رکہا گیا لیکن بعد عیسائی ہونے کے وہ اپنے تئین بینیڈکت کہتا تہا اور انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا مین لکہا ہے کہ اسپینوزہ عیسائی ہوا اور لوتہرین اور کالوینی کلیساؤن مین جایا کرتا تہا **قولہ** اور جو آپ نے نسب نامہ کی بابت میرے جواب مین لکہا الخ

اقول ہمنے تو کچہہ بیجا نہین لکہا بلکہ پادری صاحب کے جواب خود بیجا ہین اور انہون نے صرف قلم کو تکلیف دی اور کاغذ ضائع کیا چنانچہ یہہ بات ہر شخص پر جو خط کو دیکہیگا واضح و آشکار ہوگی اور جو پادری صاحب لکہتے ہین کہ جب دوسری قسمت داود کے نام سے شروع ہے جیسا مین نے بیان کیا تو اُسکی اخیر پشتیت یعنی چودہوین پشت یوشیاہ ہے اور یکنیاہ تیسری قسمت کا پہلی پشت ہے سو صریح خلاف واقع ہے کیونکہ درمیں الاباب متی مین لکہا ہے کہ یوشیاہ کا بیٹا یکنیاہ اور اُسکے بہائی پیدا ہوئے جب وے بابل کو جلاوطن ہوئے پس اگر یکنیاہ تیسری قسمت کا اول شخص ہوگا تو یہہ لازم آویگا کہ قید بابل جانے کے وقت یوشیاہ زندہ تہا

اور جب ہی یہکنیا پیدا ہوا حال آنکہ یہہ صریح غلط ہے کیونکہ یوشیا بیس برس پیشتر
اسکے مرچکا تہا اور یہکنیا کی بابل مین قید ہوکر جانیکے وقت اٹہہ برس کی عمر تہی اور
کئی مہینے یروشلم مین سلطنت کرچکا تہا انہین مشکلون کا لحاظ کرکے کلارک صاحب
یوشیا کے بیٹے یہویاقیم کو ایک پشت زاید کرکے چودہ پوری کرتا ہے اور لکہتا ہے
کہ کامت کہتا ہے کہ درس ۱۱ کو یون پڑہنا چاہئے کہ یوشیا کے بیٹے یہویاقیم اور
اور اُسکے بہائی اور یہویاقیم کا بیٹا یہکنیا بابل کو جانیکے وقت پیدا ہوا الخ
اب منصف لوگ دیکہین کہ پادری صاحب کے اس قول کا مصداق کہ جو قلم
مین آیا سو لکہا ہے کون شخص ہے اور ملاحظہ کرین کہ قصداً اختلاف کسنے کیا ہے
اور کون شخص ناواقفون کے سامنے اپنی بات بنایا چاہتا ہے **قولہ** نہم
آپ اپنے خط کے آغاز مین الخ **اقول** افسوس ہے کہ پادری صاحب اپنے
آخری دم تک اُسی طرحکی خلاف گوئی اور غیر حق باتون کے کہنے پر آمادہ ہوتے ہے
اور اپنی چالاکی سے باز نہین آتے منصف لوگ جو خطون کو دیکہین گے
خود انصاف کرلینگے کہ ہم دونون مین سے جہوٹا کون ہے صاحبو ذرا انصاف
کرو کہ جب مین نے اپنے پہلے خط مین پادری صاحب کو صاف لکہہ بہیجا تہا کہ
اگر مجہے معاف رکہئے تو اخلاق سے بعید نہین ہے اور جواب بمقتضائے

انجام کار اپنے عہدہ کے جو اہی نخواہی مباحثہ کیا چاہین الخ تو آپ بتلاییے کہ بانی اس مباحثہ کا کون ہے **قوله** آپ پہلے خط مین لکہتے ہین کہ مین نے صاحب استفسار کا جواب ہنوز نہین دیا الخ **اقول** ہم نے اول الا مین ایک جگہہ بہی کہین نہین دیکہتے کہ پادریصاحب نے صاحب اعجاز کے جوابون پر جو انہون نے مطاعن کی بابت دیئے ہین کچہہ تعرض کیا ہو اور ہمنے انہیکی طرف اپنے خط مین اشارہ کیا تہا ہان پادریصاحب نے انکا سنبہالنے کے لیئے چند اوراق سیاہ کئے ہین اور صاحب استفسار کے اُن اعتراضون پر جو انہون تثلیث و تحریف کی بابت کئے ہین البتہ کچہہ تعرض کیا ہے سو وہ بہی بعینہ ایسا ہے جیسا پادریصاحب نے میرے خطونکا جواب لکہا ہے اور یہہ جو پادریصاحب نے لکہا ہے کہ پہلا خط جسکی نقل مین نے چاہی تہی اُنکے پاس نہین ہے سو خیر اب اُسکی حاجت بہی نہین رہی کیونکہ وہ خط ہمارے پاس نکل آیا الحمد للہ علی ذٰلک کہ پادریصاحب کے خط کی ساری باتونکا جواب ادا ہو چکا اور یہہ بات بہی بخوبی پایہ ثبوت کو پہنچی کہ پادریصاحب نے جو کچہہ غیر حق اور نا راست لکہنے کی بابت مجہپر الزام لگایا تہا وہ سب محض بے بنیاد بلکہ بخلاف اسکے وہ سب باتین پادریصاحب کے

ذمہ ثابت ہوئین اسلیئے اب دو ایک باتین سامعین کے ملاحظہ کے لیئے اور
لکہی جاتی ہین پادری صاحب خط اخیر مرقومہ ۱۹ اگست مین لکہتے ہین کہ جواہر

صاحب کے خطوط ضروری کا جواب تہا سو میرے اخیر خط یعنی مرقومہ ۴ اگست مین ادا
ہوا ہے حالانکہ وہ امر ضروری جسکی نسبت مین نے اپنے خطوط مرقومہ ۲۷ و ۴
جولائی اور ۵ اور ۱۴ اگست مین مکرراً استفسار کیا تہا اور جو اسکی تردید کے
آغاز مندرجہ صفحہ ۱۱۶ مین مرقوم ہے طرح دیے گئے اور بالکل جواب نہین دیا گیا
اور وجہہ اس طرح دینے اور جواب نہ لکھنے کی یہی ہے کہ اُنکے پاس اس بات کا
کچہہ جواب ہی نہین ہے اگر کچہہ بہی جواب ہوتا تو بیشک لکھتے اور ایسا صریح تجاہل
نہ کرتے بلکہ گویا اُنہون نے میری ساری ضروری باتون کا جواب ادا کر دیا اور
یہہ جو بہتہ اُنہون نے صرف اسلیئے اختیار کیا ہے کہ گریس باخ اور شولز کی
تصحیح کی بابت جو اُنہون نے لکہا ہے اور جسکی نقل صفحہ ۱۱۶ مین گذر چکی صریحاً
کئی جہوٹ ہین اول یہہ کہ پادری صاحب کا یہہ کہنا کہ سب نسخے نزدیک
و دور سے جمع ہوئے غلط ہے کیونکہ اب بہی ہزارون نسخے باقی ہین جنکا کبہی
مقابلہ نہین ہوا مثلاً روم کے کتب خانہ موسومہ واٹیکن مین ایک بنا نسخون کا ہے
اور اُنہین سے صرف چوبیس ۲۴ نسخون کا مقابلہ ہوا ہے علاوہ اسکے فلارنس

کے بڑے کتب خانہ مین ہزار ہا نسخے موجود ہین اور انمین سے صرف چودہ [۱۴]
کا مقابلہ ہوا ہے اور پارس کے بادشاہی کتب خانہ مین جو دو سو نسخے
ہین انہین سے صرف انچاس [۴۹] مقابلہ کئے گئے ہین علاوہ انکے بلان حسنی
نے بہت سے نسخوں کا ذکر کیا ہے جنسے آج تک کوئی مطلع نہین ہے
جیسا کہ ہارن صاحب نے جلد چوتہی کے صفحہ ۹۵۲ مین بتصریح بیان کیا ہے
دوسرے یہہ کہ پادری صاحب کہتے ہین کہ ۷۴ نسخون مین قریب بیس ہزار
کے غلطیان پائی گئین حالانکہ اسمین دو جہوٹہ ہین اول یہہ کہ ۷۴
نسخون کا کبہی مقابلہ نہین ہوا کیونکہ ہارن صاحب اسی جلد کے اسی
صفحہ مین لکہتا ہے کہ عہد جدید کے کل نسخے جو کلاً یا بعضاً یقیناً مقابلہ کئے گئے
انکی تعداد چار سو سے متجاوز نہین ہے اور پہر حاشیہ مین لکہتا ہے کہ
پروفیسر بیک نے مقابلہ کئے ہوئے نسخون کی تعداد جو اپنی کتاب کے
حصہ اول کے صفحہ ۲۴ سے ۱۰۰ تک لکہی ہے ۳۹۴ ہے اور جن نسخون کا
مقابلہ گریس باخ نے اپنی انجیل کے طبع کے واسطے کیا انکی تعداد اسنے
۳۵۵ لکہی ہے بشپ مارش نے جو لینے اور میکائلس کے نسخون کو ملاکر
شمار کیا ہے انکی تعداد ۴۶۹ ہے اور پہر ہارن دوسری جلد کے صفحہ

مین لکھتا ہی کہ عہد جدید کے کل نسخون کی تعداد جو ہم تک پہنچے ہین خواہ کامل ہون
خواہ ناقص اور جنکا مقابلہ خواہ کلا خواہ بعضا ہوا ہے قریب پانچ سو کے ہوتی ہے
مگر یہہ تعداد اُن نسخون کی تعداد کی ایک جزو قلیل ہے جو کتب خانون مین
موجود ہین انتہیٰ تو بہلا اب دیکہئے کہ پادری صاحب کا ۴۲ نسخون کا لکہنا صحیح
جہوٹہہ ہی یا نہین ثانیاً پادریصاحب کہتے ہین کہ گرئیس باخ اور شولز نے اُن
نسخون مین قریب تیس ہزار کے غلطی پائی سو یہہ بہی پادریصاحب کی جہوٹہی
باتون مین سے ایک بات ہے کیونکہ پادری صاحب کا مستند اور معتبر اظہار الحق
جلد اول کے صفحہ ۱۲۶ مین اور دوسری جلد کے صفحہ ۳۰۵ مین لکہتا ہے
کہ گرئیس باخ نے ڈیڑہ لاکہہ اختلاف عبارت کے نکالے ہین اور جو پادریصاحب
لفظ وغیرہ مین اور علماء مسیحین کو بہی شامل سمجہتے ہین تو ذرا پادریصاحب
اسبات کو بہی یاد رکہین کہ وتیس تین نے ایسے اختلافات عبارت دس
لاکہہ سے زیادہ جمع کیے ہین جیسا کہ انسائکلوپیڈیا بریٹینیکا کے جلد ۱۹ مین
اسکرپچر کے بیان مین مرقوم ہے اور جو پادریصاحب نے قدیم نسخون کا مقابلہ
پر فخر کیا ہے سو ہم اُن نسخون کا کیا حال لکہین کہ اُنمین سے کسی مین ۲۳ ورس
نہی مین ۴۷ ورس کسی مین ۵۰ ورس کسی مین ایک انجیل کسی مین کئی انجیلین

کسی مین صرف نامے کسی مین صرف حواریون اسکے احوال ہین پس جیسا دوا
کو نسخ قرار دینا یہہ بہی ایک مغالطہ بازی ہے اور بس الحاصل ان وجوہ و دلائل سے
ہر شخص منصف مزاج اور عاقبت اندیش پر یہہ بات بخوبی واضح و آشکار ہو گی کہ
یہہ مجموعہ عہد عتیق اور جدید کا بعینہ وہ توریت اور انجیل نہین ہے جو حضرت موسی اور
حضرت عیسی علیہما السلام کو وحی کی گئی تہی اور نہ انکا کلام الله مین ذکر آیا ہے کیلیے
کہ ان دونون مجموعون مین وہ کتابین شامل ہین جو باتفاق علماء یہود و نصاری
کے حضرت موسی اور حضرت عیسی علیہما السلام کی تصنیف بہی نہین بلکہ بعض کتابون
کے تو مصنفون کا بہی ٹہکانا نہین علاوہ اسکے یہہ بات بہی بدلائل ثابت ہو چکی کہ
مجموعہ عہد جدید کا غیر الہامی ہے پس اس صورت مین یہہ وہ انجیل کیونکر ہو سکتی
جسکا کلام الله مین ذکر آیا ہے اور جو حضرت عیسی علیہ السلام کو وحی کی گئی تہی
اور جسکا ہر لفظ الہامی تہا قطع نظر اسکے یہہ بات بہی بخوبی پایہ ثبوت کو پہنچی کہ عرب
کے کلیسے اور اسی طرح سوریانی کلیسے اس مجموعہ عہد جدید سے کئی کتابون کو خدا کی طرف سے
نہ جانتے تہے اور نہ وہ کتابین آنکے نسخون مین موجود تہین اور بعضے فرقہ عیسائیہ
تو اس مجموعہ کی بہت سی کتابون کو نہ مانتے تہے ایسی صورت مین پادری صاحب کیا سمجھکر کہتے
ہین کہ اسی مجموعہ کا کلام الله مین ذکر آیا ہے اور اس سے یہہ استدلال کرتے ہین کہ اسوقت

مین بہی مجموعہ انجیل کا موجود تہا اور صحیح بہی تہا کیونکہ یہہ بات خلاف عقیدہ اہل اسلا
اور خلاف کتب عیسائیہ کے بہی ہے پس ایسی بات پر بحث کرنا اور بہت کرکے اپنی ہی کہہ
جانا گو وہ سراسر خلاف ہی ہو پادریصاحب ہی کا کام ہے خلاصہ اب پادریصاحب
کی ساری باتون کا جواب ادا ہوچکا اور انکی بیجا اور غیر حق باتین بوجوہ موجہہ
باطل ٹہہر کر ہماری باتین بوجہہ حسن پایہ ثبوت کو پہنچین اگرچہ انکی سب غیر حق ا
بیجا باتون کا بیان نہین ہوا لیکن اتنا ہی جو لکہا گیا یقیناً اس امر کے لیئے کا
وافی ہے کہ منصف اور دانا پر انکا انصاف اور حق گوئی ظاہر و عیان ہووے
اور اگرچہ ہمنے بعض محل و موقع پر کوئی بات سختی آمیز لکہی تو یہہ کچہہ خوشی و عداو
کی راہ سے نہین بلکہ ایسی سختی پادریصاحب نے ہمپر واجب و لازم کردی ہے فقط
فی الجملہ اگر پادریصاحب کے گوشہ دل مین محبت اور دوستی کی بات کے واسطے کچہہ جگہہ
ہو ہماری اس بات کو طعن نہ سمجہین تو محبت کی راہ سے ہماری یہہ تمنا ہے کہ پادریصاحب
ہی کتب محرفہ اور موضوعہ سے دست بردار ہوکر اور اس دین پولوسی کو جعلی اور
باطل سمجہکر خداوند متعال سے ہدایت کی دعا مانگین اور یقین کامل ہے کہ اگر پادری
صاحب سچے دل سے دعا مانگینگے تو وہ رب کریم اور غفور رحیم انکو وہ راہ راست دکہاویگا
جو اسکے نزدیک پسندیدہ ہے اللہ تعالےٰ ہمین اور انہین سب کو ہدایت فرماوے یہی ہماری پادریصاحب کے حق مین دلی دعا ہے

اب کہ ہمنے بفضلہ وعنایتہ پادری صاحب کے خط کی تردید سے فراغت پائی تو بہائی مسلمانون
کے اطلاع و آگاہی کے لیئے چند سطور اور لکہتے ہین مخفی نرہے کہ پادری فنڈر صاحب نے
اپنے ان خطوط مین جیسا کچہہ ہمارے اعتراضات کے جواب ادا کیئے ہین واضح و آشکار ہین
اور انکی نسبت کچہہ لکہنا تضییع اوقات معلوم ہوتا ہے کیونکہ ہر ادنی و اعلی جسکی نظر سے ہمارے
اور پادری صاحب کے خطوط گذرینگے سمجہہ جائیگا کہ پادری صاحب نے ادا سے جواب کے
بدلے کیسے لطائف الحیل درمیان مین لاکر چالاکی کا کام فرمایا ہی عمدہ تر جواب اور
اعتراض پادری صاحب کا ان خطوط مین یہی معلوم ہوتا ہے کہ انہون نے ہماری نسبت
بیجا غیر حق اور ناراست اور بیجا باتین کہنے کا اتہام لگایا ہے سو گویا انہون نے اپنی باتون
کے کہنے سے ہمپر یہہ بات واجب و لازم کردی کہ ہم انکی ساری ناراست اور جہوٹی
باتون کا بیان بتشریح و تفصیل تمام کرین سو انشاء اللہ العزیز اب ہم پادری صاحب
کی جہوٹی باتون کے بیان کے لیئے ایک رسالہ مستقل لکہنے مین مصروف ہونگے
اور بتوفیق ایزدی اسکو حلیہ انطباع سے محلی کر کے سامعین و ناظرین کی خدمت
مین گذرانینگے تاکہ سب لوگ پادری صاحب کے ہتکنڈون سے واقف ہو کر انکے خلاف
واقع لکہنے سے آگاہ و مطلع ہوجاوین وما توفیقی الا باللہ وحسبی نعم الوکیل و نعم المولی

والیہ النصیرة

الحمد للہ کہ مکاتبات جناب حقایق و معارف آگاہ رئیس المتکلمین فخر زمان خ
محمد وزیر خاں صاحب کے کہ مولف میزان الحق کے خطوط کے جوابین مرقوم ہوئے تھے
۱۲۷۰ھ ہجری مین مطبوع ہوئے

تحفہ نزہے کہ چھاپنے مین ڈاکٹر صاحب کے تیسرے خط کا ایک حاشیہ سہوئة
رہگیا ہے سواوسکو یہہ عاجز یہان چھاپ دیتا ہے +
واضح ہو کہ اس مین الہام کا لفظ چند جا مستعمل ہوا ہی اوس سے مراد وحی سے
جو پیغمبرون کو ہوا کرتی ہی
نہ وہ الہام جو صلحا اوکو
بہی ہوا کرتا ہی
فقط

6021

اغلاط نامہ

سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط
۶	نارہ	ناکارہ	۳۲	۱۲	انزل الدمن الیم	انزل من الیم	۵۹	۷	میرکی
۵	مشتہبات	مشتبہات	۳۳	۱	بروفیسر	پروفیسر	۶۰	۱۴	ممزن
۷	بیھونک	پھونک	۳۵	۱۲	منکرین	منکر	۶۱	۱۵	محل انکی
۱۴	سے	ہیے	۴۰	۷	جیسے	جسنے	۶۵	۱۵	قو
۱۴	بیجئیے	بھیجئیے	ایضاً	۱۳	گزرسے	بیان ہوگئے	۶۶	۲	دوزرڈم
۱	میچوکی	مینگی	۴۲	۱۵	ہونیگی	ہونگی	ایضاً	۳	وزربورین
۱۳	آپ	پہراپ	۴۳	۵	اسی	اس	۶۷	۹	ایکے
۲	میچوں	میچوں	۴۴	۱۳	بالفرض محال	بفرض محال	۶۸	۳	کیونکہ
۱۴	سترہ	طرّہ	۴۵	۷	نامرجہ بہا	نامہ نہ بہا	ایضاً	۱۱	تنخو
۶	مقرر	مقر	ایضاً	۱۲	نسبانامہ بہی	نسبانامہ بہی	ایضاً	۱۴	لونڈ
۵	اونکا	اونکا	۵۲	۸	طرلفہ	طریقہ	۷۱	۵	آپکے غدر
۱۰	مشت	ہے	۵۳	۳	نسبت	نسب	ایضاً	۸	ضمائد
۶	خد	خدا	۵۴	۴	ٹرہی	بڑہی	ایضاً	۱۲	اجبارالانام
۱۱	سبب	سبب	۵۷	۵	یہی	سے	۷۴	۷	لہذ
۳	جھجہ	کچھہ	ایضاً	۷	بیشتر	بیشتر	۷۵	۶	عرض
۴	بنائی	بیانی	۵۸	۱۴	سینے	سنیں	۷۷	۳و۴	منصفون
۶	پربرجسے	برجستہ	۵۹	۲	انکی	انکے	ایضاً	۵	اب کے